ذروین العین

بہت ایکدم مین جاگیر و عمارت
ہوئی غرق آب دریای بغاوت

زوال حکم مین عشرت یہ دیکھی
کہ جسکے سامنے شرمائی بجلی

کبھی دیکھا کسی کو حکمران ہے
کبھی پابند جور آسمان ہے

جوانی اور قوت کا یہ احوال
بایام وبا دیکھین ہین ہر سال

کہ کیسا ہی قوی او پہلوان ہے
غرور نور سی سے دل نشان ہے

کوئی دم مین سنا یہ حال غم کا
فلان کس ہوگیا راہی عدم کا

توانا مار دوش ناتوان ہی
زمین سمجھے تہا جسکو آسمان ہے

یہ جو نعمتین جسکو عطا ہون
تو صرف شکر رب کبریا ہون

چو لفظ شکر شہا ہر زبان ست
سپاس کیش تیر بے کمان ست

سنہ دکہ قوت ہمت سرکن این نظم
فتد در مطرح امید نجیب

نعت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible] اور [illegible] کے سر [illegible]
بڑا یہ فضل ہے خالق کا [illegible]

آیا ہے [illegible] احمد مین پیدا
کہ دین حق ہوا جس سے ہویدا

بنایا ہمکو [illegible] شریعت
حقیقت کی کہلی جس سے حقیقت

محبت آل اور اصحاب سے کی
غذا [illegible] نوش ہے روح آدمی کی

حبیب کبریا ہین اوسکے خرسند
[illegible] دل سے ہے سنت کا پابند

خلاف شرع جو ہووی مسلمان
اوسی سمجھو کہ ایک قالب بیجان

بفکر [illegible] وکشش از سبیل ست
چہ حاصل [illegible]

در مذمت دل وہی بالفت دنیا

لگانا جی کا اس دنیائے دون پر — یہ کوشش ہو سدا اپنی [illegible] پر
اگر توفیق انسان کو عطا ہو — نہ اسکے عشق مین دل مبتلا ہو
مین عمر بے بقا کے تین درجے — نہایت اسمین عبرت ہے جو سمجھے
لڑکپن اور جوانی اور بوڑہاپا — ہوا ہے ایک پیہم دوسرے کا
گذرتا ہے لڑکپن بیہوشی مین — نہین تمییز تکلیف و خوشی مین
بہت خوش وقت عہد زندگانے — ہے نزد خلق ایام جوانے
وہ آکرکے گذر جاتا ہے دم مین — کٹے ہے پہر بوڑہاپا اوسکی غم مین
اب آگے موت کا سامان بپا ہے — کہو یہان دل لگی کا طور کیا ہے
میرے دل سے کوئی یہ بات سمجھے — کہ ورد جو تیرا کرتا ہون اب جی
جوان تہے دل کی کاہش سے بری تہے — کوئی دن تہا کہ ہم بہی آدمی تہے
بہار عمر سے دلپر خوشی تہی — جدہر جاتے تہے اوس جا دل لگی تہی
تمامی عضو تہے قوت سے معمور — ہمارے جسم کی طاقت تہی مشہور
کیا کرتے تہے ورزش اس قدر ہم — پسینے سے زمین ہوتی تہی پر نم
ہمارے خال مرد پہلوان تہے — بسامان فراغت دل نشان تہے
تہا اونکا سید نور علی نام — رئیس القوم تہے اور نیک فرجام
ہماری قوت و طاقت کا ہر آن — باقسام غذا رکہتے تہے وہ دہیان
پدر مادر تہے اپنے اہل مقدور — میری خاطر تہے ہر جانب سے مسرور
ترنگ نوجوانی اور فراغت — عزیزون کی ہر اک جانب سے الفت
بر آن میداشت خاطر را کہ گاہے — غم دنیا نہ بر دل یافت راہے

کٹی اس ماجری مین چند مدت
یکایک جان ہوئی پابند علت

ہوئے ہم پای بند کد خدائی
نشاط عمر سے پائی جدائی

بزرگون نے بجایا کوس رحلت
پڑہی دنیا کی اپنے دل پہ علت

جوانی کا یکایک ڈہل گیا دن
بوڑہاپے پر تجاوز کر گیا سن

پڑی وہ جان پر فکر معیشت
بہت جسمین اوٹہائی ہمنے دقت

جو ابن الحال تہی دم سے بگڑی
عدالت مین رہی رگڑے وجھگڑی

سوا اسکے جو گذرین سختیان اور
اگر اوسپر کری جاتی ہے کچہ غور

تو اپنے جی سے کہتا ہون یہ فی الحال
کہ تہی یہ زندگانی جی کا جنجال

رہے اکثر مرض سے دل پریشان
اوٹہائی آفت ناز طبیبان

کبہی فکرون نے دنیا کی رولایا
رفیقون کی جدائی نے ستایا

کبہی دلپر خوشی آئی تو کیا تہی
مثال نکہت گل بے بقا تہی

مقام سیر ہے گلزار فانے
نہو گر خدشۂ باد خزانے

یہ عین فصل گل نالان ہی بلبل
کہ اب آخر ہوی یہ رونق گل

یہان تک ہو گیا پہر اپنا احوال
بجائی لحم تن مین رہ گئی کہال

مگر کی فضل حق نے چارہ سازی
دیا سب کچہ بشان بی نیازی

بس اب شکر خدا ورد زبان ہے
کہ دنیا کی مصیبت سے امان ہی

فراغت ہے زروی رزق و اولاد
اور اہل خانہ سے خانہ ہے آباد

مگر انسان وہ پابند ہوس ہے
کسی نعمت سے بہی اسکو نہ بس ہے

بسالی شصت پہونچی عمر اپنی
[illegible] سے بہت ناشاد ہی جی

بس اب ہجر جوانی سے ہوں مغموم | ہمیشہ ناتوانی سے ہوں مغموم
یہ جسم ناتوان طاقت سے ہو طاق | بوڑھاپا ہے دل ناشاد پر شاق
نکمے ہین ضعف تن مین ناتوانی | الٰہی کیا ہوا عہد جوانی
طبیعت مین وہ بدنظمی ہوئی ہے | مکدر جس سے ہر دم اپنا جی ہے
طبیعت ہے بہت پہرنے کی مائل | مگر تن ہے بفرط ضعف کاہل
بہت مرغوب دل تہا صید بندوق | وہ اب بندوق ہے اکثر بصندوق
توانائی کا قصہ یاد کر کے | یہی کہتا ہوں ہر دم اپنے جی سے
الٰہی کیا ہوا عہد جوانی | بہار عمر عیش و کامرانی
کہاں وہ وقت خوش ہاتہ سے گذرا | پتا لگتا نہیں اب مجہکو جسکا
کبہی جا کر سوی شہر خموشان | یہ کہتا ہوں کہ ای مردان میدان
عدم تک تم گئے دنیا سے آیا | پتا عہد جوانی کا بہی پایا
ہمیشہ کوز پشتوں سے ہوں سائل | زمین کی سمت تم جہکتے ہو مائل
گیا نقد جوانی ہاتہ سے گم | زمین کو یہ ہانکتے پہرتے ہو جو تم
مرادے گر دادِ دل کا پاؤ | نشان مجکو بہی تم اوسکا بتاؤ
تماشوں مین لگی مین دل کو کیا خاک | غنوں بمضمرت خاطر نہیں پاک
گیا وقت کلام ماہرویان | ہے اب تمہہ سلام ماہرویان
ہوشیار ہم ہت ضعف سن چاہے | تو عینک ہاتہ مین ہمراہ لائے
جو کہہ آتا ہے فرط رنج سے دل | زبان ہوتی ہے ان شعروں کی مائل

غزل مناسب بحث

دریغا اوٹھہ گیا رخت جوانی — ہوئی بے لطف اپنی زندگانی

اوٹھاتے تہے شباب عمر کا لطف — وہ سب کچھ ہو گیا قصہ کہانی

جوانی کر گئی ایسی جدائی — نہ چھوڑا ایک چھلہ تک نشانی

طبیعت ضعف سے رہتی ہے رنجور — بوڑھاپا ہے بلائے آسمانی

نظر آتا ہے اب وقت شد آمد — مثال کوہ سنگ آستانے

اسد یہ آرزو ہی حسرت عمر — ہے پاین صدائی لن ترانی

در شکایت عہد پیری

بوڑھاپا ہے اجل کا ساز و ساماں — بوڑھاپا ہے پیام رحلت جان

بہت دل ہوہی خوش مالن سے گہر کی — کہ شاید لائی ہو بالونکی مہندی

جو وہ بولی کہ گل کا ہار لائے — ہوئی ناخوش کہ یہ بیکار لائے

یہ دن اک چند ہی مدت مین گذرے — کہ جس طرح کوئی اک خواب دیکھے

اب آگے ہے جو کچھ باقی زمانہ — وہ وقت مرگ ہو دو شنبین فسانہ

سنا کرتے تہے اگلونکی زبانی — کہ ہے دنیا کا سب احوال فانی

مگر غفلت سے جمتا تہا نہ جی پر — وہ ہو جاتا تہا نقش آب یکسر

ہوا ثابت ہمین اب تجربہ سے — کہ وہ سچے تہے اُن کے پیر سچے

بعالم غور کن اے نو رسیدہ — شنیدہ کی بود مانند دیدہ

رفیقوں پر بہی دل رکہنا خطا ہے — کہ ہر یک جادہ پیمائی فنا ہے

جو کہتے تہے ہمین فرزند دلبند — ہوے ہمسے جدا در عرصۂ چند

اب ہمکو جس سے ہے ہر طرح الفت — وہ کر سکتے ہین کب ہم سے رفاقت

جو نوک خار سے برپا ہو تکلیف
بجز حق کون کر سکتا ہے تخفیف

یہ ہے بہتر کہ ہم دل کو اوٹھاوین
خدا ہی پاک سے اب دل لگاوین

جدا ہم سے نہ وہ اُس سی نہ ہم ہین
جہان ہین اور جہان ہونگے ہم ہین

بجز حق ماسواسے مت رکہو کام
بچو غم سے بقول مولوی جام

غم چیزے رگ جان را خراشد
کہ گاہی باشد و گاہی نباشد

شباب عمر مین تہی وہ حقیقت
رہے پابستۂ فکر معیشت

بوڑہاپے نے کیا ایسا پریشان
کہ جی لگتا نہین عالم مین اک آن

مجہے اک فکر ہے مکنون خاطر
کہ رکہتی ہے میری خاطر کو فاتر

اگر اوس فکر سے تخفیف پاؤن
تو دل دنیا کی الفت سے اوٹہاؤن

بجز فضل خدا چارہ نہین ہے
کہ اوسکی دفع کا یارا نہین ہے

خداوند اطفیل شاہ لولاک
میری خاطر کو کر اوس فکر سے پاک

پڑے کچہ ساز و سامانین نہ وقت
عزیزون مین رہے یکسر سلامت

پہر اوسکے بعد سامان سفر ہے
عدم کی راہ قصہ مختصر ہے

خیال راہ پس ماندہ بہ پس ہو
اب اگلی راہ پر بانگ جرس ہو

کیا ہے مولوی جامی نے ارشاد
رکہو دل سے اسی مضمون کو یاد

مگر گرچہ قند آمیز باشد
طبیعت را ملال انگیز باشد

بوڑہاپے سے نتیجہ خوش ہی حاصل
کہ ہون اب جلد سوئی خلد مائل

ملے اوس جا شباب جاودانی
اوٹہائین لذت عہد جوانی

فنا کی فکر سے خاطر جدا ہو
برای جاودان حاصل بقا ہو

ہر ایک انسان پہ یہ مضمون کہلا کے
کہ سب حکام کا حاکم خدا ہے

بجز حکم خدائی پاک زنہار
کوئی حاکم نہین دیتا ہے آزار

اگر اپنے عقیدہ پر ہو کامل
تو پہر حاکم سے کیون ہوتے ہو بد دل

کہ وہ اسباب ہین فعل خدا کے
کہ جیسے بادلون سے آب برسے

اگر اسکو نہین کرتے ہو مقبول
تو پہر ایسا کرو تم اپنا معمول

مرض ذلت تباہی موت سب کچہ
اگر حکم خدا سے آئے اب کچہ

خدا کی ہی کرو ہر دم شکایت
کہ تم پر کس لئے بہیجی یہ ذلت

ڈرو اللہ سے ہر وقت و ہر آن
نظر کرتے رہو سوئے گریبان

جہان تک ہی جہانمین راحت و رنج
خدا کے حکم سے ہین [illegible]

چو تسلیم ست شان صبر دایم
ہمین مسند چہ باشی نہ قایم

مختص بشکر گزاری جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند دام ملکہ

ہماری مین جو سرکار معظمہ
شہنشاہ جو ہمین ہی ایسا کوئی کم

کہلا کرکے ہمیشہ ملک و جاگیر
بڑہائی ہندیونکی قدر و توقیر

ہوئی ناحق شناسونسے یہ حرکت
کیا برپا وہ سامان بغاوت

ہوا بدنام ملک ہند یکسر
جلی اوس آگ مین مخلوق اکثر

پہر اوسکے بعد یہ کسکو یقین تہا
رہے یہ ملک اور جاگیر برپا

مگر آخر یہ شان رحم دیکہو
رکہا قایم اوہی صورت اوسکو

بہلا کہئے کہ یہ سرکار عادل
ہے اس لایق کہ ہووے کوئی بد دل

فقط ہے شامت اعمال کی بات
تعصب مین گئے ہین جسکے اوقات

نہ کچھ اپنی بُرائی پر نظر ہے | بزرگون کی شکایت بیشتر ہے
جو کچھ سامان عنایت کا عیان ہے | ادائے شکر مین قاصر زبان ہے
رعایا پروری غربا نوازے | گروہ مفلسون کی چارہ سازی
کئے ہین مدرسے قایم ہر اک جا | پڑہے ہے خلق علم دین و دنیا
شفا خانون سے ہین بیمار مسرور | وہان جا کرکے ہوتا ہے مرض دور
دوا ایسی کہ ہے ہر شے کا جوہر | اثر وافر ہے اور مقدار کمتر
معالج ہین نہایت وہانکے ہشیار | فنون طبیہ مین تجربہ کار
جو دیکھے آلہائے دستکاری | تو حیران ہو گئی یہ عقل ساری
کیا ہے ریل کا جاری وہ سامان | کہ مثل طایران اڑتے ہین انسان
سوائی وہ کہ گر کرتے ہین ہم غور | برابر اوسکی دنیا مین نہین اور
وہ اک کسوٹی ہے جاری تار برقی | کہ پہونچے غرب مین اخبار شرقی
یہانتک کی ہے سڑکونکی صفائی | کہ اندہے نے کبہی ٹہوکر نہ کہائی
نہ آتا تہا جہان پانی میسر | کرین جاری وہان نہرین سراسر
زمینداری کا تہا جو خرچ بہاری | ہوا نصفی کا اوسپر حکم جاری
بنائے جا بجا محتاج خانے | کہ ہین وہ بے ٹہکانونکے ٹہکانے
وہ ہین انصاف کے آئین رچائے | ہے قایم جس سے آسایش ہمارے
کسی کے ہے نہ مذہب سے سروکار | ہر ایک اپنی عقیدت کا ہے مختار
کہان ہند اور کہان ہے انگلستان | ہمارے حال کی ہے کہنا خبردان
سمندر تلے بہت ہے اور سامان | برای راحت مخلوق سبحان

نہوا سپر جو ممنون عنایت — اسے سمجھین ہین ہم کفران نعمت

دعا ہے بس یہی خالق سے ہر دم — ہماری ہین جو سرکار معظم

زمین و آسمان جب تک ہے باقی — رہین قایم بعین طم طراقے

بڑہے ہر لحظہ اونکا ملک و دولت — کہ ہی ہمکو بہی اوس دولت سے راحت

بعہد غدر وہ صدمہ اوٹہایا — رعیت نے ہمین لوٹا ستایا

پکڑ کر گہر مین بیٹہے دامن صبر — اوٹہائے مفسدان وقت کے جبر

وہ کی اللہ نے پہر چارہ سازی — گیا وہ وقت پائی سرفرازی

مقام رامپور کے تہے جو نواب — کہ اب جنت مین ہین باآب و تاب

امیر نامور یوسف علی خان — عزیز مصر عالم صاحب شان

بتوفیق خداوند دو عالم — بحال باغیان ہو کر کے برہم

بعین سطوت و اقبال سرکار — ہوئے اوس دم رعیت کے مددگار

کری یون باغیون کی گوشمالی — مراد آباد نے پائی بحالی

ہین اب کلب علی خان اونکے فرزند — مقیم مسند اقبال پابند

معلے شان تابان اختر ہند — رفیق و خیر خواہ قیصر ہند

ولی عہدش چو فرزند سعید ست — خود اقبالش غلام زرخرید ست

عظیم الدین خان ہین اونکے جرنیل — دلیری مین جوان مردونکے سرخیل

یہ ہمنے خیرخواہی پر رکہا دل — ادا کرتے رہے شاہی محاصل

کسی باغی سے کی ہرگز نہ ملت — نہ آئی منفعت کی دل کو رغبت

سوا اسکے ہمین کیا دسترس تہی — یہ ہی ایک خیرخواہی ہمسے بس تہی

بس اب سرور اس رحمت سی ہو جی — کہ ملتی ہے زمینداری مین روٹی
چو از رنج خورو نوشم امان ست — دعاء خیر شان ورد زبان ست

در صفت ادب و تعظیم

ادب ہے آدمیت کی نشانی — ہر ایک انسان کا دل ہوتا ہے پانی
ہے تفصیل ادب حفظ مراتب — سنو تم اسکو ہوکر کے مخاطب
رہے ہر دم خدا کا خوف دلپر — نہ بیٹھو خوش سر آب و گل پر
کرو سب کام کی تدبیر دن رات — مگر وہ ہو ادب کے ساتھ ہر بات
کہ جیسے سامنے حاکم کے نوکر — کرے ہے حکم کی تعمیل ڈرکر
محبت ہو گروہ انبیا سے — علی التخصیص احمد مجتبیٰ سے
رسول پاک کی عین محبت — جہان مین ہے ادائی رسم سنت
جہان تک اہل حق گزری جہان سے — نصیحت اونکی ہو مرغوب جان سے
پدر مادر کی خدمت اور تعظیم — بصدق دل کری تصمیم و تسلیم
جو ہے تم پر کوئی حاکم مقرر — جھکاؤ اوسکی تم تعظیم مین سر
جہان تک عالمان علم دین ہین — و یا ارباب فقر عزلت گزین ہین
رکھو اونکی بہت تعظیم کا دھیان — ملے تب دولت اسلام و ایمان
رہے دنیا مین عزت اور توقیر — مکان عیش ہو جنت مین تعمیر
عزیز و اقربا ازواج و فرزند — رہین سب ارتباط دل سے خرسند
رہے اپنی شریعت سے سروکار — خصوصیت ہو مذاہب پر نہ زنہار
ہمیشہ راستی معمول دل ہو — کہ تا ہر شخص کو مقبول دل ہو

طریقہ ہے شرافت کا صداقت
صداقت سے رکھو ہر وقت الفت

صداقت جوہر فرد بشر ہے
وہی انسان ہے جو اس راہ پر ہے

جو ہین ناراستی مین پای در گل
ہمیشہ ہے ندامت اونکو حاصل

خلائق اس سے جب ہوتی ہے آگاہ
کہ راہ راستی سے ہے یہ گمراہ

نہین کرتے ہین اوسکا قول تصدیق
پشیمانی اوٹھاتا ہے وہ تحقیق

بڑا ہو آپ سے کوئی جو انسان
کیا اوسکی کرے تکریم ہر آن

رفیق علم ہو ہر دم طبیعت
ہو نقش دل بزرگون کی نصیحت

جو اس صورت سے پابند ادب ہے
دو عالم مین وہی مقبول رب ہے

ادب جسکو نہین دنیا مین حاصل
وہ رحمت مین نہین خالق کی شامل

چو از شان ادب خالیست انسان
نہ کس خوانش بلفظ ناکس خوان

در فضائل عاقبت اندیشی

نئے کامون کا کوئی مضمون ہو
کرو مت اوسکو تم جب تک نہ سمجھو

اور اوسکے بعد ہمت پر کرو غور
جو ہمت ہو تو فرصت پر کرو غور

بہت اہل غرض کا مقصد دل
نہین کھلتا ہے پڑ جاتی ہے مشکل

کہ ہین اہل غرض ایسے ہی انسان
جو پاتے ہین کسی کو صاحب نان

وہ ایسے کام کی دیتے ہین رغبت
مدد خواہی کی ہو اونسے ضرورت

ریاض سبز کا خوش ہے تصور
نمود اری ہے ہمدوش تفکر

تو اب انسان کو لازم ہے کہ زنہار
کرے ہرگز نہ بے سوچے کوئی کار

سوی ناخوردہ گر دستت بہ تازد
مجوب دارہم نہ علت سرفرازد

در فوائد محبت زر

محبت زر کی با طرز مناسب — رکھے ہر وقت اپنے دل پہ غالب
کیا ہے زر نے ذکر یا عزیزو — معزز کر دیا ہے حق نے اسکو
کرے ہے جو کوئی زر سے محبت — اوسے اللہ بخشے ہے ذ[illegible]ت
کرے ہے اسکو جو بیٹھے ہے [illegible]ان — وہ ہے محروم بہبودی سے انسان
کرو اکثر خدا کی راہ کے کام — ادا ہووے حقوق اہل ارحام
مسافر پروری غربا نوازی — عزیزون کے لئے کچھ چارہ سازی
ذکاتون سے خلائق کا بھلا ہو — کہو اس سے زیادہ خیر کیا ہے
اگر حاجی تھو لفظ سیادت — ہون اوس سے بہرہ مند اہل بیت
مثل مشہور ہے زر ہے تو نر ہے — پڑا وہ کا جو مفلس ہے تو خر ہے
فقیر و عالم و زاہد ہین سب جتنے — ہر اک کو التجا ہے اہل زر سے
ملے ہین نے بہت دیکھا بہ غبت — ملے ہے سب کما [illegible] دولت
وہ اوسکی قدر سے نا آشنا ہے — جہان مین مصرف کو [illegible]
پہر آخر کو نتیجہ اوسکا دیکھا — کہ حاصل ہے گدائی کا طریقا
ہوا ابتر جہان شیرازۂ دخل — کہان عزت کہان حرمت کہا [illegible]
جہان در بستہ لسان پر نبیدست — کسے یابد کہ در دست [illegible]

مثل مناسب بحث

رسیدہ بر دریا انبہ فروشے — سبد از انبہا ایش بار دوشے
تو بیب النخم فصل انبہا لود — بمقدار سہ چند ارا بہا جود

ملکین بختہ کارا و را طلبید — ز خوش طبعی بہائی انیہ پرسید
چو سہ چندش بگوش آمد بہائی — بہ طرز خوشش درا بنمود راہی
بگفتا از درم بابی قریب ست — ملکین را از پدر دولت نصیب ست
اگر خواہی بسوئی او گذر کن — سبک از بار انبہ فرق سر کن
نہ چیز ست آنکہ خوردن ناگزیر ست — نہ بہر زندگانی دستگیر است
اگر سیم و زر اندر دست داری — ہزاران کار دنیا زو بر آری

در مذمت فعل کیمیا گری

جو ہو مشہور کوئی کیمیا گر — بچو اوس سے کہ ہی جہوٹا سراسر
مہوس ہین جہان مین خوار ہوا — نہین اسکا اثر عالم مین پیدا
مری یہ بات دلمین نقش کرلو — کم از خفقان سمجھو کیمیا کو
ہوئی ثابت یہ علت کیمیا کی — یہ ہے بیشک کرامت اولیا کے
ولایت مین نہو جو شخص کامل — بہلا کب کیمیا ہوا وسکو حاصل
نہین آزادگی اسکا نتیجا — غیوری سے ہے ولایت کا طریقا
ولایت کی ہوئی حاصل جو دولت — رہی مطلق نہ پہر دنیا سے رغبت
رکہا جسنے قدم اس راستہ پر — گئے دنیا و دین سے کار ابتر
زر قلبی اگر کرتا ہے تیار — تو ہین پہر خلق و خالق اس سے بیزار
اور احیانًا اگر ہو آشکارا — تو ہے برباد دم مین پیش سارا
تم اس رغبت سے اپنا دل اٹہاو — زبانی یانہ مردی سے کماو
بیجو با مین ہوس این رہ بہ پوید — یقین دانم کہ شیر مرغ جوید

حکایت مناسب بحث

اب ہمکو ایک قصہ یاد آیا — کسی مشفق نے یہ مجھکو سنایا
کسی جا تہا کوئی بقال زردار — فساد خون کی علت مین گرفتار
نشاط زندگی دل سے فراموش — ہمیشہ رنج و کاہش سے ہم آغوش
کئی دن بیٹھا سوچتے یہ تدبیر — کہ کچھ زر اس سے حاصل ہو بتزویر
سوئی دکان آیا ایک بدکیش — زر خالص کا اک ریزہ کیا پیش
کہ ہون مین اسکی قیمت کا طلبگار — اسے لے لو بوفق نرخ بازار
درست بقال نے فوراً خریدا — کہ تہا وہ بے تردد مال اچھا
گیا وہ پہر سوے بازار طرار — فن عیاری مین سخت ہشیار
اوسی قیمت سے پہر سونا خریدا — اور اگلے دن سوئی بقال لایا
کہ پہر لایا ہون مین اک پارہ زر — یہ سونا ہے اوسی سونیکا ہمسر
لیا بقال نے اوسکو بھی فی الحال — رہا جاری کئی دن تک یہی حال
ہوا ایسا یقین بقال کو غلط — کہ بیشک ہے یہ کوئی کیمیاگر
اگر اس سے مجھے اکسیر ملجاے — تو پہر بیشک گل مقصود ہاتھ آے
پہر آوس کے بعد جو طرار آیا — فراخی زر کا اوسکے پیش لایا
علیحدہ اوسکو بٹھا کر کے بقال — بیان کرنے لگا مطلب کو فی الحال
کہ مولا ہیں تم سونا بناتے — جو ہو ہر روز میرے پاس لاتے
خدا کے واسطے اے مہر نوش خو — مجھے تم اندکے اکسیر لا دو
وہ بولا یہ فقط وہم و گمان ہے — مجھے اکسیر کا رتبہ کہان ہے

کرو میری اگر تم رازداری
عیاں تم پر حقیقت ہو یہ ساری

کیا بقال نے یوں عہد پیہم
کہ مجھپر رازداری ہے مسلم

کہا اوس نے بہت مفلوک تہا میں
نقاہت میں بشکل دوک تہا میں

گوسائیں آگئے یہاں ایک ناگاہ
کروں کیا وصف اونکا واہ واہ

ہوئی دل سے مجھے توفیق حاصل
ہوا خدمت کا اونکی جاکے مایل

شبینہ شہر میں اونکا گذر تہا
فضائی باغ روزانہ قصر تھا

میرے احوال کو دیکھا جو ابتر
دیا ہر روز مجھکو پارۂ زر

جو کچھ میرا حق خدمت یہ زر ہے
عیال و اہل کا اسپر گذر ہے

تو پھر بقال نے یہ التجا کی
کرو میری گوسائیں تک رسائی

کروں مقصود کو ظاہر میں اوس جا
عجب کیا ہے جو بہتر ہو نتیجا

کہا اوس نے کہ ہی یہ فکر شایاں
نہ مشکل ہے کہ مطلب ہو نمایاں

کروں میں رہبری بیشک تمہاری
کرو تم اون کے آگے آہ و زاری

ہوا اک وقت لیجانے کا معہود
وہاں سے آن کر طرار نے زود

حریف حال کو اپنے بولایا
زسرتاپا یہ منصوبہ سنایا

حریف حال سے بنکر گوسائیں
بپا دہونی کا کرکے رسم و آئین

مقر اپنا کیا با عین مقصود
فضائی باغ پیش از وقت موعود

گیا طرار پیشیں پیش بقال
کہا چلئے یہ مقصد کو فی الحال

چلا بقال ہوکر اوسکی ہمراہ
مریضوں کی طرح کرتا ہوا آہ

فضائی باغ میں جاکر کے دیکھا
گوسائیں اپنے آسن پر ہے بیٹھا

غرضمندی ہے یارو سخت علت
کب اسکے سامنے رہتی ہے عزت

اس علت سے خدا ہمکو بچاوے
غرضمندی سے دل رنجش نپاوے

جہکایا سر کو وہان پیش گوشائین
کئی منت کے قایم رسم و آئین

گوشائین ہوکے آشفتہ یہ بولا
کہ کس نے راز کا پردہ یہ کہولا

مقرر ہے جو وہ خادم ہمارا
فساد طبع ہے اوسکا یہ سارا

بولاؤ اوسکو وہ ظالم کہان ہے
ہمارے روبرو سے کیون نہان ہے

اوسی دم ہوگیا حاضر وہ آکر
گرا قدمون پہ اپنا سر جہکا کر

کہا تقصیر مجہسے ہوگئی ہے
مگر اسکا سبب از بس قوی ہے

ہماری چیز کے یہ ہین خریدار
کہ مشکل جسکا بکنا ہے بہ بازار

کیا ہے اسنے عہد رازداری
ہے اس سے مدعا کا رسم جاری

ضرورت اسکو دولت کی نہین ہے
مرض کا خوف مار آستین ہے

خدا نے آپکو رتبہ دیا ہے
یہ بیچارہ بلا مین مبتلا ہے

تمہاری خاک کی چٹکی سے بابا
عجب کیا ہے بہلا ہوجاے اسکا

غرض جب حد سے گذری یہ خوشامد
تو رحمت کی ہوئی کچہ دل پہ آمد

کہا بابا جو تو آیا تو آیا ؎ ؎
نہ بہتر ہو جو اور ونکو بتایا

کہا اوسنے کہ مین زنہار زنہار
کسی سے بہی نہین کرنیکا اظہار

عطا اکسیر ہو چا دل کی مقدار
اس علت سے شفا پاوے یہ بیمار

گوشائین سنکے کہا اے مرد ہشیار
کیا اس التجا نے سخت لاچار

جز اعظم جو ہے اپنی دوا کا ؎
تجہے ملنا بڑی مشکل ہے بابا

کچہ اشیاؤنکا فرضی نام لیکر
کہا گر انکا روغن ہو میسر

ملا کر اوسمین جو معمول ہوئے
تو پہر بیشک وہ اس علت کو کہوئے

اگر وہ بدرقہ حاصل نہین ہے
دوا کا کچہ اثر کامل نہین ہے

کہا بقال نے پہر دست بستہ
کہان روغن ہمین پاؤن دل شکستہ

کہا تاجر جو ہین اہل ولایت
ملے ہے آن سے با توفیر قیمت

توقف ہے یہان ممتد ہمارا
عجب کیا ہے جو ہو مطلب تمہارا

رہا کرتے ہو تم ہر دم بہ بازار
سو تاجر کے رہو اکثر طلبگار

وہان سے آن کر گہر پر وہ بقال
طلب مین اوس دوا کی مضطرب حال

جہان تک شہر اور بازار مین تہے
فروشندہ ولایت کی دوا کی

ہر اک سے جا کے کہتا تہا کہ یارو
کسی کے پاس یہ روغن ہو دیدو

وہ تہا فرضی فقط اک نام شے کا
بہلا بازار مین اوسکا اثر کیا

گیا پہر تیسرا طرار ہشیار
بشکل تاجرانہ سوئے بازار

لباس پارسی پوشیدہ دربر
کلان عمامۂ پیچیدہ برسر

بدست آویختہ صندوق کوچک
پر از قارورہ نمایش خانہ یکایک

طلبگاری کہ وید اورا بہ بازار
باواز بلند شش شد طلبگار

بپیش آمد بیان مدعا کرد
کشیدہ تاجر کامل دم سرد

کہ قدرے نزد خود موجود دارم
بہ تبلیغ عیارش شرمسارم

نہ چیزیست آنکہ کم باشد بہایش
ز وصف او چہ سازی آزمایش

کسی کز اصل حالش آشنا شد
ہمان ارزد کہ خاطر خواہ باشد

سنی بقال نے جب اوسکی تمہید — تب اوسکے قول کی خود کر کے تائید
پھر اوس تاجر سے ایسی التجا کی — کہ ہوئے آپ کو تکلیف اتنی
ہمارے ساتھ ہو چلنا تمہارا — جہان رہتا ہے ماہر اس دوا کا
اگر اوسکی پسند آئی یہ دارو — خریدین ہم وہین فی الفور اسکو
کہا اوسنے کہ ہے اپنا یہی کام — پڑے پہرتے ہین ہم از صبح تا شام
گیا بقال اوسکو لیکے اوس جا — گوشائین تہا جہان آسن بچہے بیٹہا
گوشائین کی جو صورت اوسنے دیکہی — تو یہ حالت ہوئی تاجر پہ طاری
کہ گویا وجد کا عالم بپا تہا — ادب سے مستقیم پشت پا تہا
دکہن سے کیون ہوے بیزار بابا — یہان کب سے ہوا ملجا و ماوا
گوشائین نے کہا ای مرد تاجر — بہلا تو مجہسے ہے کس طرح ماہر
بگفتا من بتائید تو ای شاہ — یکوئی نازونعمت بردہ ام راہ
گذر بار اسو ئے ملک دکہن بود — فلان شہر اقامت گاہ من بود
وہان کے راو کا بیٹا جوان سال — جذامی عارضے سے تہا زبون حال
کوئی جز آپ نے اوسکو دیا تہا — فلان روغن جو اوسکا بدرقا تہا
تجسس مین تہا اوسکی راو بیتاب — پہرین تہے جستجو مین شیخ اور شاب
مجہے ثابت ہوئی جس وقت یہ بات — تو کی راجہ سے جاکر کے ملاقات
کہا مین نے کہ کچہ مہلت اگر ہو — تو لا دینا نہین دشوار مجہکو
مگر دولت سے مالا مال کیجے — جو مین مانگون وہی انعام دیجو
تو کی پہر آپ نے اوسمین بہی تائید — وہ قایم ہوگئی لانے کی تمہید

ہوا سوئے ولایت مین روانہ — پھرا جنگل مین وہان رفتہ شبانہ

وہ اجزائے نباتی جب فراہم — ہوئے اوسکا نکالا تیل باہم

اوسی لیکر مین سوی ہند آیا — وہ روغن آپ کو لاکر دکھایا

دلائی آپ نے قیمت وہ شایان — ہوا جس سے کہ پر خواہش کا دامان

اوسی چلے مین پائی اوس نے صحت — ملی پھر جبکہ شکرانہ مین دولت

جو اوس جا پر یہ سب مضمون عیان تہا — تو پھر بقال کو خدشہ کہان تہا

گوشائین نے کیا یون اوس سے ارشاد — کہ بیشک اب ہمین سب آگیا یاد

وہ روغن کس قدر باقی ہے بولو — جو باقی ہو اوسے کانٹے مین تولو

موافق حکم کے جو اوسکو تولا — تو تولے پانچ وہ شیشے مین نکلا

غرض دو قدح ہو کر کے ٹہری — بہای خشش تولہ الف روپی

وہین بقال نے تولہ امنگایا — دیا تاجر کو جب روغن وہ پایا

روانہ ہو گیا جس دم وہ تاجر — گوشائین نے نکالا درج آخر

کہ اوس درج مین خاکستر بہری تہی — بظاہر اوسکی کچھ رنگت ہری تہی

وہ خاکستر بقدر پنج رتی — جدا اوس مین سے کر بقال کو دی

کہا تم ایک تولہ تیل لیجو — اور اک رتی دوا مخلوط کیجو

اور اوس تولہ کی کرنا آٹھ مقدار — رہے چالیس دن جاری یہی کار

اور اوسکے ساتھ ہو روغن کی تکثیر — مرغن شے کے کہانے مین ہو توفیر

اور اک ہفتہ مین پہر آکر خبر دو — کہ کیفیت سے بہلو آگہی ہو

جب اک ہفتہ اسی صورت سے گذرا — دوا کا کچھ اثر مطلق نہ پایا

گوشائین کی طرف دوڑا پریشان — اور اپنے زر کے نقصان سے وہ نالان
وہان دیکھا کہ دہونی ہے نہ آسن — خدا جانے کہان پہونچا وہ رہزن
ندامت سے وہان بیٹھا بہت سر — پھر آیا گھر پے اپنے سخت مضطر
ہوئے پنڈت فراہم دل بڑہایا — کہ تم پر قرض تہا پہلے جنم کا
ہوئے اُس قرض سے بیباق اب تم — عذاب الدین سے ہو طاق ابکم
مثل ہے جو کہ ہے بننئے سے زیرک — وہ نزد خلق دیوانہ ہے بیشک
وہ ایسی علتونمین ہون گرفتار — تو ہم کیسے بچین زنہار زنہار

ایضا

زن خلاق بیوہ حبار من بود — کف پار ا بکار خلق مے سود
نہ بود او را اخ و خواہر نہ اولاد — درون خانہ تنہا بود آزاد
قلندر صورتی دو چار او شد — بگفتار تملق یار او شد
چو شان فقر با او پیش کردہ — زن او را مہمان خویش کردہ
میان بستہ بخدمتگار سے او — نہ پے بردہ سوئے عیاری او
پس یک ہفتہ با زن کردہ ارشاد — کہ گشتہ خاطرم از لطف تو شاد
ہمین خواہم کہ اندولت شوی شاد — نہ پیش آید ز عسرت بر تو بیداد
بیا قدرے کہ سیم آید میسر — بیا در پیش من تا می کنم زر
چو زن را این سخن افتادہ در گوش — ز فرط شادمانی گشت مدہوش
فراہم نقرۂ آوردہ زیور — نہاد از خرمی پیش قلندر
ہمہ پیچیدہ اندر پارچہ زود — وزان پس از گل حکمت بیندود

مغاکی در زمین کندیده آنجا ‌ ‌ ‌ ‌ زپا چک تا به نصف آگنده او را
غلوله کرد و بر پاچک نهادش ‌ ‌ ‌ ‌ پی آتش فروزی حکم دادش
روان شد زن بجائی از پی نار ‌ ‌ ‌ ‌ درین فرصت قلندر کرد اینکار
بخود دیگر غلوله پنهان داشت ‌ ‌ ‌ ‌ به زنبیل و گلیم او مانهان داشت
به تبدیل غلوله کار خود ساخت ‌ ‌ ‌ ‌ براه مدعای خویشتن تاخت
چو زن آتش گرفته آمده باز ‌ ‌ ‌ ‌ بگفتا پاچک از بالا بینداز
چو پر گردد مغاک آتش بافروز ‌ ‌ ‌ ‌ همه شب رخ مگردان تا سر روز
چو گردد گردگان خور نمودار ‌ ‌ ‌ ‌ تو هم این گردگان خود برون آر
ضرورت را بهایه پیش کرده ‌ ‌ ‌ ‌ وزان جا رو براه خویش کرده
غلوله صبح چون عقده بکشود ‌ ‌ ‌ ‌ بجای زر درونش پر خذف بود
چو شد سرمایه پیش آمد فقیری ‌ ‌ ‌ ‌ بعجب زر زنش گشته زریری
پریشان گشت و برپا کرد ماتم ‌ ‌ ‌ ‌ بسے از غم بروی خود زده هم

در باب اجتناب از صحبت دزدان

جو سارق هو کوئی دنیا مین مشهور ‌ ‌ ‌ ‌ رهو صحبت سے اوسکی دائما دور
تمهارا ربط جب اوس سے عیان هو ‌ ‌ ‌ ‌ تو هر انسان کو سازش کا گمان هو
سو هم ایسا گمان کرتے هین تصدیق ‌ ‌ ‌ ‌ که هے همکو بهت یه بات تحقیق
جسے دیکها هے هم نے چور کا یار ‌ ‌ ‌ ‌ وه سرقه کا هوتا هے خریدار
خریداری کی هو ... ‌ ‌ ‌ ‌ که ... کی ادنی هے قیمت
[illegible] ‌ ‌ ‌ ‌ [illegible]

تو اب جسکو عزیز دل ہے عزت
رکھے بد وضع کی صحبت سی نفرت

کبھی جا کر نہ ٹھہرے اوسکے گھر پر
کہ علت کوئی آجاوے نہ سر پر

اگر منزل پہ ہو جاوی شب تار
مبیت ہو نہ گھر سارق کے زنہار

کہ جو پابند عادت میزبان ہے
وہی ذلت نصیب مہمان ہے

ہے گو حکام کو عقل خداداد
نہین کرتے ہین وہ دانستہ بیداد

مگر جب تک کہ حاصل ہو نہائی
ہے جان و مال پر یکسر تباہی

غرض یہ ہے کہ حق نے عقل دی ہے
تصرف کی ہمین قدرت ملی ہے

رسائی عقل کی ہووے جہانتک
بچو بے احتیاطی سے وہان تک

پہر آگے ہے جو کچھ تحریر تقدیر
نہین مٹتی کرے گو لاکھ تدبیر

مگر اتنا تو دیکھا ہے مقرر
بچا کرتے ہین بے تقصیر اکثر

ہین اکثر حاکمان وقت ایسے
کہ حق نا حق نہین چھپتا ہے اونسی

دیا ہے حق نے کچھ ادراک ایسا
نتیجہ فہم عالی ہے یہ جسکا

چو دزد از بہر زردی گام برداشت
متاع آبرو در آب انداخت

در باب اجتناب از ابن سبیل نامحرم

مکان پر اپنے غیرون کو نہ ٹھہرائے
سرائے کاروان کا راہ بتلائے

اگر محتاج ہو کچھ دے کے ٹالے
جہان ہین آبرو اپنی سنبھالے

مبادا ہو وہ مرد شوخ عیار
کسی الزام مین کر دے گرفتار

کہ تھا کچھ پاس میرے نقد موجود
ہوا وہ رات مین یک لخت مفقود

کہو اب عذر کیا اس بات کا ہے
بجز اسکے جو کہتا ہے بجا ہے

اگر کرتے ہو کچہ دینے مین انکار
پولیس کے ہاتہہ ہوتے ہو گرفتار

بقدر خواہش او نقد دادن
وزان پس سر بپائی او نہادن

اگر وہ تقمۂ شیر قضا ہو
تمکین کا پہر بتاؤ حال کیا ہو

کرے رستہ مین کوئی آہ وزاری
اور اپنی پاس کچہ ہووے سواری

باشناسای اہل آشنائے
صداقت جسکے ہے دلمین سمائی

اگر کیسا ہی ہے وہ سخت لاچار
سواری پر کرے اپنی نہ اسوار

کوئی آفت اگر اوسپر ہو طاری
تو مجرم ہے وہان اہل سواری

اگر وہ خود ہے شاید مرد عیار
کسی الزام مین کردے گرفتار

کسی کی راہ مین کچہ شی نہ کہاوی
نہ اپنی چیز کچہ اوسکو کہلاوے

مدام اندر سفر ہشیار تر باش
زجور بدمعاشان پر خطر باش

در مذمت کاہلی

امور دنیوی مین ہو نہ کاہل
عبادت کا رہے خالق کی شاغل

جوان کا مومنین ہے کاہل سراسر
کرے ہے دین و دنیا اپنی ابتر

خدا نے دی ہے تمکو تندرستی
گوارا کس لئے کرتے ہو سستی

تمامی عقل و بینش دست او پا
کئے ہین کسلئے خالق نے پیدا

نکرنا انکو صرف کار شایان
یہ ناشکری ہے خالق کی نمایان

نہین کی ہے کسی نے حق کی رویت
ہے پہچانا اوسے از روی قدرت

اسی طرح ارادت اوسکی ہمپر
کہلے سامان ہمین سے سراسر

ہر اک جز کو صفت ایسی عطا ہے
کہ جس سے ہمکو ہر دم التجا ہے

ہمین پھر اوس سے وہ قدرت عطا کی — کہ اوس سے کام لین خواہش اپنی

کیا جسنے اوسے دانستہ بیکار — حقیقت مین وہ انسان ہی گنہگار

تو اب ہر شخص کو لازم یہ ٹھہرا — کرے سب صرف دین و دنیا

ہر اک جز کو عطا کی ہے جو قوت — عمل کی اوس سے ثابت ہی اجازت

نہ لازم ہے کہ بر عکس ارادت — امور دین و دنیا مین ہو غفلت

جہان تک ہو سکے کرتا رہی کام — نہ خاطر کو کرے مصروف آرام

مگر اتنی کرو مت جان فشانی — بڑہے جس سے تمہاری ناتوانی

کہ ہے دنیا کا سارا ساز و سامان — پئی آسایش تن قوت جان

اگر دنیا کی دقت مین گنوایا — بھلا کیا زندگی کا لطف پایا

کسی دیدم پریشان حال و مغموم — کہ بعد از نیش بود از نوش محروم

در مذمت کار ہای عبث

کرے کوئی نہ ایسا کام زنہار — اثر جسکا عبث ہو آخر کار

کرین ہین آدمی کو سخت ابتر — بٹیر و بیلوہ و مرغ و کبوتر

ٹپیال لعل و طوطی کا غذ باد — غریبون کو کیا کرتا ہے برباد

امیرون کا بے زر ہوتا ہے ابتر — نظارہ سے نہین از کثرت زر

اگر کہانے کی نیت سے ہے مرغی — نہین کچہ اوسکے رکہنے مین برائی

ولیکن رزق کا از بہر [illegible] — [illegible] ہے ملزم عبث کا نہین انسان

اسی طرح اگر [illegible] — نتیجہ [illegible] اوسکے کوئی ہرج

کہ جس طرح پتنگوں کا اڑانا — ہوئے نادم کٹا کر او لٹا کر

بجز اسکے کہ نقصان پیش آیا　　کوئی اوس سے نتیجہ خوش نہ پایا
دیا رنڈی کو زر دیکر زنا کے　　اور اپنے جسم کی قوت فنا کی
کہلا کر قوموں کو مال بے وجہ　　دو عالم مین ہوے پامال بیوجہ
حماقت کی نشانی بر ملا ہے　　وہ انسان آدمیت سے جدا ہے
اوسی جا پر ہمیشہ زر لگاوے　　کہ حاصل اوسکا کچھ نہی ہاتھ آوے
بچشم خویش دیدم عشقبازے　　بکار عشقبازے سرفرازے
صحر خیل کبوتر شد بہ پرواز　　بسوی آسمان شد چشم او باز
کبوتر تا نیاید بر نشیمن　　ز جان او را خبر بودی نہ از تن
چو گشتے لقمۂ شاہین کبوتر　　زدی از ہر دو دستے ضرب بر سر
ز حرفت بود انجام معیشت　　تغافل بار ہا بودے بحرفت
چو تخمے در زمین شور کاری　　عجب دارم کہ خرمن پیش آری

در باب محبت از اہل خانہ

قبیلہ کی محبت کا ہو پابند　　رکھے ہر حال مین دل اوسکا خرسند
کہ باپ اور ماں نے اوسکی بچپنے سے　　دیا اوسکا تمہاری تہ مین ہاتھ
تمہارا گھر ہوا آباد اوس سے　　ہوئی اولاد کی بنیاد اوس سے
پدر مادر کی الفت جس سے دہ ہوئی　　اطاعت مین تمہاری عمر کھوئی
غضب ہے جسکو ہو اوس سے نہ عیبت　　اور اوسکے دل کو پہونچے رنج و دقت
[illegible] اوسکے ہوا خواہان [illegible]　　بہولا کر دل سے اپنے عہد [illegible]
[illegible]　　[illegible]

جو تہا وہ آرسی مصحف کا سامان — یہی اوس سے غرض وہان تہی نمایان

جو چہرہ آرسی مین ہے نمودار — اب ہمکو اسی سے ہے یہ عہد و اقرار

کہ اس چہرہ سے ہمکو انس دایم — بحق مصحف امجد ہے قایم

پہر ایسے عہد کو دل سے اوٹہا کر — کرو تم رنڈیون سے انس جا کر

اسی طرح ہنود دن کو ندا ہے — کہ دامن کس کے دامن سے بندہا ہے

نہین کرتے ہو اپنے حال پر غور — زمانہ کا بتاتے ہو برا طور

اگر اصلاح حال خویش سازے — عجب وارم نہ یابی سرفرازی

درباب مذمت فعل عیاشی

اگر انسان کو ہو کچہ عقل حاصل — تو قحبہ خور تون پر ہو نہ مائل

یہ ہین ترغیب مین ہشیار و پرکار — کیا ہاروت کو کیسا گرفتار

بڑا مردم کشی کا ہے یہ ہتیار — تعشق اپنا کرتے ہین وہ اظہار

ہر اک بشنی کو اوسکے یہ گمان ہے — کہ رنڈی مجہپہ یہ عاشق بجان ہے

یہی ہے قحبون کا قول ہر بار — تمہارے عشق مین رنڈی ہے سرشار

تمہارے گہر مین پڑنے کو ہی مائل — ہے ہر جانب سے نفرت اسکا حاصل

اسی طرح بچہا کر مکر کے دام — ہزارون پہانسے ڈالے پختہ و خام

خدا رنڈی کی صحبت سے بچاوے — زن قحبہ کی رغبت سے بچاوے

نہ کچہ اسمین ضمیر ستر ہے — وہ سمجہے ہے کہ جو عالی گہر ہے

کہ رنڈی تم سے کیون کرتی ہے الفت — ہزارون سے ہے اوسکو ربط ملت

کچہ اوسکا گہر نہین ہے تم سے آباد — نہ تیری ذات سے خواہان اولاد

پہر اگر تم تو کیا وہ [illegible]س کریگی
تمہین جاؤ گے تم سے دس کریگی

نہ اوسکی قدر [illegible]ہین کم ہو
بہلا پہر کیون اوسے رنج و الم ہو

محبت [illegible] سے کچہہ تیری نہین کام
کہ تجہسے ہین بہت پابستۂ دام

نہین جچتا ہے جی کرتے ہین گر غو
جوان تم سا نہین اوسکو ملا اور

ثواب ثابت ہوا یا طرز آسان
کہ سمجہے ہے تمہین وہ صید نادان

ہم اکثر دیکہتے ہین حال اپنا
جو صحرا مین ہرن ملتا ہے بہولا

اوسی کے صید پر رہتی نظر ہے
وہ گو اودن سے لاغر بیشتر ہے

نہین ہے لحم گو اوسکا مزیدار
شمار صید آہو ہے نمودار

تعدد کی حریفون مین ہو تکثیر
بڑہی کچہہ فن صیادی مین توقیر

اسی طرح تمہین کرتی ہے وہ صید
کہ ہے اپنی نمو داری کی امید

نہ کشتہ قیس گر مجنون لیلے
نہ رفتی شورش حسنش بہ گیتی

اگر تم مفلس و قلاش بہی ہو
امید کفش برداری ہے اوسکو

خدا جانے یہ کیا ماجرا ہے
یہ کیسی عقل ہے اور کیا ہوا ہے

مگر یہ بات ہے بی بی مین موجود
کہ بے شوہر ہے اوسکا عیش مفقود

یہان تک عاشق شوہر ہے بی بی
کہ ہو جاتی ہے اوسکے غم مین ہستی

کسی نے بہی کبہی ایسا سنا ہے
کہ رنڈی نے کہین ایسا کیا ہے

حیا سے بیبیان ہوتی ہین بیہوش
بناوٹ سے رہا کرتی ہین خاموش

حیا اونکو ہر اک انداز مین ہے
اور اک غیرت نیاز و ناز مین ہے

حقیقی جسکو ہوتی ہے محبت
بناوٹ سے اوسے آتی ہے غیرت

پھر اپنی موت سے دل اوٹھاتا
گلی کوچہ مین جاکر دل لگاتا

اور اپنے مال و زر کا کرکے نقصان
جہان مین ہوتا بدنام و پریشان

خدا وہ عقل خوش انسان کو دے
کہ ان باتون کو کچھ سمجھے و سوچے

ازین فعل زبون تا سر نہ تابد
ہر و دسے کیفر کردار یابد

بسا کس را گذشتہ آب از فرق
بسی کشتی درین گرداب شد غرق

داستان مناسب بحث

اب اسپر ایک قصہ یاد آیا
کسی مشفق نے یہ ہمکو سنایا

کوئی احمق پہنسا دام بلا مین
ہوا وہ مبتلا قہر خدا مین

کسی رنڈی سے ربط دل بڑہایا
نتیجہ اوسکا آخر کو یہ پایا

کہ رنڈی نے کیا الفت کا اظہار
کہ ہو مین اب تمہاری عاشق زار

خدا جانے یہ کیا مجکو ہوا ہے
کہ ہر دم دل محبت آشنا ہے

یہی رہتی ہے آنکھون کو تمنا
کرین ہر دم ترے رخ کا نظارا

اور اب مین عہد کرتی ہون بتصدیق
اسے تم یاد کرلیجو بہ تحقیق

ترے گر ساتہہ پیسہ کو لگاؤن
تو بیشک موت مین اپنی اوٹھاؤن

جو تم مجہسے کوئی دم کو جدا ہو
تو مجکو زندگی اپنی بلا ہو

جو احمق نے سنا یہ اوسکا مضمون
ہوا صد جان و دل سے اوسکا مفتون

نہ کچھ [illegible] رہی الفت نہ گہر سے
خرد نے مونہہ کو موڑا [illegible]

ضرورت [illegible] کبھی دو چار پیسے
جو اس نے جیب سے اپنی نکالے

تو اوس نے سر کو اپنے پیٹ ڈالا
یہ [illegible] کیا ہا

میرے اوس عہد کو بہولی ہو یکسر
چلاتے ہو میرے سینہ پہ خنجر

اب انکو بے تردد یہ یقین ہے
کہ اسکے عشق مین کچہ شک نہین ہے

کسی دن یہ ہوا سامان برپا
کہ رنڈی کو پڑا بستر پے دیکہا

لگی یہ پوچہنے اوسکی حقیقت
نصیب دشمنان کیا ہی علالت

بآواز حزین بولی وہ مکار
کہ کچہ مطلق نہین ہے مجکو آزار

ہمیشہ حال انسان ہی نہ یکسان
کبہی دل ہو ہے خوش گاہی پریشان

کہا اس نے کہو مجہسے حقیقت
کہ دل کی ناخوشی کی کیا ہی علت

وہ بولی اسکی کچہ علت نہ پوچہو
بہلا اس بات سے کیا کام تمکو

ادہر تحقیق پر علت کے اصرار
اودہر تہا اوسکے بتلانے پہ انکار

غرض ردو قدح جب حد سی گذرا
نیاکہ نے کیا انکو اشارا

کہ یعنی تم ہمارے پاس آؤ
مری جانب ذرا تشریف لاؤ

نیاکہ کے جو احمق پاس آیا
تب اس نے اسکو یہ قصہ سنایا

اسیر فکر بیشک ہے یہ مردار
مگر کہتے نہین زنہار زنہار

کہے کیونکر کہ ہے تم سے محبت
تمہاری زیرباری سے ہی نفرت

یہ کر بیٹہی ہے تم سے عہد و پیمان
اب اوسکی پائی بندی ہی بصد جان

ہمارا ہے جو اک مودی مقرر
کیا اس نے تقاضا سخت ہم پر

بہو تاتی اوچاہیت کے بہت دام
وہ کہتا ہے کہ تم پر ہو گئے دام

اب آگے کو مین جب تک لی نہ لونگا
کبہی ہرگز نہ آٹا دال دونگا

فقط اس فکر مین یہ مبتلا ہے
سوا اسکے سبب رنجش کا کیا ہے

ہوئی جب انکو یہ ثابت حقیقت — لگے کہنے نیاکہ سے برغبت

کہ مودی کے مین دلسکتا ہون سب دام — ہوا اسکی خاطر مضطر کو آرام

مگر مین کیا کرون لیتی ہین وہ کب — بتاؤ کیا کرون تدبیر مین اب

وہ بولی کہائیگی اپنا وہ سر آپ — کٹے ہے بیے دئے دینی کا کب باپ

بہلا عورت کو کب یہ دسترس ہے — فقط مردون ہی کا یہ فعل بس ہے

ہمیشہ مرد ہین زر کو کماتے — اور اپنی بیبیون کو ہین کہلاتے

اسے کیا بند ہگیا یہ دہیان بیکار — تمہارا خرچ کرنے ست ہے انکار

تم اس مردار کو جہک مارنے دو — کرو لاکر حوالہ دام مجھکو

مین مودی سے چھوٹاؤن اپنا پیچھا — رہے باقی او چاہت کا طریقا

یہ آئے گہر کو اپنے سخت مضطر — اوتارا اہلیہ کے تن ست زیور

گرو اوسکو کیا اور یا کہ بیچا — نیاکہ کے وہ آگے لاکے رکہا

کرو رنڈی کی عیاری پہ اب غور — کہ زر حاصل کیا احمق سے کس طور

بہر کاری کہ کاسب را کمال ست — کسان را بر حقیقت پے محال ست

ایضاً

سنا مین نے کہ کوئی صاحب زر — ہوا تہا عشق سے رنڈی کے مضطر

جہان تک پاس تہا اوسکے زر و مال — وہ یکسر کہا گئی رنڈی و دلال

جب اوسکے پاس کچھ باقی نہ چھوڑا — رکہا نام اوسکا محبت نے نگوڑا

پہر آخر کو ہوا اوسکا یہ انجام — اداکرنے لگا خدمت کے سب کام

کسی شب مین سیہ روغن تہا درکار — دیا پیسہ کہ جاوے سوئے بازار

وہان سے تلخ روغن جلد لاوے ۔ چراغ ناتوان قوت پہ آوے

توئی ایسی تھی وجہ پیش آئے ۔ کہ وہان جاری ہوا تہا حکم شاہی

کہ پیش باب دولت خانۂ شاہ ۔ پس از نصف شب چلتا ہو جو راہ

کرین اوس شخص کو فورًا گرفتار ۔ چڑہاوین دار پہ پہر آخر کار

قضارا اسکو اُس جانب گذر تہا ۔ گرفتاری سے فورًا چشم تر تہا

سحر سولی کا سامان پیش آیا ۔ ہنسی نے اسکو دیوانہ بنایا

ہر اک فرط تعجب سے یہ بولا ۔ کہ مرتے وقت ہنسنے کا سبب کیا

کہا گر شاہ کے ہین پیش جاؤن ۔ سبب اپنی ہنسی کا تب بتاؤن

سنا جب شاہ نے اوسکا یہ احوال ۔ کہا حاضر کرو لا کر کے فی الحال

جو وہ محزون بہ پیش شاہ آیا ۔ تو شہ کو اپنا سب قصہ سنایا

کہ سب دولت مری رنڈی نے کہائی ۔ اور اب اس دم یہ حالت پیش آئی

وہ ان آیا مری جانب کو اک کس ۔ کہ پیسہ تیل کا مانگا ہے واپس

بہ نقص عقل خویشم زہر خندست ۔ دل تہ تقیدہ مثل لو رکندست

سنی جب شاہ نے اوسکی حقیقت ۔ تو آیا جوش پہ دریای رحمت

اُسی دم دار سے اُسکو امان دی ۔ کری رنڈی کے مال و زر کی قرقی

جو آیا قرق ہو کر مال و زیور ۔ عطا اسکو کیا سامان وہ یکسر

سہیل اسپ بہر گاہ انیست ۔ کہ سوی برگ و بخشش دل نشین ست

در باب اجتناب از اہل رنج

اوٹہایا گر کسی نے تمسے کچہ رنج ۔ بچو اُس سے ہمیشہ بے تشویش

کہ بیشک جب کبھی وہ وقت پاوے
مکافات عمل کو پیش لاوے

کبھی کہانا بے اوسکے گہر نہ کہاؤ
لطافت سے بہت حیلے اوٹہاؤ

رہے صحبت سے بے پرہیز دایم
رفاقت پر کرو دل کو نہ قایم

وہ جب دیکھے تمہین ہر طرح خوشحال
کرے سب یاد اپنا رنج فی الحال

مگر اصلاح وہشیاری سے دن رات
رکہو اوس سے ہی تم دایم مدارات

کہ یہ تیر خصومت کی سپر ہے
سپر جب ہے تو کیا پیکان کا ڈر ہی

نہ منصوبہ سے لیکن دل اوٹہاوے
مبادا اشتہ رجی وہ پیش لاوے

نہو تحقیر پر دشمن کی تسکین
پیادہ سے مواکرتا ہے فرزین

کرو غفلت نہ تم زنہار زنہار
رہو ہر حال مین بیدار وہشیار

بفکر دوربین عالی نظر باش
زبد اندیش دایم پرخطر باش

در باب دل شاد بودن از اولاد لایق وبہ داشتن از نالایق

رہے دل شاد فرزندون سے ہر دم
ہزارون کو ہے اس دولت کا ماتم

جسے اللہ دے اولاد لایق
کوئی نعمت نہین ہے اس سے فایق

جو ہو فرزند لایق صاحب عقل
تو دے اوسکو معاشی کام مین دخل

علایق مین جو ہووہ پائی درگل
نہو زنہار تو فیرون کا مائل

وگر ذی اختیاری سے رہا بار
خیانت کی طرف ہووے سرافراز

ہمیشہ تجربہ ہے ہمکو اسکا
رکاوٹ کا خیانت ہے نتیجا

تو وہ بہر دشمن مادر پدر ہے
خدا کے خوف کا دامن کیا اتر ہے

که اوسکا دل خیانت پر ہے تیار
وجود پاسبان سارق کو ہی خار

کہو پہر لطف کیا دنیا مین پایا
کہ دشمن اپنا بیٹے کو بنایا

مگر ہووے جو بدکردار و احمق
نہ دے پہر اوسکو پورا دخل مطلق

سمجھ لینا سری یہ بات جی مین
کہ وہ رسوا کرے ہے زندگی مین

معیشت کا اگر مالک بنایا
وہین اوسکو یہ سامان پیش آیا

رفاقت مین ہوئے عیار دمساز
اب عیاشی سے کب ہٹتا ہے وہ باز

مدک افیون شراب و چرس و چنڈو
پلائے رغبتین دیکر کے اوسکو

اگر وہ یون ہی قابو پر نہ آیا
تو اب یہ دوسرا رستہ چلایا

کہ اپنی کوئی جورو یا کہ بیٹی
مقرر واسطے خدمت کے کردی

ہوا جب اُس سے کچہ ربط دوامی
ہوئی تخلیط لازم لاکلامی

گہٹا اب ناز آقائی کا رُتبہ
نیازی طور اب ہوتے ہین برپا

دکہایا قدردانی نے یہ احوال
کہ کہینچا اُس نے جتنا تہا زر و مال

جب اُسکے پاس کچہ باقی نچہوڑا
تو بکوایا پہر آخر بیل و گہوڑا

بہلا کہیئے کہ وہ کافی ہو کب تک
وہ پیسہ ہی اوٹہا ہفتہ مین یکبیک

اب انکا تنگدستی سے جہکا سر
مصاحب سامنے بیٹہا وہ آکر

جو ہے ارضی معیشت انکو حاصل
تشفی اُس نے کی با وجہ کامل

کہ ہین کیون آپ بیخرچی سی نالان
کہ فصل گانو ہے یکسر نمایان

کوئی دن مین ہوئی جاتی ہے تیار
بہا ہو جائینگے غلہ کے انبار

ذرا رغبت سوے بازار کیجے
ز دکان مہاجن قرض لیجے

مصاحب پیشتر پہونچا وہان پر — کہ ہین آقا ہمارے سخت مضطر
کفالت سے اونہین دیدیجے دام — ادا ہووین تمہارے فصل تک دام
اب اس احمق کے جمتا ہے نہ دلپر — کہ استقبال پہ تسکین ہے کیونکر
ہمین پیر طریقت کا یہ مضمون — صداقت سی ہوا ہے دلمین مکنون
ہرن کو تم نہ جب تک ذبح کرلو — اوسے زنہار صید اپنا نہ سمجھو
نہ جب تک فصل اوٹھ کوٹھی مین آوے — وہ احمق ہے جو اوسپر دل لگاوے
ہوے بازار کی جانب روانہ — عزیزون سے کیا کوئی بہانہ
مصاحب پیروی مین باخم وچم — نہایت زر کے ہاتھہ آنے سے خرم
فطور عقل پر کیجیے ذرا غور — کہ اب اس وقت مین برپا ہی کیا طور
مددگاری کرے اس کام مین جو — سمجھتے ہین بڑا وہ دوست اسکو
کیا چاہے جو منصوبہ کو باطل — سمجھتے ہین اوسے دشمن وہ کاہل
بڑا افسوس ہے ہمکو خدایا — زر عقل ہاتھہ سے کیسا گنوایا
کہ دشمن دوست ہین اور دوست دشمن — رفیق دل نظر آتے ہین رہزن
ہوئے جب مبتلاے قرض آقا — مصاحب کو کہان پہر فقر و فاقا
اگر کچہ خیر و خوبی سے ملی فصل — تو کمتر ہے وجوہ خرچ سے دخل
اداے قرض کی صورت ہی مفقود — مہاجن کا بڑہا اب سود پر سود
جو اس عرصہ مین کچہ علت بیماری — اداے قرض کا پہر دخل کیا ہے
اگر گیرد بلائے دامن حال — پئے تخریب او کافیست یکسال
جہان رانیست ہر یک طرز سامان — شود گردون بہ طرزے خرامان

ندارد حال دنیا اعتبارے — نہ گلشن دائما ورزد بہارے

درباب اجتناب از پیروی نفس اماره

بجاؤ نفس کی رغبت سے جی کو — کہ یہ رسوا کرے ہے آدمی کو

مطیع نفس جو فرد بشر ہے — وہ دنیا اور دین مین چشم تہی

اسیرون کے لئے زیبا ہو رغبت — غنیمت ہے ہمین رفع ضرورت

مگر اونکو ہی ہو یہ رمز مفہوم — ہے اپنے حال سے تو فیر مزموم

اگر تو فیر پر وہ دل لگا دین — تو کچہ اوسکا نتیجہ خوش نہ پاوین

بجز اسکے کہ آفت جان پہ آوے — زحمت تا لب مرقد دلاوے

جو ہو دنیا و دین کا لطف درکار — نہو دل رغبت بد کا طلب کار

ہر ایک انداز مین رو کے طبیعت — رہے تب دین اور دنیا مین عزت

ضرورت کا کرو سب کام برپا — کہ ہے جس کام کا کرنا نہ بیجا

زمام توسن دل سخت درکش — وگرنہ از سلامت دست برکش

درمذمت غضب و غصہ

غضب سے دل کو ہر دم پاک رکھو — غضب کے رنج سے بیباک رکھو

ہم اوسکو جانتے ہین مرد تحقیق — کہ ہو ضبط غضب کی جسکو توفیق

کسی پر گر اسے غصہ بھی آوے — تو فوراً اوسکو خاطر سے مٹاوے

رہے آخر کو پھر اوسکا محقق — تو ہووے منتقم باطرز لائق

یکایک ہو کے غصے سے پریشان — جو کرتا ہے نہ ادراک اسکا انسان

اوسے آخر کو ہوتی ہے ندامت — دیا حاصل ہوا کرتی ہے ذلت

مثل مشہور ہے اک بادشہ کی | کہ جو اس وقت مجھکو یاد آئی

قصہ مناسب بحث

کوئی شہ تھا بشغل صید مصروف | تھا اوسکے ہاتھہ پر اک باز مالوف
قضارا ہوکے لشکر سے جدا وہ | ہوا آوارگی کا آشنا وہ
ہوا تھا تشنگی سے دل پریشان | تلاش آب مین پھرتا تھا بیجان
وہ بیٹھا جاکے نیچے اک شجر کے | کہ تا سایہ سے کچھ آرام پاوے
شجر کی جوف کی جانب جو دیکھا | پڑا اوسکو نظر پانی ٹپکتا
نکالا جام کو ہوکرکے خوش دل | ہوا اُس آب کے لینے کا مائل
نہایت پیاس سے تھی اضطرابے | تقاطر سے رُکا جاتا تھا بس جی
بہت عرصہ مین بالتقطیر پیہم | ہوا کچھ جام مین پانی فراہم
لیا جب شاہ نے وہ ہاتھہ مین جام | کہ تا جلدی سے ہو مصروف آشام
کہ اُسپر باز نے اک پر کو مارا | زمین پر گر گیا پانی وہ سارا
طبیعت ہوگئی غصہ سے ابتر | اوٹھاکر باز کو پٹکا زمین پر
کہ اُس صدمہ سے فوراً مر گیا باز | کیا قالب سے اوسکی جان نے پرواز
پھر اوسکے بعد شہ کے دلمین آیا | کرے اُس آب کی تفتیش برپا
تو دیکھا اژدہا مردہ پڑا ہے | حرارت کے سبب یکسر سڑا ہے
روان ہے اژدہے کے منہ سے وہ آب | ہوا پھر شاہ کا دل غم سے بیتاب
بہت حسرت سے اپنے سر کو پیٹا | کیا اے وائے مین نے کام یہ کیا
رہی جبتک کہ شہ کی جانمین جان | افاقت تھی ندامت سے نہ اک آن

نکرتا جو غضب مین آکے عجلت ۔ تو پھر ایسی اوٹھاتا کیون ندامت
غرض غصہ مین لازم ہے تحمل ۔ ثمر خوبی کا لاتا ہے تعقل ؛
طبیعت جسکی ہو غصے سے ابتر ۔ اوسے دیوے صفت سمجھو سراسر
جو زاید حد سے مغلوب غضب ہے ۔ بہ نزد عاقلان عاقل وہ کب ہے
یہ غصہ ہے حماقت کی نشانی ۔ غریبون کے لئے دشمن ہے جانی
اگر شاذ و کبھی غصہ بھی آوے ۔ اوسے عادات انسانی سمجھ لے
خواص معتدل گر ہست خود را ۔ فطو عقل کے دانند اورا
زحد اعتدالی گر فزون ست ۔ یقین دانم کہ از قسم جنون ست
ہر آنکس را کہ پیشانی بہ پیش است ۔ دماغش را متاع عقل بیش است
چو ماند از شراب غصہ سرشار ۔ زحرف عقل لوحش سادہ پندار
دگر سر از قفا رخ بر کشیدہ ۔ بدانی مغز عقل از سر کشیدہ
زبان ولب اگر باریک باشد ۔ ذہین الطبع بے تشکیک باشد
چو موی سر بتفریق و قلیل است ۔ بسوی مغز بیداری دلیل است
ہر آن کس را کہ لون چہرہ زرد است ۔ بسے دیدم نشان خشم فرد است
اگر بینی کہ گوش از حد دراز است ۔ بحد عمر طبعی سر فراز است
فزون از حد اگر اکال بینی ؛ ۔ مدام اورا پریشان حال بینی
ہمیدون ہر کہ جنبش از حد بجاید ۔ فراغت از رخ او روبتابد
قد و گردن چو کس را مختصر ہست ۔ متاع عقل و دانش بیشتر ہست
ہر آن کس را کہ باشد مردمک زرد ۔ بود در علت ضعف نگہہ مرد

در صفت صفای قیمت از اہل حرفہ

جو کوئی چیز ہنر اوسے خریدے ‏ — تو پہلے اوسکی قیمت صاف کر لے

نہین ہوتا ہے پہر آخر کو کچہ پیچ — رہے عالم مین خوشدل بی کشش و پیچ

کہان ہے اہل پیشہ مین مروت — مروت مین نہین حاصل ہو دقت

جہان لی لی صفائی کی کوئی شی — پہر آسایش کا بستر ہو گیا طے

یہان تک تنگ پکڑی پہر وہ سبکا — جو مانگے بس وہی دیوے خریدار

اور اوسکے بعد پہر احسان جتاوے — بجو تم الا کہہ وہ کب باز آوے

کہ حضرت یہ بڑی قیمت کی شے تہے — مروت کے سبب سے آپ کو دی

اگر کچہ تم تردد کے ہو پابند — تو قسمین کہا گیا وہ چند در چند

یہی ہے دستکارون کا طریقا — جو ہے مرد شخص یار آن کا

اگر وہ بے تعین لے کوئی کام — تو اوس کا رنج اور نقصان ہو انجام

بڑہے اول اودہر دینے مین اصرار — اودہر بڑہتا ہے لینے مین انکار

پس از دو قدح وہ وقت آیا — کہ مزدوری سے دونا کہہ سنایا

اور اوسکی ذیل مین یہ بہی اداہے — کہ مزدوری کا تم سے ذکر کیا ہے

مروت سے ہوئی ہو بس کہ لاچار — تو اب کس دل سے کر سکتے ہو انکار

دیا قدر طلب اب بے پس و پیش — وہ نازان ہے بعالی فطرت خویش

بہلا غیرت کا سبب یہ کب طریقا — کہ نقصان کا حماقت ہو نتیجا

طبیبونکی بہت صحبت اوٹہائی — کوئی ایسی غذا ہمنے نہ پائی

تعدد سے تنخل ہو نہ پیدا — نہو تکسیہ سے رنجش ہویدا

مگر جو فکر سے کچھ دل لگایا — قسم کا یہ نتیجہ ہاتھ آیا

سحر سے شام تک گر لاکھ کہائین — تداخل سے کبھی رنجش نہ پائین

ہمارے وقت کے بعضے مسلمان — ہین راغب اس غذا کی با دل و جان

ہے بعضون کو یہانتک اسکی رغبت — سمجھتے ہین سخن کی اپنی عزت

قسم اول نہایت سخت کہاوین — پہر اوسکے بعد لب تک اِن لاوین

سوا اسمین ایک اثر عمدہ عیان ہے — کہ جسکی وصف مین قاصر زبان ہے

پرایا مال گر مفت اپنے کہا جاے — قسم کہانے سے فوراً ہضم ہو جاے

کہو اب کونسا چورن ہے ایسا — کہ ہو ایسا اثر کہانے مین جسکا

مگر آخر کو یہ اُس کا اثر ہے — کہ بے وقری سے دایم چشم تر ہے

اگر فضل خدا توفیق دیوے — ہر اک اس بات کو خاطر سے لیوے

قسم کہانے سے فوراً باز آوین — اگر کہاوین تو پہر بے قاف کہاوین

جو عالم مین صفاتی ہین مسلمان — بہلا کب انکی ہو عالم مین یہ شان

فقط جو لوگ ہین ایمان سے دور — اونہین کا ہے یہ دایم رسم و دستور

ہمیشہ عالمون نے سر پہرایا — کسی نے پر نہ خاطر پر جمایا

کسی کا حق اگر ہوتا ہو باطل — قسم کہانے سے وہ ہو جاے حاصل

تو اوس جا پر نہین معیوب زنہار — قسم کہا کر کرے گر حق کا اظہار

ہنود و نمین ہے اسکا رسم کمتر — کشایش ہین اسی سے ہین وہ برتر

اگر شاذاً کسی کا ہے یہ دستور — دہرم کی شان سے جانو اسے دور

شہادت کے اگر تم مدعی ہو — کلاہ نیک نیتی سر پہ رکہو

شجر کردار کا سمجھو شرافت
فقط اس نقطہ پر تکیہ کرو مت

جسے تکیہ شرافت پر لگا ہے
رفیق دل صداقت بر ملا ہے

درین میدان جو خواہی گوئی عزت
بدست آری ز چوگان صداقت

در مذمت غنا و صحبت خنیاگران

اگر تہذیب سے رکہتے ہو الفت
کبہی اہل غنا سے ہو نہ صحبت

کہ ہے یہ راگ اک سحر نمایان
پریشان ہو ہی اس سے عقل انسان

پڑی جب کانمین بانگ مضامیر
تو نغمہ سے ہوئی پیدا یہ تاثیر

کہ نقد ہوش خاطر سے گما یا
وہ رتبہ بیخودی کا تا تہہ آیا

مین اپنے حال پر کرتا نظر ہون
کہ ضعف دل سے دایم چشم تر ہون

صدائی نغمہ ہے جب عارض گوش
تو سب افکار عالم ہے فراموش

لبے خواہد کہ از فرقم کند نقل
یہ دل سخت گیرو دامن عقل

ہوا جب عقل کا انسانکی یہ حال
کہو باقی رہے کیونکر زر و مال

وہ ہو لقمہ سبہی میراثیون کا
بہت دیکہا ہے ہمنے حال ایسا

مشایخ کا جو اوسپر دل لگا ہی
اوسے عرفان کا رتبہ عطا ہے

نہ کچہ الفت اوسے زر سے نہ گہر سے
گہر افشان ہے دایم چشم تر سے

خدا کے عشق مین سرشار ہے وہ
دل سوزان سے آتش بار ہے وہ

نہم اوس رتبے انسان ہو نہ زنہار
تو کیون نقصان اوٹہا کر ہو گنہگار

مشایخ کی ہی صحبت مین لگا دل
ہوئی مجہکو نہ کوئی رمز حاصل

توجہ اونکی جانب سے عطا تہی
دل سنگین پہ کب حالت بپا تہی

بگردیدم ازان بزمی جوناشاد — سروش غیب درگوشم ندا داد

نہین ہے عشق ایسی جنس نہار — بنقد کسب پابیوی خریدار

رضائی حق کی ہو گر دل کو رغبت — رکہو علمای دینی سے محبت

زحکم سرور دین رخ مگردان — مغنی کے کشاید باب عرفان

اگر خواہی بہ تقریبے طلب دار — نشاط افزای بزمش تا بشب دار

و یا دنیا مین دولتمند انسان — اگر کچھ فکر سے ہووین پریشان

برای انتقام خاطر خویش — کبھی ایسے ہی جلسے کو کرین پیش

نگر اکثار اونکو بہی برا ہے — کہ سب قصہ او دکا برملا ہے

در فوائد ریاضت

بقاے تندرستی ہو جو منظور — ریاضت سے کرو خاطر کو مسرور

رہے پہرنے کی جانب دل نہادہ — پہرا اکثر کرے بس پا پیادہ

مساعد ہو نہ گر طاقت تمہاری — تو کچھ بہتر ہی گہوڑی کی سوارے

کہ اخلاط ردی معدے سے ہون دور — طبیعت تندرستی سے ہو مسرور

اگر اس کام کی فرصت نہ پاوے — تو پہر ورزش سے اپنا جی لگاوے

امیران جہان مسند نشین ہین — فطور ہضم سے خاطر حزین ہین

مہینے چہ نہین ہوتے ہین پورے — کہ وہ آگے طبیبو نکے بسورے

طبیبون نے بہت منضج پلائی — کوئی دن تھم ہی تراو ٹہاے

پہر آخر کو قرابادین کہولے — لکہے جلاب اور مسہل کے گولے

دوا ہیکر جو آنے دست پیہم — طبیعت کی علالت جب ہوئی کم

اگر لطف ربّ سے توفیق پاوے — اس علت کو ریاضت سے مٹاوے
کہ جیسے مردمان انگلستان — ادا کرتے ہین دایم دل سے بہ شان
مگر جو تندرستی سے ہے مجبور — تو ہے اس کام مین مجبور و معذور
چاہیے [illegible] کہ اکثر ہین انسان — ہے جنکے ہاتھ مین دولت کا دامان
جو ہے آرام مین راحت بدیہی — ریاضت کو اوٹھاتا ہے نہین جی
ہوا یہانتک تو جنبش سے کنارا — سواری پالکی کی ہے گوارا
رطوبت سے بڑہی مفصل مین سستی — بہلا کہیے کہان اب تندرستی
ہمہ اجزاے جسم ای مرد ہشیار — برای روح خدمت کار انکار
اگر از کار این کارہ خسپند — بماند انتظام روح تا چند

در مذمت سیر بازار

ہو [illegible] گر اپنی مضرت — تو مت بازار جاؤ بے ضرورت
ہمیشہ [illegible] ہو ہی زر کا نقصان — بڑے الزام کا کہٹکا ہے ہر آن
ہر اک غیبت کی پڑتی ہے نظر سے — گلو قایم ہوا الانصر فوسطے
کبہی کچہ چوٹ لگنے کا ہی ڈر ہی — پولیس کی بدگمانی بیشتر ہے
اچکے ہین وہان کثرت سے موجود — بہت زر جیب سے ہوتا ہے مفقود
نہایت اپنے فن مین ہین وہ کامل — ہمیشہ ہین اسی پیشہ کے عامل
کسی مرد شخص کا بیان ہے — کسی مخلص سے جو ہم پر عیان ہے

قصہ مناسب بحث

وہین سے اپنے وہ ہلی گئی تہے — کئی دن اس جگہہ جا کر رہی تہے

حکایت [illegible] بیان [illegible]

کرے کیسی ہی کوئی پاسداری
نہو بیکار اونکی دستکاری

کہیا خاطر نے پر انکی نہ مقبول
کہا دل مین یہ ہے مضمون مجہول

اگر ہے ہوشیاری سے سروکار
تو سب منصوبہ سارق ہے بیکار

مگر آخر کو پہر دل مین یہ ٹہرا
کہ کیجے تجربہ اس گفتگو کا

بنا پیتل کی فورًا اشرفی دو
رکہا پہر جیب مین محفوظ ان کو

گئے پہر کوچہ و برزن مین ہر جا
رہے تہی چشم خاطر جیب پہ وا

کسی جا پر جو ہو جاتا توقف
نظر کا جیب پر رہتا تصرف

بہت مدت اسی صورت سے گذری
رہا قایم وہ جنت مہر قلبی پہ

ہوئی اکدن کسی جلسہ مین تنفیس
مزاحم تہے وہان اشخاص جیب پس

کسی کی پہر زروی اتفاقات
زبان زد تہے اوجلو نکے کمالات

انہین جو عکس اسکے تجربہ تہا
کری تردید کی تقریر برپا

کہ مین دو اشرفی رکہتا ہون در جیب
کہ اک مدت سے ہین وہ جیب کی زیب

پہرا مین شہر اور میلو نمین اکثر
مگر محفوظ اب تک ہے وہ زر

نہین خالی جفا کارون سے عالم
اگر ہشیار ہے انسان تو کیا غم

قضارا جب ہوئی یہ ختم تقریر
وہان بیٹہا ہوا تہا وہ اک پیر

لگا کہنے وہ ہو کر دست بستہ
کہ ہون تقصیر سے مین دل شکستہ

کرو گر عفو کے رتبہ سے ممتاز
تو کچہ مین بہی سخن کا در کہولون باز

ہوئی مقبول اوسکی التجا جب
تو اوس ظالم نے انسے یون کہا سب

کہ مین نے تین دن اونکو نکالا
تمہاری جیب سے پہر اونکو ڈالا

وہ ہین پیتل کی یعنی اشرفی دو ‌ ‌ مین کیا کرتا بہلا لیکر کے اونکو

ہر اک جا کا پتا اون کو بتایا ‌ ‌ کہ وہ سب اُن کو فورًا یاد آیا

ہوئے معقول اور حیران نہایت ‌ ‌ اور اپنی ہوشیاری پر تہی نفرت

جو ایسا ہو یعین ہوشیاری ‌ ‌ تو ہو غفلت مین کیا صورت ہماری

شریفون کا نہین ہے رسم زنہار ‌ ‌ ہون ہرزہ گرد یا زارو نہین بیکار

جو ہو بازار جانے کی ضرورت ‌ ‌ تو جاؤ شوق سے پہر بے کدورت

اگر میلہ کوئی ایسا بپا ہو ‌ ‌ کہ جسکا کوئی حاکم رہنما ہو

شریفونکا وہان جلسہ ہو قایم ‌ ‌ رکہو اوسکی طرف تم شوق سے دل

مثالًا ہو نمایش گاہ کا طور ‌ ‌ تو جاؤ اُس طرف بیخوف فی الفور

کہ ہے وہان انتظامی طور برپا ‌ ‌ بہت کم دل کو ہی نقصانکا کہٹکا

بشرطِ آن کہ زر در جیب داری ‌ ‌ عبث ورنہ سر افسوس خاری

بآمد شد چہ حاجت پای سودن ‌ ‌ بچشم اہل زر شرمندہ بودن

ویا ہو مذہبی ہنگامہ برپا ‌ ‌ بصد رغبت ہے جانا وہانکا اچھا

دگرنہ ہرزہ گردی بس زبون ست ‌ ‌ کہ گاہے از ندامت سرنگون ست

در فوائد تخفیف بہ تقریبات

یہی ملحوظ تقریبون مین تخفیف ‌ ‌ کوئی کرتا نہین مصرف کی تعریف

عبث اس کام مین زر کا لٹانا ‌ ‌ پہر آخر قرض لے لے کر کے کہانا

اگر شادی کی ہے تقریب برپا ‌ ‌ تو ہمنے بارہا دیکہا ہے ایسا

بپا ہے گہر مین طرز راگ اور رنگ ‌ ‌ میان بازار مین بیٹہے ہین دلتنگ

بصد منت کرین ہین قرض خواہی — نہین ملحوظ کچہ اپنی تبہاہی
وہ دینے مین کرین عذر برپا — یہ کہتے ہین خوشامد سے کہ لالا
جو چاہو سود مین تو فیر کر لو — مگر اس وقت مجہکو قرض دیدو
حویلی لو کفالت مین سراسر — کسی صورت چہٹے اس بوجہ سے سر
بمشکل قرض لیکر گہر کو آئے — زنون نے پان چہالی مین اڑائے
وہ ہر یالے بنے باغون سدہارے — پدر گہر مین پڑے گنتے ہین تارے
کوئی کیسا ہی ہووے مرد ہشیار — مگر یہ عورتین کرتی ہین ناچار
زنان ہند ہین بے عقل یکسر — ہے بے علمی سے انکا حال ابتر
جو کوئی خاص یہان ذی عقل ہے — تو کب حجت کو وہان کچہ دخل ہے
پہر اس توفیر کا دیکہا یہ انجام — کوئی دم مین ہے مکفولہ کا نیلام
بہلا وہ دخل کیونکر مکتفی ہو — کہ پہنو کہاؤ اور قرضہ مین دیدو
ہر اک انسان کو ہو توفیق حاصل — رکہے تقریب مین تخفیف پر دل
وہ دستور العمل اورونکا ہو جائے — نہ کوئی اپنی ناداری پہ پچہتائے

ترکیب شادی

برائون مین لبسوئی سمد ہیانہ — بُرا ہے عورتون کو سمدہیانا
ہین گو اس فعل کے نقصان فزون تر — عیان کچہ مختصر کرتا ہون تم پر
کہ جب سمدہ عورتین ہوتی ہین اسوار — نہین پہر ہوش سدہ اونکو [illegible]
روا رو ہین بعین اضطرابی — بپا ہوتی ہے شان بیحجابی
ہنوا ہوتی ہین بچشم خویش نگران — کہ دیکہین ہین انہین [illegible]

کرین گر بہلبان فریاد بس بس
پر اک بہلی مین گہس جاتی ہین دس دس

نہایت کشمکش سے اب ہین مجبور
بہلبان پشت گرمی سی ہین مسرور

سعادت ہے اگر وہ ہم نفس ہے
تو اتنی بیحیائی پر ہی بس ہے

وگرنہ جب ہوا پیوند اجسام
عجب کیا ہی کرین کچھ نا تہہ ذ کام

اگر حرکت ہے غیرت سی نمایان
تو گر جانے سے ہی اندیشۂ جان

سو بس اب صبر ہے چارہ نہین ہے
کہ وہان جنبش کا کچھ یارا نہین ہے

ہوا کرتا ہے ایسا طور اکثر
علاقہ ٹوٹ کر گرتا ہے زیور

کبہی ایسا ہی ہو جاتا ہی دستور
کرین خود کشمکش سے ہو کے مجبور

جب اس بیحرمتی سے ہو گی دوچار
دلہن کے گہر وہ پہونچے آخر کار

وہان کی اب خرابی کا بیان ہے
کہ شیخ و شاب پر وہ سب عیان ہے

کہ آدہی رات ہی اور غیر کا گہر
بہرا ہے اجنبی نسوان سے یکسر

تمیز غیر نے اپنی کی پہچان
ہین اہل خانہ دقت سی پریشان

اب ایسے وقت مین کسکو خبر ہے
کہ انمین کون مادہ کون نر ہے

زنانہ بہیس ہین مردان عیار
عجب کیا ہے جو ہون مصروف دیدار

سو اس تدبیر سے بے مزد و منت
بہم پہونچی ہے ہمدوشی کی نوبت

وہان کے مرد ہین جو کاروباری
وہ آمد شد سے کب ہوتے ہین عاری

ضرورت اُن کو ہوتی ہی جو ہر بار
تو گہر مین لیکے آتی ہین ناچار

کہو جس جا پہ ہنگامہ بپا ہے
حجاب و ستر کا وہان دخل کیا ہے

اگر انصاف سے کیجے ذرا غور
قباحت ہی بڑی اسکی سوا اور

شریفون نہین ہے اگرچہ یہ دستور
ہر اک کے گہر نہین جاتی ہے مستور

مگر ہے جس سے اُن کو ربط ملت
وہان جانیکی ہے بی بی کو رخصت

غضب ہے تم بلاکر اپنے گہر پر
خلاف رسم بہیجو جاے دیگر

تمہارا دوست گر اسپر کرے غور
ہم پہونچے کہو بخشش کا کیا طور

نہ رہ سکتی ہے وہ گہر مین اکیلی
کہ خالی ہوگئی یکسر حویلی

اگر اس رسم سے دل کو اُٹہاوین
تو ہم اک بات خوش آنکو بتاوین

کہ یہ سب بیبیان اپنی پرائی
رہین گہر پر تو کیا ہووے برائی

فقط دو تین عورات معمر
کرین جا کر اداے رسم یکسر

جو ہو فہم و فراست سے سروکار
کرین اس رسم پر شاید وہ اقرار

خود از رسم قبیحی باز آیند
براہ راستی دم ساز آیند

در مذمت اصراف بہ تقریبات

مرے دل پر ہے یہ افسوس ہر دم
رہی ہے دیدۂ دل غم سے پر نم

ہمارے ملک کے جتنے ہین انسان
فہیم و عاقل و ہندو و مسلمان

کچہ ایسی رسم سے الفت ہوئی ہے
کبہی اُس سے نہ دل کو مخلصی ہے

کہ ہو پایا نہین کیسی ہی برائی
قبول رسم پر گردن جہکائی

کرین شادی مین ایسے صرف بیجا
تباہی جسکا ہو اکثر نتیجا

ہین گو صرف عبث کے طور اکثر
ہے رقص و روپسی فعل بدون تر

مسلمانون مین از حکم پیمبر
کبا یر مین ہے یہ تقصیر اکبر

ہنود و نہین بہی گرویدہ نہین ہے
مگر شاید پسندیدہ نہین ہے

جہان ہون ہین اکابر شامل بزم
رہی ہے ارتکاب فحش مین شرم

یہان چہوٹے بڑی مجلس کے یکسان
بچشم بد ہین اوس رنڈی کے نگران

جہان تک خواہش قلب پسر ہے
وہی اوسکی طرف میل پدر ہے

اب اہل بزم کی یہ فکر دیکھو
بلا کر گہر پے اپنے دوستون کو

کیا رنڈی سے ہم صحبت سراسر
کہڑے ہین آپ خدمتگار بنکر

اور آسپر اور اک طرہ عیان ہے
کہ آگے چل کر اب آسکا بیان ہے

ہے مطلوبون پہ یون مظہر منادی
کہ ناچے گی فلانی مالزادی

غرض یہ ہے کہ طالب اوسکو آوین
ہماری بزم کو رونق یہ لاوین

ہم ایسی بزم سے کرتے ہین نفرت
کہ ہو رنڈی کے باعث جسکی عزت

خوشی جب ہے کہ خاطر سی ہماری
کرین سب دوست اگر دستیاری

وہ رنڈی کے سبب آئے شتابان
ہم انکا سر پہ لین بار احسان

شتابی سے کے دوڑین عطر اور پان
نہین تہذیب کی زنہار یہ شان

اگر تم ہو جہان مین مرد معقول
تو پہر ایسی کرو یہ رسم معمول

کہو اپنے عزیزون سے یہی بات
ہمارے گہر ہے شادی آجکی رات

ہماری جب کہو اب خاطر ہے منظور
شریک حال ہو وہ حسب دستور

جسے حاصل ہے کچہ تم سے محبت
وہ بیشک آئے باعث مسرت

کرو اوسکی بہت تعظیم و تکریم
کہ ہے یہ بات خوش از روی تعلیم

وگرنہ یہ بڑی غیرت کی جا ہے
کہ رنڈی کے سبب مجلس بپا ہے

بہت ہمکو ہنسی آتی ہے پیہم
بچشم خود کبھی دیکھین ہین یہ ہم

که جو مفلس ہین اور کم عقل انسان
میسر گر نہ سامان و مکان ہے
اوسی جا پر کرین مجلس فراہم
خدا کے فضل سے حاصل ہے مقدور
کرے اس بات کو کوئی نہ مقبول
شریک بزم ہون جو عام اور خاص
ہوا اہل بزم پر ثابت سراسر
که جیسے انگلستان کا ہے دستور
که اسمین وجہ اک پائی نمایان
اگر شادی بخیر انجام یابد
کنند تقسیم بہاجی سوی احباب
وگر ہستی مسلمان اہل مقدور
بصرف خود تہ دیگ آتش افروز
دلہن کے وارثون کو ہے یہ لازم
که وہ اک فعل از بس رایگان ہے
بعین شب کرین دلہن کو رخصت
جہیزی ہو جو کچھ موجود سامان
نہ تا ہمسایہ کسی کو علم آوے
پلنگ پیڑھی الی کچھ حاجت نہین ہے

ادائے رسم کی انکی ہے یہ شان
سڑک مین جھونپڑی کا آستان ہے
کھڑی ناچے ہے رنڈی باخم چم
مگر اس کام سے رہتا ہون مین دور
وگر نہ کاش ہو یہ رسم معمول
وہ ہون باہم گر آپسمین رقاص
ہے دل فرط خوشی سے انکا مضطر
مجالس مین بوقت سور موفور
دل احباب پہ فرحت کا سامان
براہ شکر خالق خوش شتابد
کزو خوش دل شود ہم شیخ و ہم شاب
نداری جز ولیمہ ہیچ منظور
صلای وہ سوی یاران دلسوز
بہ تقسیم طعامی ہون نہ عازم
بھلا وہ وقت کہانیکا کہان ہے
که اہل بزم کو ہووے نہ دقت
ہوا اک صندوق مین محمول اُس آن
کوئی بیٹھی کی اب تک نہ لاوے
ہراک کے گھر ہوا کرتی ہے یہ شی

کہ بیقدر ہو وے نہ غیرت
رہے ہر اک کا باقی نقد عزت

سعادت کا یہی ہے رسم دایم
رکھے ہر ایک کی عزت کو قایم

رضائے حق اگر منظور داری
قلوب بندگان مسرور دارے

جو آئے ہون براتی از رہ دور
ضیافت اونکی ہو تا حد مقدور

مکانون مین خوشی سے اونکو ٹھہرائے
توقف تک ضیافت کو بجا لائے

در قاعدہ دستور قرابت

جسے حاصل ہو عزت اور شرافت
نہو بے وقر سے ربط قرابت

بڑھی ہے اوسکی اس رشتے سے توقیر
اور اسکی ہو ہی ہر صورت سے تحقیر

کرین ہین آدمی سب قیل اور قال
یہ شاید مین نجابت مین نہون جال

کری ہے اس جگہہ جو رشتہ داری
انہون نے ذات ہی اپنی نکھاری

اگر کنبہ مین اپنی ہو یہ دستور
تو پھر اس عیب سے رہتا ہے وہ دور

اگر اہل قرابت بس ذلیل است
بے نقصان و قدر تو ذلیل است

در قواعد تقسیم بہاجی

جسے تہذیب کی جانب نظر ہے
وہی عالم مین اک عمدہ بشر ہے

اگر برپا ہے تقلید جہالت
تو اکثر کام مین حاصل ہے دولت

خدا بخشے اگر کچھ عقل معقول
تو اس ڈھب سے کرے وہ اپنا معمول

اگر شادی مین ہو بہاجی کا خواہان
نہو تقسیم کی صورت نمایان

کرے بہاجی کی علت پر اگر غور
تو ہی شادی ہے وہ اک شکر کا طور

ہمیشہ شکر کا یہ ہے طریقا
کہ ختم کار پر ہوتا ہے برپا

نبادا گر کوئی علت پیش آوے
کہ وہ شادی نہ پہر انجام پاوے

تو ہو اس خرچ ناحق پر ندامت
ہو نقص عقل سامان ملالت

نہین کچہ زندگانی کا بہروسا
بہلا دیکہا ہے کس نے روز فردا

امید کار مستقبل ہے بہ طور
کبہی لائق نہین کیجے اگر غور

ہوا جب خیر سے انجام شادی
تو شان شکر پر ہے دل نہادی

تو پہر چاہے کرے بہاجی کی تقسیم
اگر کچہ پاس رکہتا ہو زر و سیم

اور اچیاتا اگر از رہی تقدیر
نہ بن آوے اسے بہاجی کی تدبیر

تو یہ افسوس کی لائق نہین ہے
کہ شان عذر کب حاصل نہین ہے

ہمارے وقت کے بیفکر انسان
کرین ہین پیشتر بہاجی کا سامان

اور اوسکے بعد شادی پیش لاوین
کبہی اس کام مین رنجش اوٹہاوین

کہ شاید کوئی صدمہ پیش آیا
نہ اوس شادی نے پہر انجام پایا

کہو کس قدر ہے افسوس کی جا
بہت دیکہا ہے ہمنے حال ایسا

طریقہ وقت کا یہان تک عیان ہے
اب آگے طرز بہاجی کا بیان ہے

نہو منظور تقسیم طعام سے
کہ ہے اوسمین بڑی بے انتظامی

بہت دقت سے ہو سامان فراہم
تغلب کا ہے کہٹکا اوسمین ہر دم

عزیز و اقربا جتنے ہین دل سوز
وہ سب تکلیف پاتے ہین شب و روز

جہان تک مہتم اوسکے بشر ہین
سبہی کہانے پہ مائل بیخطر ہین

بہلا کیونکر نہ از آغاز تقسیم
کرین وہ اکرم النجزا کو تسلیم

کہ اوسمین دوسری خوبی بنا ہے
وہ سوء الہضمین یکسر شفا ہے

یہ کہانا پاک پہونچا جسلے گہر پر ۔ ہوئی کہا کراوسے صحت سی جسم
ہوسئے تہے جوکہ اوسمین دست انداز ۔ وصول خیر سے وہ کب رہین باز
یہ سب وقت اوٹہائی زر لٹایا ۔ نتیجہ اوسکا آخر کو یہہ پایا
کوئی شاکی ہے کثرت کا نمک کسے ۔ کوئی کم روغنی کا ہووے شاکی
بتاتا ہے کوئی چاول کو ارزان ۔ نہو شاید کوئی مداح انسان
پہر اوسکے بعد تم اتنا تو سمجہو ۔ گیا گر ایک دو حصہ کسی کو
تو اوس حصے سے اوسکا کیا بہلا ہے ۔ یہان قاسم کا یکسر زر لٹا ہے
مناسب ہے نہو یہ رسم تسلیم ۔ عبث ہے اسمین نقصان زر و سیم
کسی کے پاس گر کثرت سی زر ہے ۔ اور اوسکے صرف کرنے پر نظر ہے
تو شیرینی کرے وہ شخص تقسیم ۔ طعامی رسم ہو ہرگز نہ تسلیم
نہ اوسمین کوئی کچہ نقصان نکالے ۔ ہر ایک انسان اسی رغبت سے کہائے
نہ افراط نمک کی ہو شکایت ۔ نہو کم روغنی سامان ذلت
بچے تقسیم سے او شام ہو جائے ۔ صحر کو اوس کا پہر انجام ہو جائے
نہ کچہ اوسکے بگڑ جانے کا ڈر ہے ۔ نہ کچہ بیشی کمی مد نظر ہے
مٹہائی جسقدر ہو جسکو درکار ۔ سو وہ موجود ہے ہر دم بہ بازار
جو اوسکے بعد ہو مجلس کا شایق ۔ تو پہر اوسکا ہو یون سامان لایق
کہ اپنا کوئی وسعت کا مکان ہو ۔ نہ تا وقت بحال بزمیان ہو
اور اوسمین فرش شایستہ بچہاوے ۔ کسی لایق کو مدخل پر بٹہاوے
کہ جو لاوے کوئی مجلس مین تشریف ۔ تجسس مین جگہہ کی ہو نہ تکلیف

وہ رہبر ہو کے سوئی بزم لیجاے
مناسب موقعی تمکین بٹھلاے

پھر اہل بزم فوراً پیش آوے
زبان پر شکر کے کلمات لاوی

اور اوسکے بعد آوے عطر و پان
بتکلف سے وہان حاضر ہو قلیان

جو ہون حاضر مغنی اور نقال
وہ ختم بزم تک اپنی چلین چال

جو رخصت کا کوئی ہووے طلبگار
بہ کثرت ہو توقف پر نہ اصرار

کہ شاید ہے کوئی ایسی ضرورت
کہ رکنے سے بڑہی اوسکی کدورت

نہ بن آوے اگر ساماں ایسا
کرے ہرگز نہ مجلس کا طریقا

جہانتک ہو سکے ایسی ہو تدبیر
مصارف کی نہو شادی مین توفیر

مذاہب کی ضرورت سب ادا ہو
طبیعت جہل سے یکسر جدا ہو

اگر اصراف سے عزت ہے درکار
تو ہے یہ سب تمہاری فکر بیکار۔

کہ یہ برعکس از حکم خدا ہے
کلام حضرت سعدی گواہ ہے

عزیزی کز در او سر بتابد
بہ باب دیگران عزت نیابد

چو شد مفلس بہ مفلوکی گرفتار
کشد دایم ز طنز خلق آزار

بہت لوگون مین ہے یہ رسم معمول
کرین دختر کا اوس دم عقد مقبول

کہ خواہش کی موافق زر ہو حاصل
بہرین نقرہ سے اپنا کیسۂ دل

سو یہ دستور بہی از بس ہے بیجا
کہ ہے دختر فروشی کا طریقا

اگر بر مسند غیرت بپایند
ازین فعل زبون تر باز آیند

در مذمت مناکحت بعہد پیری

ہمارے وقت مین از روی اسناد
ہے حد عمر انسان سال ہشتاد

اگر شاذ و نادر کوئی توفیر پاوے
تو اُس مقدار پر کب دل لگاوے

ہے نصفِ عمر کا انداز چالیس
شبابِ عمر ہے جو تیس پینتیس

اگر چالیس میں تفرید پاوے
تو دل ترویج سے فوراً اوٹھا دے

ہوا کرتے ہیں مردان ستمتر
ہمیشہ طالبان جفت اصغر

جہان چالیس سے گذرے وہ سن و سال
ہوئی پھر ناتوانی جی کا جنجال

سرِ گنجشک کی اب جستجو ہے
طبیبوں سے ہمیشہ گفتگو ہے

تلاشِ ریگ ماہی اور سقنقور
ہوا حضرت کا اب معمول و دستور

عروس خانہ بر خدمی زند خال
دو دو بہر عروسک شوبہ اطلال

کبھی گھبرا کے کھا لیتے ہیں کشتہ
انہیں ہم جلد پا لیتے ہیں کشتہ

پھر اُسکے بعد یہ دیکھا ہی سامان
ہوا ہے خانمان تنگ ویران

کوئی کیسی ہی رغبت پیش لاوے
مگر ہرگز کبھی کشتہ نہ کھاوے

نتیجہ اُسکے کھانے کا بُرا ہے
طبیبوں سے ہمیں ثابت ہوا ہے

کرے اسمیں کوئی گر لاکھ تقریر
یہ سیم و زر کے کشتہ کی ہے تاثیر

کہ یہ ہرگز نہیں کرتا ہے نقصان
کہ کچا بھی اسے کھاتے ہیں انسان

مگر یہ آزمائش سے کھلا ہے
کہ اس کشتہ کا بھی کھانا بُرا ہی

جو قلب ماہیت ہوتی ہے برپا
اگر تاثیر ہی بدلے عجب کیا

بڑی ایک اور ہے اسمیں برائی
کہ جو کشتہ سے علت پیش آئی

نہ اوسکے دفع کی پھر کچھ دوا ہے
وہ حد عمر تک کافی بلا ہے

ہمارے یار تھے اک سب اور سہر
جو مغز سر ہوا و دولت سے ابتر

وطن مین تہی رفیق حال بی بی ‏— یکایک اوسکی الفت سی آٹہا جی
کری پردیس مین ایک ادرجورو ‏— کہلایا جو کمایا تہا سو اوسکو
کسی بلدہ مین تہی جو چیز مشہور ‏— چلی آتی تہی فوراً از رہ دور
ضعیفی علتون کے تہے یہ پابند ‏— شبابی حال مین بی بی وہ خرسند
کسی نے ان کو اک کشتہ کہلایا ‏— مگر یہ ماجرا ہمسے چہپایا
ہوا پیدا یکایک خون مین جوش ‏— ہوئین سب راحتین ہم مین فراموش
جو علت انتہائی پیش آئی ‏— تو عہدہ سے ملے یکسر جدائی
رہے تلخی سے چند یہ زندگانی ‏— پہر حاصل تہی بقائی جاودانی
رہے باقی جواب ازواج و فرزند ‏— وہ ہین سب فقر او فاقہ کی پابند
فلک را کج خرابی و نشین ست ‏— بدوشش آویختہ شمشیر کین ست
ہمارے گہر سے وہ رہتے ہین سو کوس ‏— کرین کیونکر خبر گیری ہم افسوس
برین عقلم ہمیشہ گریہ آید ‏— کہ خلط فاسد از دارو فزاید
ز دارو خلط فاسد را فزودن ‏— بآخر سوئی رگ زن پائی سودن
تنک لذت نہ پیش آید تر امفت ‏— باخراج و زیان قوت تست
سگے خاید بہ غیبت استخوانی ‏— بسد اور اجراحت بزبانے
چو سگ را لطف از خون زبانست ‏— بفکر یا طاشش از استخوان ست
مکن در عہد طفلی عقد فرزند ‏— کہ شکل بد بہ بینی چند در چند

وسعت وراثت غمی کا بیان

غمی مین یہ بلا سے ہے یہ دستور ‏— بہت از خود چلی آئی ہین دستور

مسلمانون مین ہے یہ رسم جاری — نہایت ہے مقام آہ و زاری
جو ہے یہ آدمی ذی استطاعت — تو صدہا عورتون پر ہو ہے نوبت
سوا اہل تعزیت مین آن مین کمتر — طعامی شغل کے طالب ہین یکسر
نہو کچہ حال پر میت کے تخفیف — مگر ماتم زدون کو ہو ہے تکلیف
یہ ہم لوگون مین ہے اک رسم ہندآب — کہ ہے کوئی عزیز و نہین جو اقرب
وہ اپنے گہر سے بہجوا تا ہے کہانا — ملے تا غم زدون کو آب و دانہ
کہو جس گہر مین ہنگامہ بپا ہے — وہان ماتم زدون کا ذکر کیا ہے
ہوا وہ صرف مہمانون مین یکسر — رہین ماتم زدے فاقہ سی مضطر
اگر ہے میزبان وسعت وہان دور — نہین ہے اس قدر اب اسکو مقدور
کہ اس مقدار سے عہدہ برا ہو — تو اب اس کام کا انجام کیا ہو
بجز اسکے کہ غیرت پیش آوے — اثاث البیت بیچے قرض لاوے
مبادا اگر ہوئی لنبہ مین دوچار — تو یہ اقرب ہوا بے موت ناچار
کرین گر کاش ایسا طور مقبول — کہ دایم عورتون کا ہو یہ دستور
غمی مین پہر تعزیت جو آوے — تو کہانا اپنا اپنے ساتہ لاوے
کہ امروہہ کا ہے یہ رسم و دستور — اسے ہرگز نہ خاطر سے کرین دور
تو ہین جو عورتین کہانیکی طالب — نہ آوین پہر کبہی ہے ظن غالب
یہ ہنگامہ بہت تخفیف پاوے — تردد سے نہ دل رنجش اٹہاوے
ملکہ یہ فعل ہوا اس وقت معمول — کرین پہلے اکا براوسکو مقبول
ویا جسمین مسلمانون کے تہی — وہ ہووین اس طریق خوش پہ راضی

رہے ماتم زدی باقی چو ہفتہ چار
ہو اُن کے واسطے اقرب مددگار

نہ آید بعد ازین شایستہ تدبیر
دم پس ماندگان اندر مناخیر

در مذمت لباس قیمتی پوشیدن

لباس قیمتی با[illegible]س کرنا
عبث کاری کا ہے بیشک طریقا

لباس قیمتی سے یہ غرض ہے
کہ حیثیت سے زاید ہو کوئی شی

کچہری کے اگر تم آدمی ہو
تو رشوت کا گمان ہو ہر کسی کو

وگر دیہات کا رکہتے ہو تم کار
تو ٹہروگے رعایا پر ستمگار

مہاجن سے اگر ہو طالب دام
لباس قیمتی سے ہو نہ انجام

کہ حد دخل سے وہ ہے خبردار
تمہین مصرف سمجھ کہینچے وہ انکار

جو کم پاوے وہ حد دخل سے خرچ
نہ سمجھے قرض کے دینے مین کچھ حرج

لباس قیمتی کو گر پہن کر
ہوے داخل کسی مجلس مین جاکر

تو اہل بزم کو یاسہ کہلا ہے
کہ گہر جاتے ہی یہ تن سے جدا ہے

بہلا جب یہ خیال بر میان ہو
تو پہر فرمائیے عزت کہان ہو

کہو اس صرف نے کیا گل کہلایا
کہ اپنی وضع مین اک فرق آیا

مری اس رای ناقص مین بتعمید
یہ ہے اسراف مین داخل بہ تحقیق

اگر تمکو ملے وقت فراغت
تو کپڑا ایک پہنو قدر قامت

ہنر اور علم ہے عزت کا سامان
نہین گر یہ تو پہر مطلق ہی حیوان

و یا سامان یہ ہے اہل غنا کا
کہ تا انام شایان ہو نتیجا

اب آگے عقل سے اپنی کرو کام
کہ پاؤ دین اور دنیا مین آرام

بسا مصرف باآخر خوار دیدم ۔ بفاصر صبح شب ہا زار دیدم

درباب توفیر سامان

رکھو ہر وقت مین اس بات کا دہیان ۔ کہ ہوتی ہے بری توفیر سامان

اُسے کہتے ہین ہم توفیر سامان ۔ کہ ہو اپنی ضرورت سے فراوان

پڑی ہے جان پر فکرون سی وقت ۔ ہو صرف مال کی دل پر مصیبت

کرے ہے جو کوئی حرص مین توفیر ۔ گہٹے ہے اُسکی پہر آخر کو توقیر

جو دولت مین کوئی تم سے بڑا ہے ۔ تمہین کب ہمسری اُسکی روا ہے

جدا ہے ہر کسی کا ساز و سامان ۔ زمانہ کا نہین ہی حال یکسان

کوئی طاقت مین اپنی پہلوان ہے ۔ کوئی ازبس ضعیف و ناتوان ہے

ہر اک کو اپنی طاقت کی موافق ۔ اُٹھانا بوجہ کا ہوتا ہی لایق

پہلوانون کا برتنے ہے جو دستور ۔ تو فوراً ناتوان ہوتا ہے رنجور

بوفق طاقت خود بار بردار ۔ کہ جسم و جان امان یابد ز آزار

چو برداری فزون از قوت خویش ۔ ہمان بینی کہ می خواہد بداندیش

کشد چون کرم شبتاب از دمن سر ۔ بہم تا مے بر آید سوی اختر

سوی اختر چو وی شب پر کشاید ۔ پی او بال خود شب پر کشاید

بجد و سعی در اصلاح خود کوش ۔ کلام سعدی شیراز کن گوش

چراغ شب کہ او کار ضرورست ۔ چو افروزی نہ از دستور دورست

وگر در روز باشی شمع افروز ۔ بشب در آتش بے روغنی سوز

کسی کین پند در خاطر نیارد ۔ بسی دیدم کہ آخر کون بخارد

چو فرزند مرزکوی عقل برخاست — بمیدان شقاوت اسپ دل تاخت
قرینت آن کہ افتد در بیابان — پریشان خاطر و دل خستہ حیران

در نقصان و مضرت قرض

عزیزو قرض کی رغبت زبون ہے — دل انسان اسی سے غرق خون ہے
بڑہایا جسنے اپنا قرض پر ہاتہہ — نہ گذرا وقت اسکا خیر کے ساتہ
اگر نان جو ہی ہو گہر سے حاصل — نہووے قرض سے گندم کا مائل
خشن پوشی اگر ممکن ہو گہر سے — بطرز وام کیون جامہ خریدے
نہ سوچے یہ کہ قرضہ مختصر ہے — کہ عادت اس سے پڑجانیکا ڈر ہے
بپا ہوتا ہے اکثر حال ایسا — کہ ہوجاتا ہے مشکل ایک پیسا
پڑی ہے ہم پہ یہ افتاد پیہم — مگر گذرے نہ اپنی چال سے ہم
ہر اک صحبت کی کیفیت اٹہائی — وہی کی بات تہی جسمین بہلائی
رہے دلبند رسم و طرز معقول — بہلائی کے رہے سب کام معمول
ہوئے ٹلمچل نہ اپنی چال سے ہم — بچے ہر وقت صرف مال سے ہم
کبہی بیجا نہ اک پیسہ اٹہایا — جو کچہ پیش آگیا سو کہا اُڑایا
تماشون کی ہوئی دل کو جو رغبت — زمام اسپ دل کہینچی بہ شدت
وہ ہے اک فعل لاحاصل سراسر — عبث ہے صرف کرنا جیب سے زر
تماشاگاہ ہے دنیا کا عالم — بہلا ہے صنعت حق اُس کے کیا کم
خدا کی صنعتون سے دل اُٹہانا — عبث کاری مین جا کر دل لگانا
ہمیشہ ہین جو کچہ ارباب صحبت — بپا کرتے ہین وہ تائید رغبت

پرائی جیب سے زر کو لوٹاتین ۔۔۔ بہلے بنکر کے خود لذت اٹہائین
جو کوئی قرض سے بچتا ہے دایم ۔۔۔ اُسی کا عیش ہے دنیا مین قایم
جفاے قرض سے ہوتا ہی دل سرد ۔۔۔ یہی مردون کو کردیتا ہی نامرد
تہے امروہہ کے سید اہل جاگیر ۔۔۔ تہی جنکو قرض کے لینے مین توفیر
گئی ہاتون سے وہ جاگیر ساری ۔۔۔ پڑے کرتے ہین اکثر آہ وزاری
زمینداروں کی ہے اب کیا حقیقت ۔۔۔ جو اسپر قرض کی رکہتے ہون عادت
اگر اک سال کو ہووے سقامت ۔۔۔ تو فوراً ختم ہے طومار عزت
اگر ہے نوکری سے رزق حاصل ۔۔۔ بہلا کب اُسکی ہے بنیاد کامل
اگر اندک خطا کچہ پیش آئے ۔۔۔ تو اُس منصب سے تہی فوراً جدائی
مگر رغبت کے کامون مین بُرا ہی ۔۔۔ ضرورت ہو تو پہر مذموم کیا ہی
ضرورت کی بہی کیفیت کو سن لو ۔۔۔ بآسائش دل رکہو لٹو ہنا اسکو
اگرچہ جان و عزت پر بلا ہے ۔۔۔ معیشت مین کوئی اندیشہ بہا ہی
و یا ایمان پر آوے خرابی ۔۔۔ تو لیوے ذوق سے قرضہ نشانے
ادا کی اوسکی ہو خاطر طلبگار ۔۔۔ نہو غفلت کبہی زنہار زنہار
اگر شد قرض دکانے بلشرت ۔۔۔ تمامی بے نشان شد عیش و عشرت
ز جور قرض گر آزاد مانے ۔۔۔ نوازی خوش سرود شادمانی
وگر از جور قرض آشفتہ حالی ۔۔۔ نگون سر گشتہ ہمچون چنگ نالی

در فوائد استقلال با وقات تنگی

اگر دنیا کی ہووے فکر دل پہ ۔۔۔ [illegible]

جو ممکن ہو کرے تدبیر اُسکی
رکھے پھر فضل پر اللہ کے جی

ہمارے والد مغفور اکثر
کیا کرتے تھے یہ تاکید ہم پر

مصیبت مین کبھی ہونا نہ بد دل
کہ کچھ ہوتا نہین ہے اسکا حاصل

کسی کا قول ہے مشہور عالم
رکھو قایم اسی پر دل کو ہر دم

درین دنیا کسے بے غم نباشد
اگر باشد بنی آدم نباشد

جو گھبرا کر کسی نے دل اُٹھایا
ندامت کے سوا حاصل نہ پایا

اب آئی ہے مجھے اک داستان یاد
کہ ہے اس قول کی میری وہ اسناد

داستان مناسب بحث

کوئی تھا مجھسا دل آشفتہ انسان
غم دنیا سے ہو کر کے پریشان

اوٹھایا خانمان سے دل کو اکبار
ہوا آوارۂ صحرای ادبار

ہمیشہ جستجوی فارغان تھی
اسی امید پر سیر جہان تھی

کوئی ایسا نہین ملتا تھا انسان
نہ ہو دنیا کی فکر سے پریشان

رہے تھا کوچہ و بیزار مین پھرتا
ہر اک جا ٹھوکرین کھاتا و گرتا

موافق اپنی عادت کے قضارا
کسی اک شہر مین پہونچا بچارا

تلاش مدعا سے صبح اور شام
نہین رکھتا تھا وہ اک دم بھی آرام

سنی جا کر کے اک کوچہ مین اک روز
صدای نغمۂ جان بخش و غم سوز

تو دیکھا جس مکان سے وہ صدا آے
وہان ہنگامۂ مجلس بپا ہے

کہا دل مین کہ ہے شاہی کی تقریب
نہین یہ بے سبب ہنگامۂ طیب

پھر اکثر جو ہوا اس کا گذر وہان
وہی مجلس کا پاتا تھا اثر وہان

تو اپنے دل سے پھر سوچی یہ بات ۔۔۔ یہ صاحب خانہ ہی مرد خوش اوقات
نہین کچھ فکر دنیا اسکو حاصل ۔۔۔ جو راگ و رنگ کا رہتا ہی مائل
یہی دل مین سمائی اسکے آکر ۔۔۔ ہوا داخل یہ اُس مجلس مین جاکر
تو دیکھا ایک بزم دلستان ہے ۔۔۔ کہ وہان غم کا نہ کچھ نام و نشان ہے
مکان آلات شیشہ سے ہی معمور ۔۔۔ کہ جسکو دیکھہ دل ہو جاے مسرور
زمین پر زیب ہے با فرش قالین ۔۔۔ ہین اہل بزم سب با عز و تمکین
طوایف کا بھی وہ جلسہ ہے برپا ۔۔۔ کہ اندر کا اکھاڑا جس سے شرمائے
سر مجلس مکین مسند نشین ہین ۔۔۔ نہایت خوب صورت اور حسین ہین
رہا کچھ دیر تک جلسہ مین شامل ۔۔۔ پھر آخر کو نہ اسکا رہ سکا دل
مکین کے متصل جا کر کے بیٹھا ۔۔۔ کیا برپا طریقہ گفتگو کا
حقیقت حال کی اپنے بیان کر ۔۔۔ کہا پھرتا ہون مین با حال مضطر
کوئی ایسا ملے عالم مین ہم سے ۔۔۔ کہ فارغ ہو جہان کے رنج و غم سے
بہت ڈھونڈا کوئی ایسا نہ پایا ۔۔۔ پتا اب آپ کا ہم نے لگایا
مکین نے جب سنی یہ بات اوسکی ۔۔۔ دل محزون سے آہ سرد کھینچی
پھر اُس کے بعد ہو کر سخت برہم ۔۔۔ کہا اُس شخص سے با دیدۂ نم
مجھے تم کس طرح پاتے ہو خوش دل ۔۔۔ کہ فرط غم سے ہون مین پائی در گل
ہے میرا قصۂ اندوہ ایسا ۔۔۔ جہان مین جو کوئی اوسکو سنیگا
تغابن سے ملے وہ ہاتھہ پر ہاتھ ۔۔۔ فغان دل سے کرے ہیہات کے ساتھ
اوٹھا وہان سے اور اسکا ہاتھہ پکڑا ۔۔۔ کسی خلوت مین لیجا کر کے بیٹھا

کہا اب سن مرا احوال پیارے
نظر آجائین تجھکو دنمین تارے

مین ہون اک شخص ذی مقدار و مقدور
ہر اک جانب سے دل رکہتا تہا مسرور

مگر شادی سے تہی نفرت نہایت
عزیزون کی اٹہاتا تہا ملامت

سمجہتا تہا مین اپنے جی مین فی الحال
کہ ہے شادی نہایت جی کا جنجال

مگر پایا تقاضا ہر طرف سے
تو پہر ٹہری کہ اب یہ کام کیجے

کیا اکثر روانہ کٹنیون کو
تلاش موقعۂ رغبت مین ہر سو

ہوئی پہر اک جگہ شادی کی تدبیر
کہ تہا وہ خاندان سب اہل توقیر

ہوا زوجہ سے مجھکو عشق پیدا
ہوئی زوجہ بہی مجہپر دل سے شیدا

مجھے اس سے اسے مجھسے تہی الفت
پسند دل نہ تہی اک دم کی فرقت

برس دو تین گذرے اس طرح پر
کہ کہایا آسمان نے اور چکر

کہ زوجہ ہوگئی بیمار ناگاہ
ہوا مین مبتلائے نالہ و آہ

جہان تک تہا حق تدبیر و قدرت
کیا سب کچھ مگر پائی نہ صحت

ہوا آخر کو اس کا حال ایسا
کہ مشکل یاس تہی دل پر ہویدا

تہی اس دم جان کنی کی سی علامت
بعین شدت و فرط علالت

مین غم سے خستہ دل او چشم تر تہا
رکہا اس کا مرے زانو پہ سر تہا

کہا مین نے کہ اے غمخوار اب تو
وصیت تمکو جو کرنی ہو کر لو

چلین تم اور مجھے دنیا مین چہوڑا
مری صحبت سے اپنے منہ کو موڑا

نہ تہی یہ بیوفائی رسم شفقت
کہ توڑا رشتۂ دل دوز الفت

چلین تم روضۂ خلد برین کو
کرین اب اشک سے ہم تر زمین کو

کرے یہان کون اپنی غمگساری | سنے یہان کون اپنی آہ وزاری
یہ سنکر اُس نے اپنی آنکھہ کھولی | باواز حزین مجھسے یہ بولی
کہ دل مین ہی نہین کچھ میرے حسرت | کٹی سب عمر با عیش و فراغت
پر اک کاہش مرے دلپر ہے ہر دم | لئے جاتی ہون اپنے دلپہ یہ غم
کہ میرے بعد تم شادی کروگے | محبت مین پھر اوسکی دل دھروگے
مری جب روح ہو اُس سے خبردار | عدم مین بھی نہ پاے چین زنہار
کہا مین نے کہ اے غمخوار جانم | مگر اس بات کا دلپر ذرا غم
مین جب تک باقی ہے زندگی ہو | ترے غم مین ہو دایم چشم جیحون
نہین ہووے کبھی اس بات کی فکر | کبھی آوے زبان تک بھی نہ ذکر
وہ بولی جو کہا کرتے مین ایسا | نہین وقفہ نہین چالیس دن کا
جو ایسا لفظ یہ اُس نے سنایا | تو غیرت سے مرے دل مین یہ آیا
منگا کر اُسترا حجام کا ایک | دیا عضو تناسل کاٹ کر پھینک
کہا اُس سے کہ تو تسکین پائی | ملی اُس فکر سے اب تو رہائی
ہوئی اس ماجری کو دیکھہ خاموش | تمامی شب نہ پھر اُسکو رہا ہوش
ہوا جس دم ظہور صبح صادق | یہ دیکھو قدرت معبود خالق
لگی تخفیف کچھ ہونے نمودار | عیان ہونے لگے صحت کے آثار
پھر اک دو تین ہفتے مین برابر | مرض جاتا رہا اُس کا سراسر
یہ ہم ایسے مرض مین مبتلا ہین | کہ فرط غم سے ہمدوش بلا ہین
انیس خاطر پر سوز ہے غم | خوشی کا خانۂ دل مین ہے ماتم

پڑی ایسی بلائے آسمانی — وبال جان ہوئی ہو زندگانی
کہو مجبا بہی ہے اب کوئی انسان — زمانہ مین مقیم شہر حرمان
نہین تخفیف کا غم کی کوئی طور — بجز نغمہ نیوشی کے بصد غور
خیال دل ہوا ہے یہ کئی بار — کہ کہینچون اپنی گردن پہ مین تلوار
بخوف حق نہین کرتا یہ بیداد — کلام کافی مغفور ہے یاد
رسول اللہ گر مانع نہوتے — تو ہم سر پیٹ اپنی جان کہوتے
مخاطب نے سنی جب یہ حقیقت — بصدق دل کہلی تب یہ حقیقت
کہ کوئی عالم امکان مین ایسا — نہین جسکو نہووے رنج دنیا
غرض یہ ہے کہ کوئی آدمی زاد — نہین ہے دائما دنیا مین دلشاد
اگر غفلت انیس دل نہووے — نشاط یک نفس حاصل نہووے

در مذمت ہوس

ہوس کے راستہ سی منہ کو موڑو — ہمیشہ آپ سے کمتر کو دیکہو
ادا ہو دل سے شکر حق اسی دم — اگر دیکہو کسی کو آپ سے کم
ہوا تم سے بہلا کیا کام ایسا — کہ حق نے تمکو یہ آرام بخشا
ازل مین اسنے کیا کی تہی برائی — کہ اب دنیا مین یہ سختی اٹہائی
ہوئی اس سے نہ کچہ حق کی اطاعت — نہ کی جس نے کہ روزی پر قناعت
اگر بر حالت خود ناصبوری — زشان بندگی یک لخت دوری

قصہ مناسب بحث

سنا ہو تم نے اس سارس کا احوال — ہوا تہا حرص کی کثرت سی پامال

کہین صحرا مین تہا اک چشمہ یم
رہا کرتا تہا سارس اسپہ سہیم

سحر سے شام تک کیڑا مکوڑا
وہ اس تالاب سے چک چک کے کہاتا

قضارا آگیا باشہ کہین سے
کبوتر تہے لب تالاب بیٹھے

پکڑ اس نے لیا آکر کبوتر
وہین پہر بیٹھکر کہایا سراسر

شکم سیری ہوئی جب اسکو حاصل
ہوا تب وہ ہوا کی سمت مائل

یہ حال باشہ جب سارس نے دیکھا
ہوئی دل مین ہوس کی آگ پیدا

ہوا نادم کہ مین اتنا بڑا ہون
سحر سے شام تک رہتا کہڑا ہون

ہزارون جی تلف کرتا ہون لیکن
شکم سیری نہین ہوتی ہے ممکن

یہ طائر ہے نہایت اہل ہمت
کہ پائے دم مین طعمہ سے فراغت

جہان مین اہل ہمت کو خوشی ہے
جو بے ہمت ہے اسکا خستہ جی ہے

کرون اب مین بہی آگے کو دہینگا
کہ کیڑونکے پکڑنے سے ہے دل تنگ

یہ مضمون دلمین جب سارس نے ٹہانا
اسی دم سے نہ کہایا آب و دانہ

پہر اس عرصہ مین اک جنت کبوتر
برای آب نوشی بیٹہا آکر

وہین سارس نے کی اک جست فورًا
ہوا دلدل مین وہ پابست فورًا

نکلنا ہوگیا دشوار وہان سے
کہا رو رو کے جور آسمان سے

کہ ہوتا حرص کا دامن جو کوتاہ
نہ جاتی جان شیرین آہ صد آہ

وہان دہوبی تہا اک مصروف شستشو
لیا دم مین پکڑ دہوبی نے اسکو

پہر اوسکو ذبح کرکے گہر کو لایا
کئی دن تک پکایا اور کہایا

نہین دنیا مین اہل حرص سرور
خوشی سے ہرگز بہی رہتے ہین وہ دور

پڑے سے پھرتے ہین در تدبیر ساماں — بہت بے عزت و خوار و پریشان

یہی ہے فکر اُن کو صبح اور شام — نہ یہ باقی رہے گو ننگ اور نام

مگر افراط ہو کچہ مال و زر مین — جہان کی نعمتین آجائین گہر مین

کسی پر آپڑی کوئی خرابے — کرے وہ التجا ہم سے شتابی

تو ہم دیکر کے اُسکو قرض اور دام — کرین اک آن مین پابستۂ دام

جو ہو کچہ پاس اُسکے چہین لین ہم — اور اک کوڑی تلک لی ہین لین ہم

ہوئے ہین حرص سے کم بخت مضطر — نہین کچہ گردش افلاک سے ڈر

کہ یہ رہتا ہے ہردم بر سر کین — نیا ہے اسکا دایم رسم و آئین

ہوئی جس وقت آکر موت ہمدوش — تو سب سامان دنیا ہی فراموش

بفکر مال و زر از صبح تا شام — کیا ہرگز نہ کچہ دنیا مین آرام

نشاط زندگی برباد کردی — جدا اپنے خانۂ صیاد کردی

جو پکڑا موت نے آکر کے داماں — نصیب وارثان ہو وہ ساماں

قلق ہی رہ گیا دل پر نہایت — فقط نفس کی کس سے شکایت

بقدر وسعت خود کام کرلے — پہر اُس کے بعد کچہ آرام کرلے

ہوے وافر جو قدر اشتہا سے — تو پہر تخمہ کا ڈر ہے اُس غذا سے

جسے ہم نے یہان زردار دیکہا — بچشم وارثان وہ خوار دیکہا

خدا کرتا ہے وہ ساماں برپا — ہو متفق خیال و وہم جس کا

رکہے انسان وقت موت کو یاد — سراسر حرص سے ہووے نہ ناشاد

کسی کو حرص را دامن بگیرد — حریصش دان کہ پیش از مرگ میرد

غزل مناسب بحث

مکان سمجھو ہو جسکو لامکان ہے | زمین جانو ہو جسکو آسمان ہے

کسی کے ہم ہین یا کوئی ہمارا | خیال خام اور جہوٹا گمان ہے

ہے کوئی عیش و عشرت سے ہم آغوش | کوئی پابند جور آسمان ہے

اوٹھا یا رخت جب دار فنا سے | تو پہر اک نشان بے نشان ہے

کوئی آتا ہے اور جاتا ہے کوئی | عجب دنیا سرای کاروان ہے

برنگ گل نہ پہول ای بلبل مست | بہار باغ پابند خزان ہے

نہ باندہو اسے اسد زانوی اشتر | جرس جنبان ہمارا ساربان ہے

حکایت پر ظرافت

قلم تقدیر کا جو چل گیا ہے | خطا تسلیم مین پوری خطا ہے

ہمارے اک شفیق با عنایت | یہ فرماتے ہین از روی ظرافت

کہ زوجہ حضرت آدم کی تہین تین | ہمین اس قول پر ہے دل سے تسکین

جو نام اول قبیلہ کا تہا حوا | نہ حوا بل حقیقت مین ہوا تہا

شکم سے انکے ہین انگریز یکسر | اسی سے پہرتے ہین وہ ہر دم ہوا پر

قبیلہ دوسری کا نام رجنی | ہین سب نواب و راجا نسل انکی

تہا بی بی تیسری کا نام بہشتو | کیا ہے حق نے پیدا انہی سے ہمکو

گہستی ہین جو ہے ہر دم زمین پر | بفکر انتظام رزق مضطر

جو اصلیت کا ہے اپنی یہ سامان | تو پکڑین کس طرح دولت کا دامان

اور ہونہ در فروتنی و انکسار

خدا کا خوف رکھو ہر وقت دلپر — تکبر سے بچا خاطر کو یکسر
تکبر سے ہے جسکا مغز ابتر — بھلا اوسکو کہاں اللہ کا ڈر
جب آخر کو اوسے پکڑے ہی اللہ — اثر دیتا نہین پھر نالہ و آہ
وہ اپنے فضل کو گر بیش لاوے — تو پھر بیشک مصیبت سے چھڑاوے
سنا ہو قصۂ نمرود و شداد — کرے ہے خلق کس ڈھب سے انہین یاد
فروتن باش و خوش گفتار خوکن — بآب بردباری ہا وضو کن
سواری سے ملے گر تم کو عزت — پیادہ کی طرف دیکھو بعبرت
پیادہ ہو جو تم مائل برفتار — اوسے دیکھو لئے جاتا ہے جو بار
جو ہو پر بار تم لازم ہے ہر دم — کہ معذوروں کا دیکھو حال پیہم
یہ جسکا ماجرا سے دل ہی کامل — خدا کے شکر کا بیشک ہی مائل
بڑی اللہ کی ہے یہ عنایت — کہ ہو شکر خدا کی دل کو رغبت
طریقہ ہے شرافت کا یہ اخلاق — کہ راضی جس سے ہے مخلوق و خلاق
رسول پاک احمد مجتبیٰ کو — شفیع المذنبین روز جزا کو
پسند خاطر اقدس تھا اخلاق — کہ ہے اس بات سے آگاہ آفاق
ذرا دل سے کرو اس بات پر غور — غریبون سے جو ہو اخلاق کا طور
نہو کچھ فرق رتبے مین تمہارے — رہین تم سے وہ سب خوشدل بچارے
ہر اک جا پر کرین تعریف جا کر — بہت دیکھا ہے ہم نے آزما کر
یہ دولت مفت تم کو ہاتھ آوے — گرہ سے ایک کوڑی تک نجاوے
مگر دشمن جو ابلیس لعین ہے — وہ ہر دم بر سر پرخاش و کین ہے

تکبر سے ہوں ہے اوب پہ لعنت　　اسی کی رہے ہے ہر انسان کو رغبت

کہ یعنی ہے مثل میری ہو کے مغرور　　رہے ہے یہ رحمت اللہ سے دور

وگرنہ ہر اک شے ہے اس سے آگاہ　　بہت ناخوش تکبر سے ہے اللہ

مگر جس وقت کچھ رتبہ عطا ہے　　دماغ اسکا نہ سر پر ٹہرا ہے

خدا بخشے اگر توقیر و رفعت　　غریبوں کی رہے ملحوظ عزت

تمہارے خلق سے خوش ہوں انسان　　کہو ان مین تمہارا کیا ہے نقصان

مکان پر گر کوئی ملنے کو آوے　　اور اُسکے بعد پھر وہ اُٹھ کے جاوے

نہ وہ جب تک مکان سے دور پہنچے　　کسی شے پر ہنسو مت قہقہے سے

اوسے سنکر کے ہوتی ہے ندامت　　کہے ہے دل سے با فرط ملالت

کہ شاید مجھ مین کچھ نقصان پایا　　جو ایسا قہقہہ مجھ پر اُڑایا

نہیں کرتے ہین یہ تہذیب ایسا　　جہالت کا ہے یہ رسم و طریقا

جو تھے ڈپٹی کلکٹر گنگا پرشاد　　مراد آباد تھا جب اُنسے دل شاد

ہر اک کو اُن سے تھی الفت محبت　　ادا ہوتا تھا رسم و راہ ملت

ہوئے جب جونپور کو وہاں سے تبدیل　　گئی مخلوق تا اسٹیشن ریل

فقط خوش طبعی اور خوش لسانی　　ہوئی عالم مین اس ثمرہ کی بانی

خوشا تاکبر از دل پاک خیزد　　بکام خلق نوش از خلق ریزد

در بیان مکر زنان ہند

اگر جن و پری عورت پہ آوے　　وہ بیٹھک لے کے اپنا سر ملاوے

ہوا جانو کہ اُس کا اور ہی ڈھنگ　　نہ اب باقی رہی کچھ نام اور ننگ

شراب شوق سے ہوکر کے مخمور
کرین ہین حور مین یہ فعل مسطور

نشاط عمرا و خوشبو کی کثرت
بڑہاتی ہے یہان تاکہ لکی رغبت

گذر جاتی ہین وہ آپے سے فی الحال
ریاض عقل ہو جاتا ہے پامال

پڑے جب کانمین نغمہ کی آواز
تو سر جنبش سے پہر کیونکر رہے باز

ہوا کرتے ہین شوہر انکے نادان
بلائی الفت زوجہ سے بیجان

نہین اتنا سمجہتے ہین وہ زنہار
کہ ہے یہ بجیبا مکار و غدار

جو ہے مخلوق اولاد ابو السجان
مجسم ہین جہانمین مثل انسان

کلام حق سے ہے ہمکو یہ تحقیق
کرے ہے صورۂ جن اسکی تصدیق

ملا ہے تبۂ تستیر و تظہیر
بحکم خالق با عز و توقیر

بہ نزد عاقلان عقل بیدار
حلول جسم اندر جسم دشوار

بحکم آنکہ قول فلسفی ہسم
بانکار خلا صادر ہے پیہم

ذرا دل مین کرے یہ فکر انسان
کہ ہین جتنی زنان انگلستان

نہایت خوبصورت اور حسین ہین
لطافت مین وہ لعبت ہای چین ہین

جزائر دشت اور کوہ و بیابان
ہے ان کا مولد و مسکن ہی ہر آن

کسی سے بہی کبہی ایسا سنا ہے
پری جن کا خلل ان کو ہوا ہے

تو اب کیہ نا پسند عقل ٹہیرا
چڑیلون کو پری نے آ کے گہیرا

کوئی اسمین کیا کرتا ہے تقریر
کہ وہان بالغ ہے اسکا لحم خنزیر

بہت اقوام ہندی ہین سراسر
کہ وہ اس لحم کو کہاتی ہین اکثر

جو ان کی عورتین ہوتی ہین چالاک
وہ اکثر علت جن سے نہین پاک

اور اسیر اور اک حجت عیان ہے
کہ اس جا پہ وہ محتاج بیان ہے

ہمیشہ ہمنے یہ دیکھا سنا ہے
پری جن جنکے اوپر چڑھا ہے

کلام پر غضب اُس کا مخاطب
کیا کرتے ہین ظاہر قول راکب

سمجھتے ہین وہ اپنے دل مین لاریب
زبان آدمی پہ نطق آسیب

تو اسپراں تعجب ہے ہمین اور
ذرا تم لیجیو اس بات پر غور

کہ ہو تم معتقد اس کے سراسر
جو ہین مذہب لیث استقلال اصغر

انہین اکثر ستاتے ہین پریزاد
کرو ہو عاملون سے اُنکی فریاد

اگر قادر ہے جن نطق و بیان پر
اثر ہے کہ جن نہین انکی زبان پر

اگر ناطق ہو جن اُنکی زبان سے
تو ہون ہم منفعل اپنے گمان سے

کہ اُنکو نطق کی قدرت کہان تھی
محیط ہر سمعات سب انسانی

اگر یہ ماجرا ایسا نہین ہے
شتابی جوش ہمدوش یقین ہے

یہ ہے بیشک سراسر مکر او ریو
کہان جن و پری آسیب او دیو

دماغی عارضہ ہوتے ہین اکثر
کہ اُس سے عقل ہو جاتی ہے ابتر

مگر لازم ہے بیماری کی تقدیم
وگرنہ ہے وہ خالص مکر تسلیم

زمانہ کا جو کچھ رنج و عنا ہے
حقیقت مین وہ آسیب بلا ہے

جہان تک ہو سکے تدبیر کرلے
پھر آخر تکیہ پر تقدیر کرلے

اب آگے عاملون کے حال سن لو
بعین امتحان ثابت ہے ہم کو

کہ ہین اکثر لسانت ہین وہ کامل
جو اپنے آپ کو کہتے ہین عامل

معیشت کا نکالا ہے طریقا
معیشت ہی تو اُس سے چاہی کیا

خلل آسیب کا مبتلا ہے ہر دم — کریں ہیں مبتلائے فکر اور غم
کریں ہیں خلق پر ظاہر یہ دن رات — مطیع حکم ہیں سب اپنے جنات
پڑا ہے ہم نے دریاؤں پہ جا کر — عمل جن و پری دیوؤں کا اکثر
ہوا ہے اب شہرہ اس کا یہاں تک — کہ ہیں آسیب دنیا میں جہاں تک
پکڑ کر سب کو بند کر دیتے ہیں انہیں ہم — فتیلہ سے جلا دیتے ہیں در دم
پڑھیں جس وقت ہم منتر وضو سے — مریں ستر چڑیلیں ایک چھو سے
نفاق و حب کے تعویذ آیت لکھ کر — کریں حاصل خلائق سے بہت زر
عقیمہ عورتوں کو دیکے فال — کریں تولید کے گنڈے سے خوشحال
سمجھے اسپر عقیدت ہی نہ زنہار — مخاطب اپنی رغبت کا ہے مختار
جسے سمجھے ہیں آسیب و بلا ہم — نہیں ہرگز وہ کوئی شے مجسم
جہاں کی ہیں جو تکلیفیں سراسر — وہ آسیب و بلا سمجھو مقرر
تدارک اس کا نزد اہل توفیق — ہوا دو طرح سے ثابت بتحقیق
بصدق دل کرے ورد عبادت — کہ فضل حق کرے زائل وہ علت
اور اپنے مال سے صدقہ نکالے — بلائے سخت کو اک دم میں ٹالے
پھر اسکے بعد ظاہر کی تدبیر — کہ ہو رد بلا از روئے تقدیر
وہ ہے جو مادہ علت کا اسباب — کرے زائل اوسے لیکر کے جلاب
جو ہو فضل خدا سے چارہ سازی — نہ تکلیفوں کو ہو پھر سرفرازی
ہوا ہوں عاملوں سے میں یہ سائل — موکل ہیں نہایت تم سے مائل
دکھا دو تم ہمیں اپنی تو تاثیر — کہ ہم کچھ فضل [illegible] ہیں اکسیر

سو وہ آنکہ ہمارے پاس آوے
و یا سوئی فلک اک دم مین جاوے

و یا شاخ شجر جنبش مین آجاے
و یا حقہ مین پانی گڑگڑا جائے

کسی نے بہی کیا اسکو نہ مقبول
بجا یا ہی کو با تقریر مجہول

جب ایسا کام بے پائی نہ انجام
جسے کرتا ہو انسان صبح اور شام

نہ انسان بلکہ حیوان معلم
بجا لاتا ہے یہ خدمات ہر دم

جب ان کامون سے بہی جہگڑا کیا
زبان کی نوک سے سو کہا آتا وین

کہو پہر ہم کو کس صورت یقین ہو
کر حل مشکلات آتا ہے ان کو

کرین گر شعبدہ کوئی نمودار
تو بازی گر کیا کرتے ہین اظہار

اونہون نے پہر کہی یہ بات ہم سے
مرض جانو کے مین ہم نقش لکہتے

تو پہر آن سے کہا ہو کر کے مجبور
کہ ہے گر آپ کا یہ حد مقدور

مرض جانے کی اب کچہ کیجے ...
کرتا ہے اعتقادی اپنی ہو رد

پگرنہ اس جہان کے جملہ حالات
رہتے ہین ہمیشہ حسب عادات

لگے کہنے بعین چشم پوشی
جواب جاہلان باشد خموشی

شہیدون کو کوئی کرتی ہو بدنام
بہلا ان سے کہین ہوتا ہی یہ کام

انہین حاصل ہے فضل حق سے جنت
عطا ہے حور اور غلمان کی صحبت

حکایت مناسب بحث

سنا مین نے کہ کوئی زادہ شاہ
چلا سسرال سے بی بی تہی ہمراہ

کسی جا پر ہوا تہا اسکا خیما
بیہودون کا وہان اک مقبرہ تہا

تہا اُن کے خاندان کا رسم و دستور ۔ جو مرتا تہا کوئی وہان مرد و مستور
نہلا کر اور کفن اوسکو پہنا کر ۔ وہ رکہتے تہے سب مرقد پہ لا کر
گذر جاتی تہی جب اک رات اُسپر ۔ تب اوسکو دفن کرتی تہی وہ آکر
قضارا وہان موئی تہی ایک زن پیر ۔ وہی اوسکے لئے برپا تہی تدبیر
جنازہ قبر پر لا کر رکہا تہا ۔ کرین تا دفن اُسکو روز فردا
جو سامان رات کا وہان پیش آیا ۔ تو مے نوشی سے سب نے دل لگایا
یہانتک آب آتش کو کیا نوش ۔ حرارت سے اُٹہا خاطر مین اک جوش
گئی تہی رات کچہ زائد گذر کر ۔ ہوئے پر نوم سب مردان لشکر
یکایک اپنے خیمہ سے وہ نکلا ۔ بسوئے خیمۂ بانو روان تہا
جو متوالی نے متوالا بنایا ۔ نہ خیمہ کی طرف کو راہ پایا
نہ پایا خیمۂ بانو کا جو راہ ۔ جنازہ پر عجوزہ کے گیا شاہ
وہ بیہوشی سے بانو اُسکو سمجہا ۔ کئے سب اختلاطی طور برپا
کسی ایسے مرض سے وہ مری تہی ۔ کہ جس سے وارثون کا تنگ تہا جی
تمامی شب رہا جاری یہی طور ۔ نشہ سے تہی نہ اصلیت پہ کچہ غور
چو شد خور ساغر غسالہ درپیش ۔ حواس رفتہ آمد بر در خویش
کہی تہا کاش جان تن سے نکل جاتے ۔ کہ اس غیرت سے خاطر مخلصی پائے
سب اپنا غسل سے تن چہیل ڈالا ۔ مگر خاطر نے نفرت کو نہ ٹالا
رہا پابند جب تک زندگی کا ۔ سر اُسکا شرم و غیرت سے نگون تہا

نتیجہ

سو یہ اہل حقیقت کا بیان ہے / سمجھ زمردہ دنیا بے گمان ہے

جو ہین ہم نشۂ غفلت سے مدہوش / اودسے باتو سمجھ رہتی ہین ہمدوش

بہشتی نعمتین جب پیش آوین / اگر دنیا کا اوس دم دہیان لاوین

ہو نفرت سے پریشان دل کا احوال / سنا ہوگا کہ پور شاہ کا حال

شہیدون کو ہوئی حاصل جو جنت / او نہین پہر کب ہوا سے جیفہ کی رغبت

ہے اوسکی عقل پر افسوس برپا / کہ ہے تسلیم جسکو قول ایسا

کہ اس تمبہ کا جو چلہ مین سنہ ہے / سو یہ بیشک شہیدونکا اثر ہے

مرا از امتحان آمد چو در پیش / ادا کردم ز نوک خامۂ خویش

مگر تا ہسم بحد فکر کامل / تہی دانم نہ عالم را نہ عامل

خدا کے نام مین کامل اثر ہے / سو اوس کا کوئی عامل ہی نہین ہے

ہمی گویم مخاطب را باصرار / کہ کم باشد بعالم مرد این کار

بہ تمہیدات صدہم امتحان کن / دران پس ہر چہ پیش آید ہمان کن

نہ سمجھے دستکاری کو عزیمت / مشبہ اوس کے عامل ہین بکثرت

ہوے جب جن مطیع حکم عامل / تو کیون انسان کی ہوسہ پر رکہا دل

جو الفاظ عزیمت لب پہ لاوین / جہان کی دولتین دم مین منگاوین

ہمیشہ عالمون سی ہے یہ مذکور / کہ جنون کو دفینون پر ہی مقدور

مطیع حکم تو چون دیو زاد است / چرا بہ خوان انسان دل نہاد است

کسی کو بہر رزق ہر سو شتابد / چنان دیو پری در شیشہ آرد

در صفت کارہائیکہ از دست بر آید

جو اپنے ہاتھ سے تم کام کر لو
اوسی کو دل میں پورا کام سمجھو

نظر کے روبرو ہو جس کا انجام
بہ نزد عاقلان نصفی ہے وہ کام

جو غیبت میں سپرد نوکران ہے
وہ ڈوبا کام نزد عاقلان ہے

اب اس پر معترض ہیں اہل تقریر
کہ ہیں عالم میں جو ارباب توقیر

ہم ان کا حال دیکھیں سراسر
مدار کار رہتے سب نوکروں پر

کروں ہوں قول کو میں انکی تسلیم
مگر اتنا نہیں کرتے وہ تعمیم

جنہیں اللہ نے دی ہی حکومت
تسلسل نوکروں کا اور فراغت

ہے نگران ایک کے احوال کا ایک
کمر بستہ با ثبات بد و نیک

کبھی پھر کس طرح بگڑے کوئی کام
نہ پاوے کس طرح ہر کام انجام

مگر اس پر بھی کرتے ہیں اگر غور
نظر آتا ہے نقصان کا بہت خوف

امارت میں نہیں ہوتا ہی مفہوم
امیروں [illegible]

پر اسکے عکس میں ارباب انگلنڈ
بدل مصروف کار [illegible]

سول اور فوج کے جتنے ہیں ارکان
کریں ہیں کام اپنا بادل و جان

نہ کچھ آرام خاطر پر نظر ہے
نہ کچھ نقصان جسمی کا خطر ہے

خدا جس قوم کو کرتا ہے ممتاز
وہ ہوتے ہیں سعادت سے سرافراز

اسی باعث سے حق نے دی ہے عزت
عطا کی ہے فراغت اور حکومت

جو ہندی ہیں حکومت سے سرافراز
ہیں اکثر انکمیں اس عادت سے [illegible]

اگر ہووے کوئی سستی سے مدہوش
تو کب تنبیہ سے افسروں کی خاموش

مگر ہمکو تو کثرت پر نظر ہے
تو کب حجت بجا مختصر ہے

سعادت ہر گز نبخشد ن اوند | باطوار صداقت ہست دلبند

در مذمت بے علمی

جو ہو دنیا مین خواہان شرافت | کرے وہ علم کی تحصیل دولت
بڑہے ہے علم سے توقیر انسان | وگرنہ ہے فقط یہ گاؤ دہقان
اگر اقبال بہی یاور نہووے | کمینہ بن کبہی یاور نہووے
کرے یہ جس جگہہ پر درفشانی | توہر اک اسکو جانے خاندانی
اگر انسان سے یہ بن نہ آوے | شرافت سے پہر اپنا دل اٹہاوے
رذیلون کے کرے سب معمول | باظہار شرافت ہو مشغول
ہماری قوم کے انسان اکثر | مطابق ہین بحال مرغ اشتر
کہین اس سے کہ تم بہی بوجہ لادین | تو کہتا ہے کہ نے مرغ ہو نہین
اگر اس سے کہین اڑ کہول کر پر | تو کہتا ہے کہ بیشک ہون نہین اشتر
اسی طرح ہے ان لوگون کا احوال | کہ جو ان سے کہا جاتا ہے فی الحال
کہ تم اہل قلم ہو کر کے بیٹہو | تو کہتے ہین نہین آتا یہ ہمکو
اگر کہیے کرو محنت مشقت | تو کہتے ہین کہ بگڑی ہے شرافت
غرض ہر روز اب فاقہ کشی ہے | نہایت تنگدستی مفلسی ہے
لیاقت کا تو کچہ سامان نہین ہے | شرافت اپنی ہر دم دلنشین ہے
جو اچہانا کسی مجلس مین جاوین | بصدر بزم تمکین پیش لاوین
وگر تعظیم مین ہووے تغافل | تو لڑنے بہڑنے مین پہر کیا ہے تامل
شریفون کو ہے لازم دل نہادے | بمضمون کلام پاک سعدی

بزرگی علم سے حاصل نہووے
مقام صدر کا قابل نہووے

بزرگی تا بدست آرو نہ انسان
نہ ورزد تکیہ بر جائی بزرگان

در مذمت فعل ظرافت

بہت مذموم ہے فعل ظرافت
کہ اکثر اس سے ہوتی ہے ندامت

جو رکہتا ہے مزاح و طیب پرو ہیان
وہ آخر منفعل ہوتا ہے انسان

ہوا کرتا ہے اسمین رنج برپا
بہت دیکھا ہے ہمنے حال ایسا

اگر ہو اپنا کوی یار ہمسر
انیس الطبع تب بہین برابر

کہے اس سے کلام زو معانی
کہ ہو جسمین لطافت کی نشانی

اسے سمجھو ذکاوت کا نتیجہ
نہین کہتے ہین اہل عقل بیجا

و یا اہل امارت کا ہے دستور
کرین ہین مسخرو نسے دل کہسوز

چو خاطر بر نمیداری ازین کار
دل خود از و فا رو و فر بردار

در صفت بنای عمارت

عمارت کی اگر ہووے ضرورت
تو سب ٹہیکہ مین بنوا دو عمارت

مگر وہ کام سب پیش نظر ہو
کہ تا اسکی خرابی کا نہ ڈر ہو

جہان تک ہین جہانین راج مزدور
خدا کی خوف سی رہتی ہین سب دور

ہوا جب انکا روزینہ مقرر
تمہارا گھر اب آن کا ہو گیا گھر

کرین پورا انکا حق و ہانتک
اثر کوڑی کا ہو گہر مین جہانتک

سحر گذری چڑہا جب ان گہڑی چار
تو آئے کام پر ہو کر کے تیار

لگی ہے دوپہر مین دو گہڑی کی
کہ پہینکی ہاتہ سے کرنی لبسولی

بجے جب تین گھنٹہ دوپہر پر ۔ ہوئے اُس وقت وہ موجود آکر
کچہ عرصہ پاڑبندی مین گنوایا ۔ کیا قائم پہڑ کو کوشش سے سایا
تمازت سے ہوا تہا خشک گارا ۔ اُسے پہر ڈال کر پانی سنوارا
بہت اس کام مین کچہ وقت گذرے ۔ پہر آخر کام کرنے کو وہ بیٹھے
کری کچہ انتخاب خشت مین دیر ۔ کچہ عرصہ اُسکے گھڑنے مین کیا تیر
کبہی آثار پر رکہی اونہانے ۔ پہر آخر ایک مدت مین لگائی
سنو تعداد ضربات بسولی ۔ بچشم خود کری ہے مین نے گنتی
نہین لگتی ہین سو اسی سے کمتر ۔ تجاوز اس سے ہو جاتا ہی اکثر
کبہی ایسی بسولی آپ ماری ۔ کہ ٹکڑے ہوگئی وہ خشت ساری
ہوا کچہ کام کا مطلق نہ انجام ۔ کہ اتنے مین چہپا سورج ہوئی شام
جو استرکاریون کا کام آیا ۔ اونہون نے ڈہول ہوسل ہی بجایا
تقاضہ کا گیا سب جی سے جنجال ۔ نہ اب باقی رہی کچہ جانچ پرتال
پٹاپٹ سے لگین بجنے گٹین خوب ۔ کہ بجو باد سے کو ہون وہ مرغوب
جہان خشکی پہ آیا کر لیا تر ۔ نہین ہے اسکی اب کچہ حد مقرر
کرو تم صبر کے بستر پہ آرام ۔ کہ اب ہوتا بجہانے کا نہین کام
بخاطر اذرہ انصاف بگشود ۔ کسے خواہد نہ باب رزق مسدود
موافق ہوگئی تم سے طبیعت ۔ اونہا مین کس لئے اب بیخ فرقت

در فوائد ستہ چیز نزد خود داشتن

بگوش دل سنین سب اہل تمیز ۔ رہین ہر وقت اپنے پاس چیز

موافق قدر کی ہیسہ وکوڑی
اور اپنی ہاتھہ مین مضبوط لکڑی

اور اک چاقو ہے زیب کمر بند
روا ہوتی ہین اس سے حاجتین چند

ہے ہمکو تجربہ اسکا نہایت
ہوئی ہے ہو کہہ کی جنگل مین شدت

ہوا پیسہ تو کی حاجت روائی
وگرنہ وہان بڑی تکلیف پائی

ہمین ہے صید بازی کی جو رغبت
ہوئی ہے بارہا ایسی ضرورت

اگر کچھ صید بھاری آگیا ہاتھہ
اور اپنی باربرداری نہین ساتھہ

ہوا موجود وہان پیسے ضرور
مصیبت بوجہہ کی تن سی ہوئی دور

طبیعت مین ہوا کچھ حرج طاری
تو پیسے ہی فورا سواری

ضرورت کی اگر کچھ چیز دیکھی
جو پیسہ پاس ہے فورًا خریدی

سوا اسکے بہت حاجت برآری
ہوا کرتی ہے پیسے تمہاری

سنو اب چوبدستی کے فوائد
ہے اُس سے ہر کوئی آگاہ شاید

تغافل سے نہین ہوتے ہین جاہل
بچا ہوتا ہے اُس سی حرج کامل

اگر ہے ہاتھہ مین لکڑی تو بیشک
بچو تم لغزش پا سے یکایک

اندہیری رات مین گر ہو قدم سنجر
تو ناہمواری رہ سے نہین رنج

آشنا آپ سے گر پیش آوے
تو اندازہ سے دل تسکین پاوے

اگر لاٹھی ہو زیب دست انسان
ہے موذی جانور سے امن ہر آن

غرض لاٹھی کا رکھنا ہی بہت خوب
ہوا کرتے ہین اکثر کام اسلوب

سنو اب خوبیان چاقو کی بارے
وہ اکثر تجربہ مین ہے ہمارے

بہت چیزون کو ہے کاٹ تراشے
تصرف مین نہین انسان لاتے

اگر چاقو ہے اپنے پاس موجود ۔۔۔ تو لا سکتے ہیں اُسکو کام میں دو
کبھی ایسی ضرورت پیش آوے ۔۔۔ کہ بلی سے کوئی مرغی چھڑاوے
نہیں ہوتی ہے اتنی تاب بیشک ۔۔۔ رہے زندہ وہ چاقو وا گلے تک
اگر چاقو ہے اپنے پاس فی الحال ۔۔۔ نہو ضائع کبھی زنہار وہ مال
اگر تحریر کا کچھ کام آوے ۔۔۔ قلم اُس دم یکایک ٹوٹ جاوے
نہو چاقو اگر موجود اُس جا ۔۔۔ تو بے چاقو کرے تدبیر اب کیا
اگر دشمن کوئی ہووے گلوگیر ۔۔۔ تو ڈالو اُس کا چاقو سے شکم چیر
جو دلیکتا ہے چاقو اُس جگہ کام ۔۔۔ کسی ہتیار سے پاوے نہ انجام
زرِ دی دل نقاب سے ہو بردار ۔۔۔ مشو غافل ازین سہ چیز زنہار

حکایت مناسب بحث

میں تہا رہلو سے اکدن ایک راہ ۔۔۔ پڑا لازم عبور آب ناگاہ
وہاں پانی میں تہی دلدل سراسر ۔۔۔ گرا نرگاؤ اُس دلدل میں پہنسکر
ہوا پر پیچ کچھ ایسا گلوبند ۔۔۔ کُھلا ہرگز نہ کی تدبیر ہر چند
گلا گہٹ کر ہوا وہ حال اُس کا ۔۔۔ کہ اب رکہتا ہے بر راہ عدم پا
جو چاقو کا یکایک آگیا دہیان ۔۔۔ گلوبند اُس کا ڈالا کاٹ اُس آن
جو پہانسی کا ہوا صدمہ سب دور ۔۔۔ تو دلدل سے نکل آیا وہ رنجور
یقین ہست آن کہ گر چاقو نبودے ۔۔۔ پلنگ موت جانش را ربودی

در فوائد خوف از ربا

اب اسکے بعد لازم ہی کہ انسان ۔۔۔ چھری سے بچاوے بیشتر جان

مگر جب بن نہ آوے آخر کار — تو مجبوری کو جاوے سوئی دربار

اگر نقصان بہی ہو جاوے تمہارا — کرو مت استغاثہ کو گوارا

ہوا ہے امتحان سے ہمکو حاصل — کہ جہگڑے کی طرف جسنے کیا دل

بہ تفتیش نظائر اور قوانین — اسیر غم ہوا تا وقت لیسین

مرض خارش کا جسدم پیش آیا — بڑہی خارش مسے جون جون کہجایا

اگر جہیڑے کوئی بیٹھے بٹہائے — تو پہر بنتی نہیں ہے وہانکو جائے

کبہی ہوتا ہے ایسا بے قرینہ — کہ ٹوٹے آبرو کا آبگینہ

صداقت سے اگر ہو کر کو دمسانہ — بہ مجبوری کرے یہ طور آغاز

تو پہر اسکو نہایت امتحان ہے — کہ حامی اسکا رب دو جہان ہے

کرے بہ لحظ پہر کچہ فکر ایسی — نہ آگے کو بڑہے بنیاد اسکی

نہووین نفس کے تا ہو ناچار — کہ ہووے فتنۂ خوابیدہ بیدار

پہر اسکی حق کرے ہے چارہ سازی — بعین رحم و شان بی نیازی

ہر آن کو از جفا گردیدہ ناچار — بفکر داد رو آرد بہ دربار

خوشی را رشتہ از خاطر گسستہ — ز نار جور و دشمن دل برشتہ

ز عدل حاکمان عدل پرور — ازان آتش کشد کبریت احمر

در فوائد سحر خیزی

سحر خیزی ہے انسان کی سعادت — رکہے دایم سحر خیزی کی عادت

سحر خیزی ہے از بس نکہت انگیز — سبہی خوشحال ہوتے ہیں سحر خیز

بحال طائران کیجے ذرا غور — سحر یاد خدا کرتے ہیں کس طور

کرے گر آدمی ہو کر نہ ایسا
تو کیا رتبہ ہے پھر انسانیت کا

سحر اوٹھکر کرو حق کی عبادت
کہ تا اللہ کی تمپر ہو رحمت

سحر ہے حاصل اوقات و ثمرات
ہے بفضل حق پذیرائی مناجات

بیان اس وقت کی خوبی کرون کیا
اجابت کے لئے مخصوص ٹھہرا

جو ہو حاصل بفضل حق خور و پوش
تو ہو کر شادمانی سے ہم آغوش

قدم سنجی کرے وقت سحر خوب
ہوا اُس وقت کی ہوتی ہے مرغوب

سکون خواب کی حالت مین دائم
ہون اخلاط ردی معدہ مین قائم

وہ چلنے سے ہوا کرتے ہین تحلیل
سحر کے وقت ہو پھرنے مین تعجیل

پئے پھر بعد اُسکے چاء کا جام
کہ ہووے جذب اُس سے بلغم خام

وگرنہ ہو تجراد سمیت پیدا
نہین ہے اُس کا پھر انجام اچھا

امیر بہت ہین اسکے نہ عامل
ہمیشہ مائل آرام ہے دل

مرض سے ایک دم خالی نہین ہین
ردی اخلاط مار آستین ہین

نہ لازم ہے کبھی کھانے سے نفرت
کہ کچھ اسمین ہی اک بوئی نکہت

وہی کھاؤ جو ہو تم کو میسر
نہو ہرگز حریص لقمۂ تر

حریص لقمۂ تر خوار دیکھے
غم دنیا سے ہر دم زار دیکھے

زبان تک ہو ہے تمیز لطافت
و زبان پس چہ لطافت چہ کثافت

شکم سیری کا ہو انسان طالب
ضرورت کو رکھے رغبت پہ غالب

غذائی خوش ملے گر بے تکلف
تو کھانے مین نہین اُسکے تاسف

وگر تکلیف سے وہ ہاتھ آوے
تو بالتخصص اُس سے دل اُٹھاوے

چو پیش آوے بقولات وا بازیر | کبہی کہانے مین ہو اُسکے نہ تاخیر

چو شد بر سفرہای دیگران دل | ازان بہ تا خورہ آن قلب را گل

چونان خشک افطار سیام ست | نمک از خانہ ات نعم الادام ست

در خوبی شغل مسواک

نہایت خوش اثر ہی شغل مسواک | کہ ہون دندان انسان قلع سے پاک

اثر بلغم کا ہو خارج وہان سے | مشبہ ہونہ تن شکل کمان سے

نہو نزلہ سے گاہے درد سر مین | بوڑہاپے تک رہی قوت بصر مین

نہ ہرگز درد لثہ پیش آوے | بن دندان کبہی جنبش نہ پاوی

دہن سے بوئی خوش ہووی نمودار | نہووے کوئی سرگوشی سے بیزار

طبیعت مین ذہانت ہو نمایان | تکلم مین طلاقت ہو نمایان

صفائی حاصل کام ودہان ہو | بثورات دہن سے بہی امان ہو

اگر کام ودہن را پاک داری | کے از طنز مخاطب باک داری

در مذمت صحبت گدایان

گداؤن سے بہت ملنا نہین خوب | کہ کار دنیوی جاتا ہی سب ڈوب

وہ جسکو مائل آرام پاوین | تو اپنی حال کی رغبت دلاوین

اگر سوچے کوسی از روی انصاف | تو ہے یہ بات میری روشن وصاف

کہ ہے زردار کی پوری عبادت | ہی اُسکو فقر وفاقہ سی فراغت

جو کوئی اس سخن پر معترض ہے | جدال ست شیراز دیکہے

گداؤن سے جو کی ہے زرنے نفرت | وہ زرداروں سی رکہتی ہین خصومت

مگر جس وقت ہووے بہوک غالب
تو زر داروں سے آ ہووے میں طالب

ہمیشہ اُن کا مضمون حداہی
اُٹھانا دل کا دنیا سے بہلا ہے

کبہو جو دل کو دنیا سے اُٹھاوے
تو زر کس طرح اُسکے ہاتھ آوے

پہر اُن کے رزق کا سامان ہو کیونکر
پڑے بہوکے پہرین با دیدۂ تر

تمہاری طرح اگمین خلق مین بہیک
کہان پہر عزت و ایمان ہے ٹہیک

یہی مضمون خاطر مین جماؤ
کہ اُنکی صحبتوں سے دل اُٹہاو

دیا ہے گر تمہیں خالق نے مقدور
اُنہیں روٹی کہلاؤ اور رہو دور

شریعت کا نہایت صاف ہے راہ
کہ جس سے بہتری راضی ہے اللہ

صداقت سے کرو فکر معیشت
کہ آوے ہاتھ مین دامان عزت

گداؤں کو بہی تم سے التجا ہو
محمد شاد اور راضی خدا ہو

ہین اس پر متفق ہندو مسلمان
سو اُن کے ہے اک مذہب کے انسان

کہ ہے خیرات اک پوری عبادت
جسے اس کام کی ہوتی ہے رغبت

تو اُس کا اجر بہت بڑا ہے
کسی کو اسپہ کب حجت بجا ہے

اگر آسودگی ہووے نہ حاصل
ہو کس طرح سے دل دینے کا مائل

چہتاری کی ریاست پر کرو غور
کہ وہان خیرات کا جاری ہے کیا طور

سراسر ہے یہ دولت کا نتیجا
اور اہل زر کی ہمت کا نتیجا

نشان ہووے اگر آسودگی کا
پڑہے اولاد علم دین و دنیا

میسر ہو نہ گر نان شبینہ
پسر کی تربیت کا کیا قرینہ

ہوئی عمر پسر جب دس برس کی
تو غربت کے سبب یہ بات سوچی

کہ یہ ہو جاے دو آنہ کا نوکر — دیا ہو وے کسی جا اینٹ پتھر
اگرچہ ہم نہین دنیا مین مسرور — مگر اُسکی تو ہو تکلیف کچھ دور
جو ہین ہم عشق مین خالق کے سرشار — ہمارے واسطے جنت ہے تیار
یہی بیٹے کو ہے ہردم نصیحت — اُٹھاؤ مفلسی کی دلپہ آفت
تمہارے واسطے جنت بپا ہے — امیرون کے لئے دوزخ بنا ہے
رہا محروم بس علم و ہنر سے — سبیل رزق سے او سیم و زر سے
بس اب کشتی شرافت کی گئی ڈوب — نبی تہے باپ انکے حق کے محبوب
اُسی کے حال پر ہو حق کی رحمت — جو ہے یہان جادہ پیمای شریعت
زن و فرزند کی الفت محبت — رضای حق ہے او عین طریقت
گدا کیسا ہی تم سے ملتجی ہو — کبہی گہر اُسکے تم کہانا نہ کہاؤ
وہ ہے خیرات کا ٹکڑا سراسر — کرے بیشک غنی کے دل کو ابتر
ہمارے اک عزیز الطبع ہمسر — ظرافت سے یہ فرماتے تہے اکثر
گدا کو تم کبہی کوڑی نہ دینا — ہے عکس رای خالق یہ قرینا
فراغت اُسکی ہوتی حق کو منظور — تو کیا اُسکو نہ تہا دینے کا مقدور
جو ہے منظور حق اُسکی فلاکت — خدا جانے کہ کیا ہے اسمین حکمت
خلاف حکمت حق تم کرو کام — تو حق کی نارضامندی ہے انجام
یہانتک ہو چکی تقریر اُن کی — اب آگے گفتگو یہ ہے ہماری
ہنسی کی بات پر مت دل لگاؤ — نبی کے حکم پر خاطر جماؤ
[illegible] — [illegible]

مگر اتنا تو ہو خاطر کو منظور
نہ دو پیسہ کسی کو غیر معذور

کہ تا انسان اٹھاویں بہیک سی دل
کمائی کی طرف رغبت ہو کامل

صداقت راستی ہووی جو مطلوب
ہو انگریزوں کی صحبت دل سی مرغوب

اگر درکار ہو زر کی حفاظت
تو بنیون سے بڑہاوی ربط ملت

وفاداری کا گر طالب ہو انسان
ملے وہ ٹہاکرون سے بادل وجان

اگر ہو عیش اور اصراف منظور
تو ہم لوگون کی صحبت سی نہو دور

علی التخصیص ہو ایسو نسے ملت
کہ جنکے باپ نے بخشی ہو دولت

جو ہو ایمان کا استحکام درکار
تو ہو علمائی دینی سے سروکار

جو بے تکلیف کے طالب ہو زر کا
کرے منظور پیرے کا طریقا

اور اوسکے بعد کچہ فن طبابت
مؤثر ہے پئے دفع فلاکت

اگر منظور ہو عزت کی توقیر
یہ ہے حکام کی صحبت مین تاثیر

معاذ الله حیا سے ہو اگر دور
گدائی ہو گوارا غیر معذور

بروازکار ما کارے بدست آر
زعسرت تا نمی باشی دل افگار

جو دستت زیر دست دیگرانست
بسجا ہے او فتادن بہ از انست

دگر باشد زحقت خواستگاری
ازآن ہرگز نباشد شرمساری

در فوائد غیبت نیوشی

کسی کو یہ خبر آکر کوئی دے
کہ کی ہے آپ کی غیبت کسی نے

اگر کچہ عقل پر قادر ہو انسان
ملالت سے نہو خاطر پریشان

یہانتک اسکو خاطر مٹاوے
شکایت ہی کبہی لب تک نہ لاوے

جو ہین دنیا مین اہل رعب و عزت — برائی انکی کرتے ہین بغیبت
سمجھتے ہین ذلیل و خوار جنکو — سوا انکو گالیان دیتے ہین بررو
ثواب حاصل ہی جنکو عقل غالب — ہین اپنے نفس کی غیبت کو طالب
بفکر آن کہ نقصان طبیعت — یقین دل شود از روی غیبت
وزان پس دررہ اصلاح پوید — کہ تا کس پیش ازین عیبش نگوید
اور احیاناً بروی اہل غیبت — ادا ہو جاے گر اسکی شکایت
مخاطب گر کری غیبت سی انکار — کرے اسکی صداقت پر نہ اصرار
کہ ہو اس قول کا شاید وہ مقبل — کہو پہر کیا ہو تمکو اسکا حاصل
ہوئی گر فرط نامردی سی خاموش — رہی خاطر ملالت سے ہم آغوش
وگر غصہ مین آکچہ کرد کہا یا — تو پہر سر پر ہے تلوارونکا سایا
ہر اک عاقل کو ہے یہ بات مفہوم — جسے کرتے ہین ہم آگی کو منظوم
نہین کوئی بجز ذات خداوند — نہ ہووے عیب اور نقصان کا پابند
ویا یہ انبیاؤن کا تہا رتبا — نہ تہا انمین کبہی نقصان کا کہٹکا
بہلا پہر ہے جو کوئی آدمی زاد — وہ ہو سکتا ہی کب نقصان سی آزاد
جو ہین خلقی قرینہ دل سی مائل — امارت سی نہین ہوتی ہین زائل
مگر جو آدمی ہین اہل دولت — خوشامد سے انہین ہوتی ہی رغبت
جو ہین ان کے جلیس بزم انسان — زروی مصلحت ہر وقت وہ ہر آن
خوشامد کی طرف رہتی ہین مائل — کہ تا عزت نہووی اپنی زائل
ذرا اتنا تو سوچے آدمی زاد — ہے میری سہو اور نسیان سی بنیاد

اگر تقدیر سے توقیر پائی
تو گویا ہر نقص سے پائی رہائی

تو اب اس ناقل غیبت سے فی الحال
عیاں ہو اپنے کچھ نقصان کا حال

عبث ہے مبدء غیبت کی تصدیق
کہ شاید مصلحت سے ہو وہ تفریق

عجب دارم کہ از دولت حکومت
رود از طبع نقص آدمیت

بدریای تردد باش غواص
چرا عیبت نگوید اہل اخلاص

در فوائد شکار بازی

ہوا ہے جو کوئی دنیا میں پیدا
اسے لازم ہے کار دین و دنیا

جو ان کاموں میں کی تاخیر و غفلت
گرائی ہاتھ سے عزت کی دولت

مگر جو اس سے کچھ تخفیف پاوے
تو دل کو صید بازی سے لگاوے

شکار عام ہے ہر شغل سے خوب
رہا ہے انبیاؤں کو وہ مرغوب

طبیعت ہو ہے کچھ فکر و فن سے آزاد
اور اقلیم درون فرحت سے آباد

ملی ہے روح حیوانی کو قوت
بہم پہونچی ہے کچھ کسب ریاضت

اسی باعث سے شاہان جوان بخت
دیا ہے حق نے جنکو تاج اور تخت

باستصواب اہل حکمت و طب
رہے اس فعل پر حکمت کے راغب

ہمارے ملک کے حکام ہشیار
کہ بے حکمت نہیں انکا کوئی کار

جب اپنے کام سے پاتے ہیں فرصت
تو پہر اس کام کی کرتے ہیں رغبت

تو اب ہمکو نہایت دلنشین ہے
کہ اس سے شغل کچھ بہتر نہیں ہے

مگر مجھا نہو مصروف و مضطر
کہ کرتا ہوں جہان کی کار ابتر

زمینداری کے ہیں جو کچھ فوائد
اسے کچھ کم نہیں [illegible] صید فوائد

طبیعت اُن سے بہی رہتی ہی آزاد   حریفون کا ہی دل صحبت سی ناشاد

رعایا سے نہین ہی پرخاش مطلق   ہراک انداز مین مطلوب ہی حق

خدا کے فضل پر مصروف ہی دل   یہ اس کردار سی عزت ہی حاصل

رعایا شاد ہے حکام راضی   عطا کرتے ہین مجکو بنچ پہ کرسی

اب اُس تمہید سے دل آشنا ہے   کہ جسکے ذکر کا سامان بپا ہے

یہ ہے تخصیص و تعمیم مسبوق   ہی سب صیدو نسی افضل صید بندوق

اگر بندوق ہو تمکو میسر   ہی اسکا شغل سب صیدو نسی بہتر

کہ جو ہمراہ ہے سامان بندوق   تو دی عزت تمہین جانیگی مخلوق

دل مخزون کو ہو پہرنے سی فرحت   ادا ہو جسم سے فعل ریاضت

اگر صید نمایان ہاتہہ آیا   عزیزون مین اُسے بانٹا و کہایا

دگرنہ رفع حاجت بیگمان ہے   تہی دستی نصیب دشمنان ہی

نہ وحشی اُس سی بچتا ہی نہ پردار   فقط دستور ہے پہرنے کا درکار

جو دام وہ وہی ہو جای مقابل   عدم کی راہ کا ہوتا ہے مائل

اگر ہو تنگدستی سے زبون حال   تو بیچے شوق سی پہر گوشت اور کہال

کہ ہو سد رمق کا طور پیدا   وہ ہے اک رزق طیب سر سی تا پا

چو جان بر لب رسد از تنگدستی   نہ زیبد در تکلف پا ہی بستی

در صفت خوبی کلام

ہمیشہ ہے بفکر اہل ملت   کلام جان فزا منشا ر الفت

جہان باہم نہ ربط گفتگو ہے   تو شاہد انس کا پوشیدہ رو ہے

ہوئی جس وقت باہم ہمکلامی — بڑہی الفت بقول پاک جامی

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد — بسا کین دولت از گفتار خیزد

در آید جلوہ حسن از رہ گوش — ز جان آرام برباید ز دل ہوش

کسان ہند سے اہل ولایت — کرین ہین ضعف الفت کی شکایت

بہت ہمنے کری اس بات پر غور — سبب اسکا بجز اسکے نہین اور

زبان فہمی کی کامل ہی نہ قدرت — نہین کہلتی تکلم کی لطافت

اگر وقت سے مطلب ناتہہ آیا — تو اُسکا لطف کب دل نے اُٹھایا

ہمارے تجربہ مین آخر کار — حسد کا کچہ نہین اسمین سروکار

اور اُسکے بعد کچہ رعب حکومت — رہی ہے مانع توقیر الفت

مقیم ہند ہین ہندو مسلمان — جدا ہی اُن کے سب مذہب کا سامان

کرے ہی کوئی مسجد مین عبادت — کسی کو بت پرستی سے ہی رغبت

مزاہم ہے نہ کوئی ایک کا ایک — کہ یہ کردار بد کرتا ہے یا نیک

ملاقاتین ہین آپسمین باخلاق — ادا ہوتا ہی باہم طرز اشتقاق

اسی طرح جو ہین اہل حکومت — زبان دان و خلیق و باعنایت

ہر اک کو اُن سے وہ الفت بجان ہے — کہ جسکی شرح مین قاصر زبان ہی

مجھے جو اہل یورپ سی ہے الفت — پسند دل ہوئی طرز صداقت

بہت صحبت مین اُنکی دل لگایا — بناوٹ کا نہ مطلق دخل پایا

تو ہمدوش یقین ٹہری یہی بات — سخن ہے چہرہ آرای ملاقات

جو افعال لسانی ہین صریحی — نمایان ہی اثر اُن کا بدیہی

نہو یہ بات ہی تسلیم خاطر — تو حجت اسپہ ہے اک اور حاضر
کرے ہے جو کوئی نغمہ سرائی — کیا کرتا ہے کیسی دلربائی
کسی کو گر کوئی دیتا ہے دشنام — تو کہئے اس کا کیا ہوتا ہی انجام
مخاطب کی طرف سے ہو درشتی — بپا ہووے وہین دہنگا و شتی
تکلم سے یہ پیش آیا نتیجا — کہ سب جنبش مین آئی دست و پا
زبان وہ ہے کہ اس تلوار کا زخم — جہان دل پر لگا سیحت ہوئی ختم
سپر ایسی کہ کوئی تیغ اور تیر — کبھی اسپر نہین کرتے ہین تاثیر
ہوئی ہے نوش سے اس درجہ معمور — طبیعت کو کرے ہر اک کی مسرور
اگر زہر ہلاہل پیش لاوے — تو کب غیرت سے افعی سر اٹھاوے
طریقہ ہے اگر شیرین کلامی — کرین اغیار سب اسکی غلامی
جو ہے طرز تکلم پر خشونت — زن و فرزند کرجاتے ہین نفرت
جسے قدرت ہے کچھ اپنی زبان پر — وہی ہے صاحب عزت مقرر
رہی خوش دل وہان جسجا یہ جائے — ہر اک صحبت سی اسکی دل لگائے
اگر گفتار خوش طرز زبان است — مخاطب سر بروئی آستان ست
چو گفتارش بہ تلخی شد طبر خون — پدر را از پسر باشد جگر خون

در مذمت فعل شب گردی

عطا کی ہے خدا نے جسکو عزت — برا جانے ہے شب گردی کی عادت
جو پیش آئی ضرورت کا کوئی کار — تو پھر ایسا ہی ہوجاتا ہی ناچار
سبب سن لو کہ ہی یہ بات روشن — جہان مین ہے کسی کا کوئی دشمن

مبادا ہو وہی دشمن بہ تدبیر ۔ شب یلدا میں لوٹے نقد توقیر
کوئی حیوان موذی پیش آوے ۔ تو جسم و جان مضرت اس سے پاوے
لگے شاید کہ تاریکی میں ٹھوکر ۔ و یا گر جاوے کیچڑ میں پہسلکر
لگے ٹکر سے انسان پہٹ جاے ۔ و یا لغزش سے پا کی ناف ہٹ جاے
بچا کوئی اگر ان آفتوں سے ۔ تو اسکے بعد کہٹکا اور یہ ہے
کوئی بہاگا کسی کو دیکھ کر رنج ۔ اسی پر ہو تہمت شاید قدم سنج
کوئی اسکے تعاقب میں دوان ہے ۔ تو وہ تہمت سے مواخذ بیلمان ہے
اور اس جا پر اگر کرتے ہیں ہم غور ۔ نہیں بنتا ثبوت عذر کا طور
پڑی بیٹھے بٹھاے کیسی آفت ۔ گرانا نون سے قدر نقد عزت
اگر حاجت کوئی در پیش آوے ۔ تو لیکر روشنی بیخوف جاوے
ہمیدون ہست این عالم شب تاب ۔ ز ایگان روشنی در دست خود آر

در ترکیب امورات خانہ داری

امور خانہ داری میں مقرر ۔ ضرورت ہے کہ ہو اک شخص افسر
رہیں سب شورہ پر اسکے سرور ۔ تخالف کو طبیعت سے کریں دور
بجز اسکی اجازت کے کوئی کار ۔ کریں سب آدمی گہر کے نہ زنہار
جو وے وہ حکم در باب خور و پوش ۔ کہیں اس حکم سے خاطر کو ہمدوش
بجز اسکی اجازت ایک پیسا ۔ اوٹھا وے پہر نہ کوئی جا و بیجا
جو شادی اور غمی کچھ پیش آوے ۔ سب اسکی راے پر انجام پاوے
ہو اسکی راے پر ہر اک کو تسکین ۔ نہ ڈالے اس سے ماتہے پر کوئی چین

کسی کو ہو جو کچہہ رغبت ضرورت
اور اسمین اور کیسی عمدگی ہے
کہ ہو دنیہ مین اُسکے کوئی نقصان
اُسی افسر کا حیلہ پیش کر کے
ہمیشہ ملک و ملک گانو اور گہر
نہین موقوف کچہہ چہوٹی بڑے پر
نہو جس گہر مین افسر ایک انسان
جہان ہر اک ہی اپنے دل کا مختار
نہو پہر ختم وہان رنجش کی بنیاد
وگر ہو انتظام خانہ اس طور
تو وہ خانہ کبہی ابتر نہ دیکہا
بپا ہوتا ہے آباد ہاپ کا طور
زنان ہند ہین جاہل سراسر
جہالت سے ہے اُنکو فکر ہر بار
سوا شوہر کے اُنکا ہی یہ دستور
وہ خلوت اور جلوت مین ہمیشہ
یہ دیورانی جٹہانی ہین جو بدخو
ہے اُس غیبت کا ایسا طرز و سامان
جہان تک آپ کچہہ جہگڑا کہا ہے

کرین فورا طلب اُس سے اجازت
کسی نے کی طلب تم سے کوئی شی
ہے اُسمین عذر مجبوری نمایان
شکایت کا آثار ابوجہہ سے
دو عملی مین ہوا کرتے ہین ابتر
جو لائق ہو بنا دین اُسکو افسر
ہے سارا انتظام خانہ ویران
کبہی آباد ہو وہ گہر نہ زنہار
رہین سب مردمان خانہ ناشاد
کہ جیسا لکہہ چکے اوپر بصد غور
کوئی روتا پکڑ کر سر نہ دیکہا
زنون کی ذات سے کیجے اگر غور
نہین ہے شاذ پر اطلاق اکثر
کہ ہون ہم گہر کے اپنے آپ مختار
اطاعت دوسری کی ہی نہ منظور
کرین ہین شوہرون سے اپنے شکوہ
بُرا کہتی ہین ہمکو اور تم کو
کہ ہو سنتے سے جسکے دیو انسان
مخاطب سے پہر اُسکا ذکر کیا ہے

مقابل سے ہوا پاسخ بجا حاصل
عیان اسکو کیا با طرز کامل

نہ پہونچے اسپہ ہرگز فکر ان کی
کہ بیشک پاسخ ترکی ہے ترکی

ہوئی ہے باہمی تکرار ... پایہ
کہ جن گفتار کا پاسخ ہو پایا

ہوا اب فتنہ خوابیدہ بیدار
بنی رنجش کی صحن دل مین دیوار

ندا ئے دی ہے جنکا عقل کامل
وہ ان باتون پہ ہو فہم مین نہ مائل

بڑا افسوس ہے اب ہوا اسیر
کہ نہ بہو ... سمائی دل مین کیونکر

حوادث کا بپا ہے سسم و آئین
... آسمان ہے ... سر کین

عزیزون مین اگر ہے زندگانی
مصیبت مین ہے ... فرحت کی کشانی

جو ہے کوئی مقیم خانہ تنہا
تو ہے مرنے پہ قابل اسکا جینا

قضا کے ہاتھ ہے جب تک کہ مہلت
عزیزون مین بسر کر لے بالفت

پھر آخر ہے وطن شہر خموشان
قیامت تک ہے تنہائی کا سامان

مشو از صحبت احباب بیزار
روی در گور تنہا آخر کار

در تہذیب و دستور ملت

ہو جسکے ساتھ جو ملت کا دستور
وہی باقی رہے تا حد مقدور

زمانہ مین جو ہین باوضع انسان
طریقت کا یہی ہے انکا سامان

مخالف اسکے جو کرتے ہین دستور
وہی ہین خلعت تحسین سے دور

عزیزون کو اگر کہنا نہ اہلا و ...
تکلف کی نہ کوئی شی پکاوے

تمہارے آگے وہ ٹہرین جو گہر
تو ہووی حصر دایم ماحضر پر

کہ ہی ان سے سرو کار دوا سے
فلک کی ہو مبادا لبے خرامی

میسر پھر نہو شاید وہ سامان
تو ہو خاطر ندامت سے پریشان

دیا ملنے کا ہو اُن کے نہ طالب
محبت پر ملالت آئے غالب

تکلف اور بناوٹ کا قرینہ
نزاکت مین ہے مثل آبگینہ

بھلا اُسکو کہو کب تک بچاوے
تنک ٹکر سے فوراً ٹوٹ جاوے

مگر مہمان جو ایسا ہو تمہارا
کہ برسون مین کبھی آیا بچارا

توقف ہے تمہارے گھر پہ کمتر
تو ہے شان تکلف اُس سے بہتر

جہان تک ہے تمہارا حد مقدور
ضیافت سے کرو دل اُسکا مسرور

چو خوش دل اتفاقی میہمان ست
مدام از وصف تو رطب اللسان ست

در تہذیب اخلاق

ملی دنیا مین گر عزت حکومت
فراخی رزق کی اور جاہ و مکنت

بڑھا دے حد سے افزون طرز اخلاق
رکھے طاق درون کو کبر سے طاق

اذیت پر کسی کی ہو نہ مائل
تعصب کو کرے خاطر سے زائل

کہ ہے شان ریاست کی یہ پہچان
مشخص خاندانی ہے وہ انسان

وگرنہ ہر کسی کو دلنشین ہے
کہ یہ ناکس حکومت سے قرین ہے

جو انسانون مین عالی خاندان ہین
تکبر سے ہمیشہ برکران ہین

جو ملنے کو کوئی آجائے گھر پر
جو ممکن ہو بٹھاوے اُسکو سر پر

عنایات و کرم سے پیش آوے
بہت توقیر سے اُسکو بٹھاوے

تنک ظرفونکی اب پہچان سن لو
کہ کچھ مردم شناسی ہے نہ اُن کو

مضرت کا ہے جنکی ذات سے ڈر
امید منفعت یا ہے سراسر

رہین اُنکی غلامی مین وہ سرگرم
نہ آوے نفس برداری سے ہی شرم

تہی اس وصفت سے جسکو پاوین
کبھی ہرگز نہ اُسکو منہ لگاوین

ہمیشہ ہین وہ کج خلقی سے بدنام
تنک ظرفی ہی اُنکی طشت از بام

جسے مردم شناسی ہی نہین ہی ہیان
نہ انسان بلکہ وہ مطلق ہی حیوان

کسان را دل ز قرب او نفورست
ضرورت گر بود جای ضرورست

جو ہین حکام اہل انگلستان
ہمیشہ اُنہین دا اکثر کی یہ شان

شریف القوم جو ملنے کو جاوے
رہ اشفاق سے کرسی وہ پاوے

اصالت کا یہ اُنکی مقتضا ہے
کسی سے ورنہ اُنکو کام کیا ہے

کسی کی ذات سے کب اُنکو ڈر ہی
امید نفع کب مدنظر ہے

نہ انسان بلکہ حیوانون کو دیکھو
ملا رتبہ اصالت سے ہے جنکو

کبھی شان اصالت سی نہ گذرین
ہمیشہ اپنی عادت سی نہ گذرین

مثالاً جو کبوتر ہے گرہ باز
ہے اُسکی جنس مین توفیر پرواز

بھلا جس وقت وہ پرواز لاوے
کب اپنی شان سی دلکو اُٹھاوے

اسی طرح جو تر کے ہے تگاور
ہر اک کو راستی ہی اُسکی باور

کبھی کیسی ہی قوت تن مین پاوے
بدی کی راہ پر رغبت نہ لاوے

اگر ہستی تو مرد خاندانے
بجو اخلاق اسمعیل خانے

کہ ہین وہ حامئ دین نیک اختر
مراد آباد کے ڈپٹی کلکٹر

خشونت جسکے دلمین تہ نشین ہے
یہ علت اُسکی مار آستین ہے

چہ اور اگر دش گردون گردان
کند شیرازہ دولت پریشان

خلائق زنگ کلفت را زداید — خجالت بر پریشانی فزاید
ببین حال کسان پیش رفته — رخ الور بخاک اندر نهفته
سکندر کیقباد و خسرو جم — که در زیر نگین کردند عالم
اگر جوئی ز آنان استخوانی — بخاک اندر نمی یابی نشانی
نه شب نی شمع نی پروانه هست — ولی از بزم دوش افسانه هست
کسی را خلق از نیکی کند یاد — کسی را یاد می سازد به بیداد
بسی از واقفان سر جبروت — چو دل بر داشتند از بزم ناسوت
خلائق بر مزارشان بنالید — صدای بر نشد از روی امید
چو از کشت فراهم گشت انبار — ز راه خوشه چینان کار بردار
ز خوان نعمت حق بهره مندی — پس خورده چرا در عقد بندی
نه دایم مطبخ حق گرم ماند — اگر بخت ست فردا هم رساند
و گر بر رزق تو خاتم عیان ست — بشب عقد تو هم بخش سگان است

در قواعد دستور تجارت

تجارت کا اگر رکھتا ہو پیشہ — تو لازم ہے اسے ایسا طریقہ
ہر اک سودے کی قیمت پر کرے غور — کہ تا اوسط فوائد کا کھلے طور
سحر سے شام تک جو کچھ ہو بکری — فراہم کرکے شب قیمت کو اوسکی
بقدر نفع تخمینہ سے اپنے — علیحدہ کیسہ صرف مین رکھ لے
سمجھکر جمع نقد مابقی کو — رکھے قایم امانت کرکے یکسو
خریدے اس سے پھر دکان کا سامان — برہے یہ کارہے معمول ہر آن

انیس دل ہو دایم طرز نرمی | کہ تاجر کو نہین لایق ہی گرمی
خشونت سے جو تاجر آشنا ہے | وہ اُسکے حال پر کافی بلا ہے
اور ایسا طور بہی دیکہا ہی اکثر | کہ فرق سر کو زحمت ہو سراسر
بہت کم اُس سی لین سودا خریدار | بپا ہو پہ بہت نقصان کا آثار
رہے اس قول پر بس دل نہادے | کہ فرماتے ہین حضرت شیخ سعدی
اگر حنظل خوری از دست خوشخو | بہ از شیرینی دست ترش رو
سعادت ہی جو تاجر کا طریقا | کبہی بگڑے نہ ہرگز کام اُس کا
تجاوز اس طریقہ سے اگر ہو | تہی دستی سے آخر چشم تر ہو
ہین ہندو تاجرونکی یہ طریقے | مسلمانون کو کب ایسی سلیقے
مگر جو انمین ہین ایمان سی ممتاز | ہی اُنکی ذات سی تہذیب کو ناز
ہین اکثر پاک طینت ذی سعادت | نہایت صاحب حلم و خوش عادت
وگرنہ نام کے جو ہین مسلمان | نہایت تنگدستی سے پریشان
کری دوکان اگر کچہ دام لیکر | تو مغز سر ہوا غصے سے ابتر
اگر کچہ واسطہ اُن سی پڑا ہے | تو جہگڑا ہاتہہ کو باندہی کہڑا ہے
جو قیمت مین کری سودی کی تکرار | تو طنز کی گفتگو لب پر ہی ہر بار
ہین ان لوگون سی ہندو بس غنیمت | نہین اُنکی مزاج مین خشونت
کرے پہرون اگر جہگڑا خریدار | کبہی غصہ کا ظاہر ہو نہ آثار
بحتی الوسع گر سودا خریدو | تو ہندو کی دکان سی بیشتر لو
جو کچہ دستکارون سی پڑا کام | مہینون تک ہوا اُس کا نہ انجام

تقاضہ پر ہوا جو شخص مامور | اگر وقت سے اسنے ہوئے مجبور
زبان سے پیش کی اندک درشتی | ہوئے آمادہ دہینگا و مشتی
ہمیشہ کفش گر درزی دری باف | سب اجرت اور سامان کہا گئے صاف
کسی نے ایک کوڑی تک نہ پہیرے | ملاقاتون مین رکہتے ہین دیری
ہر اک حالتمین انکا ہے یہ دستور | صداقت سے رہین ہین بیشتر دور
ہوئی ناراستی مین پای در گل | ہمیشہ دلفریبون پر ہے مائل
نصیحت پر کوئی کہولے زبان کو | تو غصہ مین بہرین کف سے دہان کو
جہالت سے وہ اسیر دلنشین ہے | پڑہا کلمہ تو پہر دوزخ نہین ہے
کیا کلمہ نے عصیان سے سبکدوش | خدا کے رحم سے ہم ہین ہم آغوش
سراسر لغو گر ہووے زبان زد | کراما کاتبین اسکو کرین رد
تصور مین ہے انکے دل سے دائم | فقط لحم البقر ہے بیخ اسلام
چو آمد کار با این دستکاران | دعای خیر داری حافظ جان
اور اسکے بعد جس سے لو کوئی کام | رفیق دل رہے یہ طور دائم
کہ جب تک کام کو حاصل نکرلو | کبہی ہرگز نہ مزدوری انہین دو
انہون نے پیشگی جو دام پائے | تو پہر فوراً وہ سب کہا گئے اڑائے
اب ان کے کام کو دیتے ہین انجام | پس انجام جسکے پائین وہ دام
تقاضہ کو اگر بہیجو ہو نوکر | تو گہر کے لوگ کہتے ہین نہین گہر
کہو تدبیر اب اسکی کرو کیا | کہ گہر پر ہے کبہی اسکو نہ پایا
کسی کوچہ مین گر وہ ناتہہ آجائے | تو لڑ پڑنیکا سامان سامنے لائے

ہنودون کا ہی اسکے عکس احوال ہین دنیا مین اسی باعث وہ خوشحال

ہمیشہ وہ خشونت سے جدا ہین بحلم و بردباری آشنا ہین

کوئی کیسی ہی حجت پیش لاوے کبہی آسیب آ نہین غصہ نہ آوے

جو پیشہ ور سے ہو وعدہ خلافی خوشامد سے ہون خواہان معافی

مہاجن ہین بہت دولت سے ممتاز نہایت شان اخلاقی سو دمساز

خداوندا طفیل شاہ لولاک اس علت سو مسلمانون کو کر پاک

سبب اس حال کا ہم پر کہلا ہے کہ یہ حلم جناب مصطفے ہے

کہ جسدم آخرت نزدیک آوے تو پہر بنیاد ایمان ضعف پاوے

سو اب کچہ آخرت نزدیک ہی ہان صفاتی کم ہین دنیا مین مسلمان

ہوئی جب خلعت ایمان سے عور صداقت کا کہان پہر رسم و دستور

سعادت راستی حلم و مروت یہ سب ایمان سو رکہتی ہین نسبت

خزان جب گلشن ایمان مین آئی توان پہلا ہاہے رونق جہاکی

بس اب ہم لوگ ذاتی ہین مسلمان بہت کم تہ صفاتی ہین مسلمان

مخاطب گر زدل توفیق یابد مدام از صحبت ما سر بہ تابد

مگر جو علم و دولت سے ہین مسلمان فلکوت اور ریاست سے ہین ممتاز

صفاتی بس آ ہین ہم جو مسلمان مشرف ہین ردا از تشریف ایمان

دیا ہے کوئی آزادون مین کمتر سنے جسکو دولت ایمان ہے

اگر ملت کی رغبت پیش آوے توان لوگون سو اپنا دل لگاوے

ویا ہندو جو ہین اکثر خوش اوقات رکہو دنیا کے کامو نمین ملاقات

کہ ہے اُن کا صداقت پر طریقا   کبھی ہرگز نہو رنجش ہویدا
ہے اس تمہید سے مجکو یہ منظور   جو ہین بھائی مری اصلاح سی دور
عجب کیا ہے کہ غیرت پیش لاوین   رہ نا راستی سے باز آوین
اگر یک ذرہ ایمان در ضمیر ست   ازین تمہید غیرت دستگیر ست

در فضائل حلم و بردباری

کسی سے ہے تمہین گر ربط الفت   دیا ہے مصلحت سے کچھ رفاقت
اگر آکر کوئی ایسی خبر دے   کہ تمکو بات بد اُسنے کہی ہے
کرو اول تو اپنے دلمین یہ فکر   کہ اُسنے کیون کیا آکرکے یہ ذکر
بجز اسکے نہین ہی اسکو منظور   کہ ہو خاطر تمہاری ربط سی دور
پھر اُسکے بعد ہی اُسکی یہ تدبیر   صفائی مین کرے ہرگز نہ تاخیر
کہ بعضی مصلحت کا ہی تقاضا   بُرائی کا بھلائی ہو نتیجا
کرے اُس دوست سے فی الحال تحقیق   کہ تا مغز سخن ہو جاے تصدیق
مثالاً دوست ہی کوئی تمہارا   کسی کو اُس نے آ غصہ مین مارا
کری مضروب نے تمسے شکایت   جتائی استغاثہ کی بھی رغبت
نہ جب تک دوست کو تم بد کہو گے   تو کیونکر اُسکی دلجوئی کرو گے
تمہین اپنا رفیق حسال پایا   تو منصوبہ سے اپنا دل اُٹھایا
مصیبت سے بچا وہ دوست فی الحال   مثال یک لخت اُسکے جی کا جنجال
اگر کہدے کوئی غماز بدخو   تمہارے دوست بد کہتے تھے تمکو
تو جب تک دوست سے ہووے نہ تحقیق   بھلا کس طرح وہ مضمون ہو [illegible]

نہ فریاد سے وہان کچھ ضبط کو کام — کدورت کا بُرا ہوتا ہی انجام
بسا دارو کہ تلخست و مذاق ست — بآخر خوش اثر با اتفاق ست

در فوائد صبر و تسکین باوقات تفکر و نقصان

جو اپنی رای سے نقصان ہو جاے — کبھی یہ دل نہو ہرگز نہ پچھتاے
کرے اسپر ہمیشہ شکر اور صبر — ملالت سے طبیعت پر نہو جبر
ہمین تقدیر سے جتنی ہی رخصت — وہین تک ہمکو بن آتی ہی حکمت
شکایت را خلاف صبر پندار — رضای حق رضای خویش انگار
بشکم مادری جب جلوہ گر تہی — ہر اک تدبیر سے ہم بیخبر تہے
یہ قدرت نے سب سامان بنایا — یدہ پا گوش بینی چشم بینا
اب اپنی رای پر ہو کر کے نازان — کرین خاطر تفکر سے پریشان
ہمیشہ عاقلان عقل بیدار — رہی دنیا مین خوبی کی طلبگار
ہوئی تقدیر کی خواہش جہانتک — رہی اصلاح سب انکی وہانتک
جو کشتی حال کی چکر مین آئے — اثر تدبیر پھر وہان کچھ نہ لائے
سقامت حال پر اپنی جو کچھ ہو — کرو ہر شخص پہ ظاہر نہ اسکو
زمانہ مین بہت حاسد ہین انسان — خرابی سن کے ہو جاتی ہین شادان
اگر شاذا کری افسوس کوئی — ازآن بہ بود حال خود چہ جوئی
بجز کم کردن اعزاز و توقیر — ندارد این معانی ہیچ تاثیر
مگر جسکو رفیق حال سمجھو — اور امید مدد ہو اُس سے تمکو
تو کہنا اُس سے کچھ بیجا نہین ہے — چھپا رکہنا ہی کچھ اچھا نہین ہے

کہین جیسے ہمارے حاکم وقت
طلبگار رفاہ خلق یک لخت

سنا نا اُن کو خوش تدبیر جانو
نتیجہ ہو جو کچھ تقدیر جانو

زپائی خویش اُفتادی چو در راہ
ازان کو قوتے دارد مدد خواہ

درباب عدم دلدہی براثر دارد

اگر خاطر مرض سے ہو پریشان
کرے دارو بجد وسع انسان

مگر دل سے رکھے یہ بات تصدیق
دوا اسباب صحت ہے بہ تحقیق

جو ہو فضل خدای پاک شامل
شفا ہووی سبب سے اُسکے حاصل

وگرنہ ہے دوا مین کب یہ قدرت
بذات خود مرض کی کہوئی علت

جسے مطلق دوا سے ہی توکل
نہین کچھ شرک مین اُسکی تامل

نمی بینی ز آدم تا بہ اینندم
گذشتہ از جہان یک لخت عالم

اگر دارو مفید حال ہووے
کسی سوئی عدم کے رو نمودی

بوفق رخصت ارباب پیشین
بپاشد رسم دارو بہر تسکین

مجھے اک تجربہ اسپر عیان ہے
وہ بالتخصیص محتاج بیان ہے

اگرچہ ہے وہ سب حجت سے دمساز
مگر در کل نہین تصدیق پر ناز

کہ شاید فکر ہو میری نہ معقول
بہ پیش عاقلان ٹہری وہ مجہول

مگر خاطر جہان تک رہنما ہے
زبان خامہ اُس سے آشنا ہے

کروا ایسے طبیبون سے نہ رغبت
عموماً جو لکہین معجون و شربت

تعلیل الطبع کو ٹا ہو کہ مالی
نہو نسخہ کبہی عرقون سے خالی

خیال طبع سے یون اُنکا مائل
کہ ہے تاثیر ان چیزون مین کامل

دیا عطار سے سازش کا سامان
کرو اسکی حقیقت پر ذرا غور
اسیرون کے مزاجونکی لطافت
انہین کی مثل ہی بچونکا احوال
تو لوگون نے براہ عقل کامل
دوا کی عرق کو کھینچا بہ تدبیر
اور اسکے دوسرے جز کو پکایا
کیا اس عرق کو شیرین بشربت
دیا ہے فصل مین حاصل کوئی شی
کہ جیسے کیوڑہ کا پہول ہر وقت
اسی طرح گلاب و توت بہی تر
بمجبوری بنایا عرق و شربت
اور ایسے ہی پئے تقلیل اوزان
ہم اسکو فانٹ کہتے ہین بہ تکرار
پکانے سے ہر اک اشیا کی تقلیل
مگر تدبیر جب کچھ بن نہ آئی
تکرتے ایسی گر تدبیر برپا
رکھو اس قول پر خاطر کو راغب
خریدو نہین بہت ایسے مین انسان

بفکر مرتنتج این کار شد تان
ہوا ہے کس لئے معمول یہ طور
دوا ان سے کیا کرتی ہے نفرت
دوا دینا ہوا انکو جی کا جنجال
کسافت کو کیا اس نے ہے زائل
کہ تا زائل کسافت کی ہو تاثیر
ملا کر قند اس شے بہت بنایا
کہ ہوا مرا کی مقبول طبیعت
اور آخر کو ہے اسکا سلسلہ
نہین ملتا ہے بے موسم کہ یک بخت
بہر موسم نہین آتا میسر
کہ آوے کام مین وقت ضرورت
کیا حکمت سے معجونون کا سامان
اثر کامل نہین ہے اسمین زنہار
بجا اصلی اثر مین جو ہی تقلیل
تو اس حکمت سے وہ دوا بڑہائی
تو کب رہتا ہو جب انکا ہر پا
کہ شاہونکے لئے مختص ہوئی طب
کہ وہ اس وقت مین کہاتی ہین دشنان

اور اسکے ساتھ کثرت سے بقولات | اسی ڈر سے کٹی ہے انکی اوقات
یہ جائز ہے کہ ہنگام علالت | لکھین ان کو معالج عرق و شربت
نہ خالص وہ ملی بازار مین چیز | نہ بیمارون کو ہی کچھ اسکی تمیز
معالج کے دکھانے کو جو لائے | تو وہ بھی دیکھکر چکر مین آئے
کبھی سونگھے کبھی چکھے وہ دارو | مرکب کی بھلا پہچان کسکو
بہ مجبوری یہ بولے آخر کار | کہ بہتر ہے جو دیتا ہے عطار
مریضون نے نتیجہ یہ اٹھایا | عبث نقصان ہوا کچھ پھل نہ پایا
بھلا جس شی کا ہے وہ عرق و شربت | ہے خیساندہ مین اسکے کیا مضرت
نہین معلوم کیسا ماجرا ہے | یہ کیسی فکر ہے اور کیا ہوا ہے
اب عطارون کا ٹھہرا یہ طریقا | کہ کہنہ سالون سے فورًا ایک شیرا
اسے دو تین شیشونمین دھرا ہے | وہ ہے ہر قسم کا شربت مقرر
ہے تلچھٹ راب کی معجون کا طور | کسے تشخیص اصلیت پہ ہے غور
جو پانی آبگینہ مین سمایا | گلاب و کیوڑہ پر فوق لایا
ملازم تھا مرا اک سخت بیمار | ہوا تھا آب گل کچھ اسکو درکار
گیا وہ ایک حضرت کی دکان پر | مرض کے ہاتھ سے دل خستہ مضطر
دیا اک پاؤ دو آنہ کا اسکو | کہ تھی مطلق بھی کچھ خوشبو نہ بدبو
فقط کچا ہی پانی بھر رکھا تھا | کہ خود مین نے بچشم غور دیکھا
ہنودونمین ہے کوئی بعض عطار | کہ ہو اسکی موافق اسکا کردار
سو ایسے بیحیا انسان بد انجام | مسلمانون کو کر دیتے ہین بدنام

یہان تک ہوگئی ایمان سے نفرت
کہ ان فعلون پہ آتی ہے نہ غیرت

چو از ایمان نفرت پیش آید
کجا غیرت بحال خویش آید

بجو تم اُن طبیبون سے یہی ہردم
جو دین ہر شخص کو تبرید پیہم

نہین کچھ خلط کی تشخیص سے کام
قدح تبرید کے دین صبح اور شام

بھلا انصاف سے کیجے اگر غور
تو ہے یہ انتظام جسم کا طور

ہوئی جو خون سے حاصل حرارت
وہی ہی روح حیوانی بحکمت

حرارت اُسکو کہتے ہین غریزی
بکن تسلیم گر اہل تمیزی

غذائی گرم ہے اُسکی مددگار
ہے مبرد اُسکی مضعف آخرکار

اگر تبرید دستور دوام ست
فنای روح آخر لاکلام ست

مرض جو چار ہو جاتے ہین پیدا
ہے بلغم اور برودت کا نتیجا

ہوئی بلغم سے ماسارلقہ مسدود
حرارت ہوگئی معدہ سے مفقود

نہ صفرا سے مدد کچھ اُس نے پائی
غذا کی ہضم کی نوبت نہ آئی

فقط معدہ کو مثل دیگ سمجھو
جگر سے ہے مدد کا طور اوسکو

حرارہ مین ہوا صفرا کا غلیان
جگر مین ہوگئی سوزش فراوان

ہوئی تبخیر صفرائی جگر سے
حواس معتدل زائل ہی سر سے

ہوا برپا دہین سرسام و یرقان
کہ ہی وہ سخت علت بہر انسان

معالج ہو حذاقت سے جو ممتاز
طبابت کے طریقہ مین سرافراز

کہ جیسے مولوی قاسم علی ہین
طبابت کی ولایت کے ولی ہین

مراد آباد ہے اُنکی وطن گاہ
ملا کرتی ہے کچھ چنگی سے تنخواہ

سو عبد الرب کی ہے یہ قدر دانی — کہ ہین عقل و بلاغت کے وہ بانی
وجودش ورنہ عالم را عزیز است — بہ پیش منصبش دولت کنیز است
کری تبرید سے تقویت روح — مسام معدہ جو شاندون سے مفتوح
پہر اسکے بعد یون تدبیر ہووے — کہ مسہل مین نہ کچہ تاخیر ہووے
بہم کچہ گرم و سرد اسمین ہون اجزا — صفائی جس سے منفذ مین ہو پیدا
ہوئی جب دست آنے سے صفائی — کوئی دن تک یہ صورت پیش آئی
جو صفرا راہ اپنی صاف پاوے — بکثرت سوئی معدہ قصد لاوے
کہ ہے اُس کا مرارہ مین ذخیرا — وہان تدریج کا ہو طور کیسا
رہی تبرید پہر قدر ضرورت — کہ صفرا سے نہو معدہ پہ آفت
مگر تبرید کی کثرت نہووے — کہ پہر بلغم سے کچہ علت نہووے
جو فن طب مین ہین نا تجربہ کار — انہین تبرید پر رہتا ہی اصرار
یہان تک ہوے تبریدونکی کثرت — کہ ہو برد نفس سے دل کو نفرت
نہو جب روح کی گرمے موید — کہان کیلوس اور کیموس جید
تو وہان پہر خون کی تولید کم ہی — کہ جسکا نام خوش عالم مین دم ہے
ہوا پیدا جو خلط پر عفونت — تو کی اُس نے سوئی اطراف رغبت
لگے جسمین مرض ہونے نمودار — اذیت مین ہی جان و تن گرفتار
ہمان بہتر کہ در ایام صحت — کنند کم سوئی تبریدات رغبت
غذائی گرم سے لازم ہی ہر آن — رکہین تقویت ارواح انسان
اگر صفرا بوقتے سر فرازد — سوئی تبرید چندی رغبت آرد

گمراکشار او از بس زبون ست	سراسر ناتمی تولید خون ست
دل تدبیر از تقدیر شادست	وگرنہ جہدراو دشست بادست

گفتار بہ نسبت مریضان

مرض کے دام مین جو ہو گرفتار	طبیبون سے دوا کا ہو طلبگار
طبیبون کی دوا سے ہو جو نقصان	تدارک اسکا ممکن ہے نہ آن
کہ فوراً پیش لاوین اور تدبیر	کرے باطل ضرر تو ہو نہ تاخیر
دیا فوراً شفاخانہ کو جاوے	دوائی خوش اثر اک دم مین پاوے
بتاوے گر دوا جاہل باصرار	کرے اسکی دوا ہرگز نہ بیمار
نہ علم طب اسے حاصل ہو مطلق	نہ اسکا تجربہ کامل ہے مطلق
مبادا اس سے کچھ نقصان پہنچے	تو بتلاؤ تدارک اسکا کیا ہے
بجز اسکے کہ گر شاکی ہے بیمار	تو بس حاضر ہے اسپر عذر بیکار
فلان کو فائدہ اسنے کیا تہا	فلان مرتا اسے کہا کر جیا تہا
دوا مین تہی نہ کچھ مطلق برائی	موافق تمکو وہ شاید نہ آئی
وگر ملنے لگانے کی دوا ہے	اور اس کا کوئی جاہل رہنما ہے
اگر معمول ہو کیا ہے برائی	عجب کیا ہے کہ حاصل ہو بہلائی
تنک نقصان ہی گر اس سے اٹہاوے	نہ پہر ہرگز عمل مین اسکو لاوے
ہمہ دارو نہ ہر کس را مفیدست	ضرر از گل شکر گوشم شنیدست

درباب تمیز دشمنان

نہو کوئی اگر دشمن کسی کا	تو وہ برپا کرے ایسا طریقا

کرے نوکر کو اپنے گہر سے موقوف
کسی کو قرض دے باطرز معروف
کرے ہے دشمنی معزول نوکر
بڑا دشمن ہے مانگو جسکو دیکر
نہین پہر اور دشمن کی ضرورت
یہی کافی ہین دو اہل کدورت
وہ خدمتگار جب کے پاس جاوے
ہزارون عیب آقا کے بتاوے
کسی سے بہی کہے ایسا نہ زنہار
کہ تہا کچہ کچہ برا میرا ہی کردار
جو معزولی کی علت ہے صریحی
تو فوراً اعذر ہے اُسپر بدیہی
کہ حضرت تہے بڑے کانون کے کچے
سمجہ لیتے تہے گویندون کو سچے
ملازم کو نہ ہرگز منہ لگاؤ
وگرنہ یہ نتیجہ اُس کا پاؤ
اُسے ہرگز نہ شفقت پر یقین ہو
غرضمندی تمہاری دلنشین ہو
بڑہاوے اپنا وہ اعزاز زاید
تمہارے قرب سے نفرت ہو شاید
وہ ہے انجام کو دشمن بہر حال
رہے پہر کام سے کیون فارغ البال
تمہارے لطف سے اُسکو یقین ہے
کہ مجہسا دوسرا حاصل نہین ہے
لو اپنا کام اُس سے بے تکلف
نہو تکلیف پر اُسکی تاسف
اسی طرح جسے دیتے ہو تم وام
خصومت ہے سراسر اُسکا انجام
مگر یہ کام ایسے ہین کہ زنہار
نہین بنتا ہے بے اسکے کوئی کار
بہلا کیونکر نہو موقوف نوکر
مروت ہین نہ دو تم قرض کیونکر
بہت تدبیر کی لیکن نہ پائی
ملازم کی خصومت سے رہائی
مگر اک قرض کی اصلاح کا طور
نکالا ہے طبیعت سے بصد غور
عزیزون ہین اگر مانگے کوئی وام
اُسے پہیرے نہ اپنے گہر سے ناکام

بحد وسعت خود پیش آوے — زبان تک پہ کبھی اسکو نہ لاوے

نہ سمجھے قرض ہرگز اسکو دلمین — سمجھ یون لے کہ پھینکا اسکو گل مین

اگر دی جائے تو لے وہ بد د — وگرنہ خوش ہو لارد ولا کد

یہ داد وستد ہے کار مہاجن — کہ وہ دیتے ہین اور لیتے ہین گن گن

وگر خود طالب وامی بشدت — فان القرض مقراض المحبت

بیان حال ریاکاران

بہت ہمکو ملے عالم مین مکار — لباس پارسائی مین ریاکار

نہ ہندو اس سے خالی نہ مسلمان — یہ دونو قوم مین ہر جا ہو سامان

سراسر لقمۂ ترکی ہے تلبیش — کترتے ہین ہمیشہ [illegible] ریش

رکھین کچھ شعبدہ بازی کی نسبت — جتا دین خرق عادت اور کرامت

جو سادہ لوح ہین عالم مین انسان — ارادت ان سے کرتے ہین بصد جان

پھر آخر کو یہ سامان پیش آوے — کہ نقصانون سے دل [illegible] نپاوے

پڑین پیرونکی دوری سخت بہا[illegible] — اٹھے جب ارادت دل سے ساری

میان صاحب کو کچھ اسکا نہین غم — اگرچہ یہ اسکی ناداری کا عالم

ملی گر عقل کی انسان کو دولت — تو لیوی ارادت [illegible] ادت

غنیمت ہین جہانمین شعبدہ باز — [illegible] تے ہین صداقت [illegible]

جو دیکھا شعبدہ کا ان مکے عالم — تو بیشک خرق عادت [illegible]

لباس پارسائی کا جو ہو طور — [illegible]

مگر اپنی صداقت کے سبب سے — کرین ہین خوف خالق کے غضب سے

ہر ایک انسان یہ کرتے ہین تصدیق ۔ کہ ہے یہ شعبدہ کی طرز تحقیق

ہمارا دل یہ کہتا ہے بہ تکرار ۔ کرین ہم ان سے بیعت کا سروکار

کہ ہین دنیا مین یہ اہل صداقت ۔ صداقت ہے بڑی شان سعادت

تماشا ہے جو بازی گر دکھاتا ۔ کرے ہے معرفت کی رمز برپا

جتاوے ہے کہ یہ سامان عالم ۔ نہین اس شعبدہ بازی سی کچھ کم

جو چشم دل کو کچھ ہووے صفائی ۔ تو ثابت ہے جہان کی بے بقائی

یہ ہو شان ہدایت جسکو حاصل ۔ اسے کیونکر بتاوین پیر کامل

ہمارے وقت کے اکثر جو ہین پیر ۔ تو اُنپر ختم ہے دنیا کی تدبیر

اگر کوئی حقیقت آشنا ہے ۔ وہ اس تہمت سے بیشک جدا ہی

ہے ظاہر مین اگر خاکستری دلق ۔ عمق سے چاہ کے وافر ہے پر خلق

ہجوم خادمان لیکر کی ہمراہ ۔ بڑہاوین شان کو ماہی سی تا ماہ

جہانتک انکی ہین اہل ارادت ۔ سبہون سے نقد لین اور کہائین جوع عوت

کرین اکثر امیرون سے ملاقات ۔ باظہار رواے رسم طامات

اٹہا کر چاہ و مسجد کا بہانہ ۔ امیرون کو ستاوین جاودانہ

جو خواہش کی موافق زر نہ پاوین ۔ تو پہر شان غضب کو پیش لاوین

بہلا جب پیر کا ہو حال ایسا ۔ کہو پہر کیا ارادت کا نتیجا

بجز اسکے کہ پیرائی کے دایم ۔ بلا اک جان پہ کرنی ہے قایم

لباس فقر سے ہو کر کے ممتاز ۔ کرے جود ابروی دل ور آز

امیرون کی کرے جا کر خوشامد ۔ بحطام زر و تدبیر آمد

یہی سالک مسلک حرص و ہوا کا — نہین زنہار وہ عارف خدا کا
نہ دل کو اُسکی ظلمت پر جہاں ؤ — نہ آس ست معرفت کا اسم چاہو
کسے راہین کہ چون عشق مجازی — کمند در کوشک دل سرفرازی
زخویشان تارک و بیگانہ گردد — چو مجنون طالب ویرانہ گردد
چو برق عشق حق بر دل بتابد — عجب دارم نہ چشم حرص خوابد
جو کوئی رہنما کامل نہ پاوے — ارادت پر نہ خاطر کو جماوے
لباس دنیوی تن مین پہن کے — امیر دان ست ملے او جاہلون سے
کہ شاید الحق آیندہ ایام — نہد دقتی بران توسنے گام
رفیق حال گر اہل توان ست — زرافغان بہ تائیدش امان ست
خداوند دو عالم چارہ ساز ست — زحکم او باسباب کم نیاز ست

حکایت مناسب بحث

سنی یون مین نے بندہ کی تقریر — ہوا ہے یہ کوئی نازل ہوا پیر
وہ تہا افلاس سے ازبسکہ یون حال — ہمیشہ کشت خاطر غم سے پامال
میسر تہا کبہی نان شبینہ — تو اُسپر نان خورش کا کیا قرینہ
مصیبت اور تہی ایک اسپہ طاری — تہا کثرت سے رہ تولید جاری
جو لاہون کی یہ سب حالت دوامی — کہ ہو اولاد وافر لا کلامے
پڑی جب اسپہ پیرائی کی آفت — ثواب واجب ہوا کار ضیافت
ہوا مضطر کہ کیا تدبیر کیجے — ادا کس طرح حق بیسر کیجے
کسی اہل غرض نے سوت اپنا — سپے بافندگی اسکو دیا تہا

ضرورت کے سبب سے ہوکے ناچار
گیا لیکر کے اسکو سوئی بازار

کسی جا پر اُسے رکھکر کے گروی
ضروری جنس پھر وہانسے خریدی

وہ مہمان کی ضرورت سی تھی زاید
بحد میزبان کافی تھی شاید

حوالہ کی وہ سب زوجہ کے لاکر
کہا اس وقت مین اس کو پکاکر

کرو سب پیر کے آگے مہیا
جو پس خوردہ رہے وہ ہے ہمارا

وہ ساری جنس زوجہ نے پکاکر
رکھی یک لخت پیش پیر لاکر

وہ اطفال گرسنہ اسکے جو تھے
سو گرد شیخ سب آکر کے بیٹھے

بفکر آن کہ پس خوردہ اُٹھا دین
اور اس سے آتش معدہ بجھا دین

نہایت بیقراری سے وہ تک تک
شمار لقمہا کرتے تھے یک یک

جولاہے کی وہ زوجہ سیفنی نام
لئے بیٹھی تھی کف پر آب کا جام

کہ شاید بس کرین پیکر کے پانی
جو پس خوردہ پہ ہو ہمکو روانی

کلو کا حکم وہان یکسر ادا تھا
بھلا پھر وشربو کا ذکر کیا تھا

جو کھانے سے بچی روٹی زیادہ
چلی لیکر بسوئے اسپ مادہ

یکایک سیفنی غصہ مین آئی
دو دستی ضرب اک سر پر لگائی

کہ اے تیرہ درون و ناخدا ترس
ز قہر حق حذر کن و ز بلا ترس

مرے بچے یہ فاقہ سے بجان ہین
بچی روٹی پہ تیرے دل نشان ہین

تو کیسا پیر کیسا پیشوا ہے
خدا کے خوف سے مطلق جدا ہی

مرے بچون پہ رحم آیا نہ زنہار
پڑے اس پیٹ پر اللہ کی مار

خدا کے فضل نے جو کچھ بچایا
وہ گھوڑے کے لئے یکسر اُٹھایا

کھلا شوہر پہ اسکے جب یہ مضمون
کیا اُس کو اُسی دم گھر سے بیرون

مگر یہ رنگ لاتی ہے مشیت
کہ بے کوشش ملا ہے رزق و دولت

جہان اُن کا کسی جا پر گذر ہے
طعام خوش وہین پیش نظر ہے

اگر مضطر ہے کوئی صاحب زر
تو اُس کا گھر وہ حضرت کا ہوا گھر

کیا چلہ کشی کا ہو جو چارہ
زر خالص سے سب اب جیب بھارے

مثل مشہور ہے یہ یاد ہوتا
خدا کے فضل سے حاصل ہی ہوتا

اگر تقدیر سے پورا ہو اکام
تو شکرانہ ہے کامل اُسکا انجام

وگرنہ عذر ہے معقول جو بیا
کہ تقدیر خدا مین دخل ہی کیا

اُسے سمجھو کہ ہے یہ مرد بیدار
کہ ہو ایسی صفت جسمین نمودار

ہو خاطر الفت زر سے مبرا
نہ لے ہرگز کسی سے ایک پیسا

جو ہو کوئی پیش آوے قدر حاجت
نہین لینے مین اُسکے کچھ مضرت

اسے مقدار پر حاصل ہو لینا
نہین معیوب متوکل کو لینا

منزہ ہو غضب کی آگ سے دل
کبھی غصہ کی جانب ہو نہ مائل

مجالس سے ہمیشہ پہ حذر ہو
فقط گوشہ نشینی پر نظر ہو

بوقت شب کرے شغل عبادت
اور علم دین کی حاصل ہو دولت

رخ محبوب پر دل کی نظر ہو
اور اپنی جان و تن سے بیخبر ہو

وہ بیشک کیفیت سے آشنا ہے
بناوٹ کا وہان پھر دخل کیا ہے

جو ایسا ہو کوئی اہل طریقت
تو ہان لازم ہے اُس سے ہم بیعت

نہایت خوش ہے بیعت کا طریقا
کہ ہے عرفان حق اُس کا نتیجا

مگر اہل ارادت بہی ہو ایسا | کہ مین آگے بیان کرتا ہون جیسا
نہو فکر حقوق اہل ارحام | ہو ہر جانب سے اُسکے دل کو آرام
کسی کے نان نفقہ کا نہ غم ہو | وجود سیم بقار شک عدم ہو
معاشی کام کی دلپسہ نہو فکر | کسی غم کا نہ آوے گوش تک ذکر
ہو یکسر انقسام طبع سے پاک | بعین تندرستی زیر افلاک
جو کچہ تعلیم ہو شغل و ریاضت | ادا کرتا رہے با عین رغبت
تو پہر مقصد کی دولت ہاتہہ آوی | خدا کے عشق سے دل لطف پاوے
کدورت جب ہو آئینہ سی زایل | تو فورًا عکس ہے عاکس سی مایل
حجاب ماسوا یکسر ہوا دور | شراب شوق سے خاطر ہے مسرور
فنا فی اللہ کی پائی جو دولت | خودی کی پہر کہان باقی حقیقت
خیال تن نہ کچہ جان کی خبر ہے | کہ خود جان جہان پیش نظر ہے
وگر دونون کا ایسا ہی نہ احوال | تو ہے رسم ارادت جی کا جنجال
فقط ہونا ہے اس رتبہ پہ فائز | کہ رقاسی مزارون پر ہو جائز
شریعت کا نہایت خوش ہی رستہ | کہ چل سکتے ہین اُسپر پاشکستہ
تردد سے بہٹک جای اگرچی | تو سب علمای دین ہین اُسکی ہادے
نہوا اول جو پابند شریعت | بہلا کب اُسکو حاصل ہی طریقت
یہ دونو لازم و ملزوم جانو | جو رتبہ عقل سے حاصل ہو تمکو
حضور قلب سے کسب ریاضت | ہے میری فکر مین عین طریقت
پہر آخر کو جو حاصل اُس کا پایا | حقیقت کا وہ سامان ہاتہہ آیا

مثال

سنا ہے یہ امداد العلی سے ۔ محیط بحر دستور جلی سے

کہ تھے وہ مقتدائی اہل سنت ۔ جہان مین چہرہ آرائی شریعت

کہ ہے ملک اودہ مین ایک قصبا ۔ ہے اسم خوش مرادآباد اس کا

وہان اک اہل عرفان جلوہ گر ہین ۔ کہ بحر فقر کے عالی گہر ہین

ہے اسم پاک ان کا فضل رحمان ۔ فرشتہ سیرت و ہم شکل انسان

ارادت کی اگر ہووے ضرورت ۔ کرے ان سے ارادت بی کدورت

و یا ہو مثل ان کے اور کوئی ۔ تو لازم ہے درون کی شست و شوئی

وگرنہ ہو عبادتون کا شاغل ۔ خدا راضی ہی اور آسان منزل

زفکر بد بچہ خاطر پاک دارے ۔ زخوف آخرت کے پاک داری

کہ بر اہل و عیال خود شبانی ۔ ادا سازی حقوق گلہ بانی

کسی کے گر پڑی ماتھے پہ کچھ چین ۔ وہ دیکھے گلستان مصلح الدین

کہ آگے جسکے مضمونکا بیان ہی ۔ حکایت وہ میان گلستان ہی

حکایت کے مضمونکا بیان

کسی شہ نے پئے انجاح حاجت ۔ کری تھی یون نظر کی دل سی نیت

جو ہو مقصد کی کشتی خیر سے پار ۔ تو دون مین زاہدون کو الفی دینار

کھلا رخ پر در مقصود جب دم ۔ تو ایفائی نظر پھر اسلم

بلایا اک غلام مغز بیدار ۔ دیے اسکو پئے تقسیم دینار

تمامی شہر مین پھر کر وہ آیا ۔ مسلم کیسہ دینار لایا

کہاشہ سے کہ ای سلطان عالم
بوفق حکم ارشاد قدیم

بہت ڈہونڈا کوئی زاہد نہ پایا
بہ مجبوری یہ کبسہ پہیر لایا

کہاشہ نے کہ کیون بکتا ہی بیکار
ہمارے شہر مین زاہد ہین بسیار

کہا ارشاد حضرت کا بجا ہے
پر اس عاجز کو ایسا تجربا ہے

جسے کچہ زہد سے زر کی طلب ہی
بہ نزد عاقلان زاہد وہ کب ہے

حقیقت مین کوئی زاہد اگر ہے
آسے ہرگز نہ رغبت سوی زر ہے

سو جب مین نے کوئی ایسا نہ پایا
بمجبوری یہ کیسہ پہیر لایا

سوئی آن کس کہ دارد از خدا کار
برای استفاضہ گام بردار

در فوائد مشورت بکارہای

یقین دل ہو ہر انسان کی یہ بات
بہلا ہے مشورہ اندر امورات

مصدق ہے بحکم سرور دین
ہمیشہ مشورت کا رسم و آئین

تو اب ٹہرا یقین صدق یہ کام
ہماری حق مین از ارکان اسلام

ہوا ہے تجربہ اسکا جو اکثر
کہلی یون خوبی ترکیب جسم پر

کرین جو رہنمونی آدمی پانچ
چلی اس راہ پر ہرگز نہین آنچ

مگر وہ آدمی ہون مرد ہشیار
غرض سے کچہ نہ رکہتے ہون سروکار

اگر ہون صاحب اقبال و عزت
تو پہر مطلق نہین خوف مضرت

ہمیشہ خامکاران بد اطوار
ز فعل مشورت رہتے ہین بیزار

ہے بدبختی سے ان کا رسم و آئین
خلاف طبع پر ہوے ہے نہ تسکین

اگر جوئی بکار خویش چارہ
بکن از دوستان استشارہ

بہ خود کامی پسند طبع داری | بہ ناکامی ہمہ افسوس خواری

در باب پیدا کردن منصب ریاست

ریاست کا اگر طالب ہو انسان | کرے اوروں کی خاطر اپنا نقصان
جہان تک پائے اپنا حد مقدور | رکھے ہر حال مین ہر دل کا مسرور
لگاوے ہر کسی کے کام مین دل | رہے کم اپنی غرضیون کا مائل
رکھے سامان تقریبات موجود | غریبون کو عطا کرتا رہے زود
غمی شادی مین سب کے گھر پہ جاوے | ہر اک کے غنچہ دل کو کھلادے
جو دو شخصون مین ہو کچھ رنج برپا | بقدر کوشش مٹا دے انکا جھگڑا
اگر نقصان بھی کچھ اپنا ہو جاے | تو اس نقصان پہ ہرگز نہ پچھتاے
ضرورت مین جو کوئی قرض مانگے | بقدر وسع حسنہ قرض دیوے
رکھے اس فکر کو خاطر پہ غالب | نہ ہو اس قرض کا سختی سے طالب
فلاح خلق پر دایم نظر ہو | ہر اک کا رنج سنکر چشم تر ہو
مہیا ہو جو کچھ سامان دولت | بڑہاوے اُس سے ماتحتون کی عزت
نہ اپنا طالب آرام ہو دل | خوشی سے خلق کی خوش کام ہو دل
وگرنہ ہین بہت ارباب دولت | بعیش خوش و سامان فراغت
اگر کوڑی کا بھی نقصان ہو جاے | انہین مطلق تمامی شب نہ نیند آئے
ہمیشہ فکر رہتی ہے یہ دلپر | کہ ہاتھ آوے کسی کا مال اور زر
تو اب ان کو رئیس القوم کہنا | نہایت ہے خیال خام و بیجا
چو انجا بزرگی ہست درکار | ہمہ تخمش ز صرف دولت کار

چو می خواہی ز دولت راحت خویش   بزرگی را ز نامت ہست دلریش

ریاست کے لئے حاجت ہی دایم   کہ ہو اک شخص نایب آنکا قایم

دل اقدس پہ آنکو یہ عیان ہو   کہ وہ نایب شریف الخاندان ہو

کسی ہر کے گر وہ پاس جاوے   تو رتبہ اپنے آقا کا بڑہاوے

کرے ایسے بطرز راستی کام   کہ تا آقا نہو عالم مین بدنام

مسافر پروری مہمان نوازی   امور دنیوی مین چارہ سازی

یہ اسکی ذات سے یکسر ادا ہو   صداقت سے ہمیشہ آشنا ہو

جو ملنے کو معزز شخص آوے   تو عزت اسکی آقا پر جتاوے

ہو اسکے وقر سے آقا خبردار   تغافل سے نہو مہمان بیزار

صداقت کار بت ہر وقت مائل   کہ ماتحتی بشر ہووین نہ بددل

اگر نائب کوئی ایسا نہین ہے   اسے سمجھو کہ مار آستین ہے

اگر نائب ہے وہ بد وضع انسان   کرے ابتر ریاست کا وہ سامان

ہو اسکی ذات سے برباد وہ تدبیر   گہٹے عالم مین ہو آقا کی توقیر

اگر کچھ دخل کا سامان بڑہایا   شرارت سے رعیت کو ستایا

تو ہے اس کام کا آخر یہ انجام   کہ آقا ہوگئے عالم مین بدنام

کہو پہر کیا ریاست کا مزا ہے   کہ بدنامی بڑی پوری بلا ہے

ریاست کا اگر رتبہ عطا ہو   تو نائب بہی لیاقت آشنا ہو

کفیل کار گر باشد جفا کار   بگو تا از ریاست دست بردار

مثال خوش ظریفان پیش آرند   کہ پیران را مردان می پرآمند

در قواعد زمینداری

حریف پیشہ مین اپنی جہان تک مشرف ہون وہ اس عرض کو سنکر

کہ اس دم تک سراز عہد فطرت زمینداری ہے اسباب معیشت

قراین آسکے ہین جو مجکو معلوم بحد تجربہ کرتا ہون منظوم

جو بندوبست لوایا تہا در پیش تو مزروعہ سی بنگر تہا بہت بیش

وہ سب محفوظ تہا جمع سی یکسر تردد پر ہوی جب جمع مقرر

پہر اسمین ثلث کی تخفیف پائی فلاح بنگری جب پیش آئی

زمینداروں کو حاصل تہی فراغت ادائی جمع مین پائی نہ دقت

جو دسوان بندوبست آیا تیم پر تو مزروعہ تہا وہ بنگر سراسر

ہوی پہر جمع اب اس کل پہ تجویز ہے اسکی تمکو ہی بے شبہ تمیز

چہٹے فی صد مین پینتالیس تمکو نہایت پرورش تم اسکو سمجہو

مگر پورا نہ مصرف اپنا جانو مری اس بات کو تم دل سے مانو

وہ ہے پوری نکاسی کا نتیجا اگر شاید ہوا پیدا نہ اتنا

زمین بونے سے رہ جاتی ہے اکثر کبہی جہتی نہین کہیتی سراسر

کبہی کچہ تخم ایسا تہہ آیا کہ اس نے رستگی سے منہ چہپایا

رہی اب آفت ارضی سماوی اور اسکے ذیل مین تخم و تقاوی

جو پیدا ہو کے خرمن مین وہ آیا تو اسپر ہاتہہ چوروں نے بڑہایا

بہ ہر اک گانوں پر اک آدمی کے بہلا ہو انتظام کار کیسے

بٹائی کا جہان ہے رسم دایم تو وہان دو آدمی رہتے ہین قایم

کہ شاید ایک کو کچھ ہیچ ہووے
دیا ہو لر کے وہ پرنوم سووے

تو پہر نقصان کی صورت بپا ہے
کہ یہ ہمنے بہت دیکھا سنا ہے

فقیر و مفلس و مکار و غدار
زمینداروں سے رہتے ہین طلبگار

جہان تک ہین جہا مین وحش و طائر
بہرین غلہ سے اپنا پیٹ یکسر

بندھا ہے کشتکاری کا وہ گر گیج
ہے رزق آدم و حیوان کا مخرج

تردد سے ہے کم خالی کوئی جا
کہ ہووے چین مین تو فیر برپا

گئی بوٹی نپا گر شور با ہے
جو مہمان آگیا تو سب فنا ہے

نہین آتا نظر ایسا کوئی سال
نہو فوتی فراری جی کا جنجال

جو پچھلے سال کی باقی تھی اُنپر
رہے باقی قیامت تک وہ یکسر

جو تھا اُسکے سوا کچھ اور بھی قرض
دفینون مین ملا جا کرتہ ارض

نوابی مین ہوئے جا کر وہ آباد
اثر دیتی نہین اب داد فریاد

گئے اب اُنکی جا پر اور آباد
تقاوی بیج دو تم اُنکو اور کہا

اگر کچھ اُسکے لینے پر نظر ہے
تو مفروری کا کھٹکا بیشتر ہے

ہمیشہ ہے یہ کرسانونکا دستور
کہ باقیدار ہو جاتے ہین مفرور

ملا جاتا ہے اکثر روغن قاز
مگر وہ نادہندی سے ہین کب باز

کیا گر نالشون کا طور جارے
تو ہے خرچہ کی از بس زیر باری

ہوا کرتا ہے گا ہے طور ایسا
کہ ناکامی ہے نالش کا نتیجا

اور اُس نالش کی گر ڈگری بھی پائے
تو اب کہئے کہ وہ کیا رنگ لائے

کہ جو نیلام و تعلیقہ کرایا
تو اُس نے گانون سے جی کو اُٹھایا

تو اب لازم یہی ٹھہرا کہ ناچار
زر ڈگری کے ہو تم مت طلبگار

اگر تدبیر سے کچھ ہاتھ آوے
دل اس مقدار پر تسکین پاوے

جو کرسانون سے الجھی ہو زمیندار
تو پٹواری کا سمجھو بخت بیدار

بہلا رکھو اُسے راضی نہ کیونکر
مدار کار ہے اسکی زبان پر

جس آراضی مین ہی کثرت سی شرکت
وہ پٹواری کی ہے اپنی کہوست

تو حدون پر کوئی جہگڑا اچہا ہے
تو پہر [illegible] کا اسکے ذکر کیا ہی

جو ان خرچون سے بچکر ہاتھ آیا
بعین [illegible] سے کہا یا اٹہایا

اب اسمین اور ہے اک امر پیدا
ابہی تک ذکر کچہ آیا نہ اسکا

بشرط آنکہ چرخ شعبدہ باز
بشان احتیاط گشت وسال

دگر راعد الش انقلاب ست
[illegible] بیند [illegible] شتاب ست

بہت اس فکر مین دل کو لگایا
طالقہ [illegible] ہاتھ آیا

صداقت کے رہو ہر وقت پابند
[illegible] خاطر [illegible] سند

کچہری تک کبہی نوبت نہ آوے
[illegible] نقص [illegible] خاطر اٹہاوے

نہو نالش کی جانب گرم رفتار
اگر تم ہو ازل سے بخت بیدار

اگر کامل کسی نقصان کا ڈر ہے
وراثت مین خلل کچہ بیشتر ہے

تو بے نالش کے پہر تدبیر کیا ہے
کچہری مین نہ کچہ جانا برا ہے

مگر ہرگز صداقت سے نہ گذرو
کہ تا حاصل ندامت ہو نہ تمکو

عبث مت خرچ پٹواری اٹہاؤ
گواہون کو کچوری مت کہلاؤ

گواہی کو جو آئے گانون کے لوگ
تو یہ سمجھو لگا اک جان کو روگ

جتاتین خیرخواہی اپنی ہر دم
ہمیشہ خرچ مین تقلیل رکھو
اسے فصل پہ اصراف بیجا
جو پیداوار مین حاصل ہو توفیر
بدکان مہاجن ہو امانت
ہو شاید وقت آیندہ مین نقصان
رہے ورد زبان حال ہر دم
زمینداری سے بخشا رزق لایق
وگر ہو قسط مین کچہ دیر طاری
جو بہر تحصیل کے آوین سپاہی
اگر خواہش سے اُنکی در گذر ہے
باستثنای ارباب ریاست
جو کم رتبہ کے ہین اکثر زمیندار
کشاورزون سے تم لیتے ہو محصول
توقف ہو فقط قدر ضرورت
اگر اُس جا سکونت ہو دوامی
مثالاً تم ذرا اتنا تو سمجھو
طلب کرنے پہ اُسکی جب نظر ہے
اگر تم سامنے آجاؤ گا ہے

یہ خواہش ہے کہ کہوٹ اُنکی ہو کم
اداے جمع مین تعجیل رکھو
طریقہ ہے یہ اک بیداتشی کا
نہووے رغبتی خرچ مین تاسیر
کہ کام آوے وہ بیروقت ضرورت
تو عزت مین نہو نقصان اُس آن
دعاء شکر سرکار معظم
وگرنہ تہا تمہارا کون سا حق
تو دستک کی اُٹھاؤ زیرباری
ادا ہووے نہ شان کچ ادائی
تمرد کی شکایت کا خطر ہے
جنہین حاصل ہی دولت او حکومت
مین اُن سے فاش کہتا ہون بارار
سکونت کا کروست اُنھین معمول
پہر اُسکے بعد ہو فی الفور رخصت
تو اُٹھے رعب اور عبرت تمامی
کہ جو تم قرض دیتے ہو کسی کو
خصومت اُس طرف سے کس قدر ہے
بہنک جاتا ہے از راہی برا ہے

اگر خیمہ کرین جنگل مین برپا ... تو سب سامان عالم ہو اُسی جا
ملے ہے شہر مین وقت سی جو شی ... بکثرت اُس جگہہ موجود وہ ہے
جو ہو بیٹے کی خوش تعلیم منظور ... بصرف زر ولایت ہی نہین دور
برابر ہے اُنہین سب شہر و دیہات ... جہان چاہین رہین ہر وقت و دن رات
اُنہین گر دوسری جا پر گذر ہو ... علاقہ مین خرابی بیشتر ہو
رعیت را ز ذات شان امان ست ... خود این تمہید بہر عامیان ست

در فوائد علم و ہنر

جہان تک ہین جہان مین جنس انسان ... وہ ہین سب جنس کے رتبہ مین یکسان
فقط اک شان کسبی ہی شرافت ... کہ جسکی وجہ سی حاصل ہی عزت
ہنر اور علم ہے سامان اُس کا ... اگر ہو مکسب انسان اُس کا
شرافت کی اُسے حاصل ہی دولت ... وگرنہ ہے سراسر بے لیاقت
جہان مین تنگدستی سے جو ہی خوار ... حسبکا اور نسب کا لاف بیکار
ہنر اور علم کی دولت اگر ہے ... ہمیشہ راہ عزت پر گذر ہے
خدا بخشے اگر توفیق لایق ... تو پہر ہو اکتساب فن کا شایق
جہان تک دسترس کی اپنی ہو حد ... کرے فرزند کی تعلیم مین کد
ہنر ہر طرح کا اُسکو سکہاوے ... کہ تا وقت ضرورت کام آوے
ہمارے یار متخلص غنی ہین ... اسیر دام شوق شاعری ہین
مناسب اسکے اک قصہ سنایا ... لباس نظم اُسی مین نو پہنایا

حکایت مناسب بحث

کوئی شہ تھا ز روی رغبت دل
بوصل دختر دستور مائل

ہوا دستور پر جب یہ آشکارا
کہ ہے اس کام پر شہ کا اشارا

کیا یہ مدعا دختر سے اظہار
مگر اس نے کیا فی الفور انکار

ہوا دستور جب ناچار و مجبور
کیا انکار دختر شہ سے مذکور

کہا شہ نے کہ اے دستور دانا
یہ کہہ اس سے کہ نفرت کا سبب کیا

ہوا دستور پھر دختر سے سائل
کہ ہے کس واسطے تو شہ سے بد دل

وہ بولی شاہ از بس بے ہنر ہے
شہنشاہی نہ شغل معتبر ہے

اگر اک شہ رتی پڑ جائے آکر
بساط سلطنت ہو دم میں ابتر

سنی جب شاہ نے اسکی حقیقت
ہوئی دل سے ہنرمندی کی رغبت

بلایا ایک استاد سخن دوز
ہوا اس کام سے شہ بہرہ اندوز

طبیعت جو بلاغت آشنا تھی
بہار باغ سوزن سے ادا تھی

بپا کرتا اگر کچھ طرز تحریر
تو ہوتے خوش قلم حسرت سے دلگیر

خط گلزار کی گر رسم لاتا
چمن کو رشک سے باغی بناتا

جو نستعلیق کی کرتا بپا شان
تو ہوتے لکھنؤ کے لوگ حیران

شکستہ خط جو سوزن سے ادا تھا
پریشانی سے سنبل آشنا تھا

جو خط نسخ کو کرتا کشیدہ
تو ملتا مردمون کو نور دیدہ

ہوئی جب دختر دستور آگاہ
بکار سوزنی ممتاز ہے شاہ

ہوئی ترویج کی تب اسکی مائل
مراد دل ہوئی دونو کی حاصل

قضارا ایک شب شاہ جوان بخت
پھرے تھا شہر میں کرتا ہوا گشت

جریدہ تھا وہان بدؔ ہوئی تھیں | فقط اک زیب تن خاکستری تھیں
یکایک چشم نے گردش جو پائی | نظر کچھ روشنی اک درسے آئی
طبیعت ہوگئی شہ کی اچانک | کہ زلف لیلی ہو اس دم کمر تک
نہین ہی بے سبب یہ شمع سوزان | مناسب ہے کہ ہو مین اسکا نگران
ہوے داخل یہ اُس جا بے محابا | کہ تا معلوم ہو کچھ حال اُس کا
وہان دیکھا کہ اک ستہرا مکان ہے | اور اُسمین اک کبابی کی دکان ہے
کباب خوش نمط رکھے ہین تیار | اور آتش پہ ہین قایم سیخ دو چار
کبابی نے لیا انکو بہ تعظیم | کہ ہو درویش تم شایان تکریم
مری قسمت کی تھی خوبی سراسر | کہ آئے تم یہان تشریف لیکر
بصد تعظیم کرسی پر بٹھایا | کباب خوش نمط کچھ پیش لایا
طرف کھانے کی شہ نے کی جو رغبت | بہت دل نے اُٹھائی اُس سے لذت
کہ گا ہے مطبخ شاہی مین ایسے | کباب خوش مزہ ہرگز نہ کھاے
یہان تک محو لذت ہو گیا دل | طبیعت ہوگئی غفلت پہ مائل
پڑی اُسمین کوئی شے تھی منشی | وہ تھی غفلت مگر تاثیر اُسکی
وہان پر ایک تہ خانہ تھا تیار | پکڑکر شہ کو ڈالا اُسمین اکبار
جو تہ خانہ مین شہ کو ہوش آیا | تو دیکھا ہین بشر دس پانچ اُس جا
کیا معلوم شہ نے حال اُن کا | تو ہر اک اُن سے یون رو رو کے بولا
یہ ہے مرد کبابی شوخ عیار | اسی طرح سے کرتا ہے گرفتار
پھر اُن سے ایک کو یہ عاقبت سوز | بنا لیتا ہے ذبح کرکے ہر روز

کباب آدمی کرتا ہے تیار
کہ کہا وین اُسکو رغبت سی خریدار

ملاحت مین ہے کامل لحم انسان
وہ ہے گویا کہ مسود نمک دان

اُسے لیتے ہین سب مردان عیاش
بوقت نیم شب ہم طرز خفاش

سنی جب شاہ نے ایسی حقیقت
تو یکطرے ہوئے عقل و بلاغت

نہ تہا دلپر کوئی مضمون طاری
فقط تہی مونس جان آہ وزاری

گذر کر شب ہوا جب روز فردا
کبابی آکے تہ خانہ مین اُترا

بدن ہر ایک کا دیکہا ٹٹولا
مگر شہ کو توانا سب سے پایا

کہ تہے یہ اک شکار نو گرفتار
نہ تہے کچہ لاغری کے تن مین آثار

ہوا قاصد کرے تا ان کو بسمل
ہوئے یہ گفتگو کے اُس سی مائل

کہ اے مرد کبابی مغز بیدار
چکن دوزی کا آتا ہے ہمین کار

اگر اب موت سی ہمکو امان ہو
تو تمکو سود اُس کا بیگمان ہو

فقط ابریشم و کپڑا منگا دو
اگر کم سود اُس کا لحم سے ہو

تو جو چاہو کرو چارہ نہین ہے
ہمین انکار کا یارا نہین ہے

کمند حرص مین ہو کر گرفتار
کیا مقبول اُس نے شہ سے یہ کار

جو وہ سامان شہ کے پیش آیا
تو اک رومال خوش شہ نی بنایا

اُس ابریشم کے رشتہ سی سراسر
کئے الفاظ حالات کے مقرر

وہ فرضی خط مین تہا مضمون سارا
نہووے تا کسی پر آشکارا

تہا کسی حرف تہے ہر علم سے دور
فقط واقف تہی اُس سی شاہ دستور

کبابی سے کہا رومال دیکر
کہ جا دستور کے گہر اسکو لیکر

کہ ہے اس کا وزیر شاہ شایق
وہاں قیمت عطا ہو تمکو لایق

وہ اس رومال کا طالب ہے دایم
طلب کا ہے طریقا روز قایم

ہوا اس گفتگو سی خوش کبابی
در دستور پہ پہونچا شتابی

قیامی حرف تھے مربوط باہم
عیاں تھا اس سی سب مضموں اسی دم

وزیر شاہ کا پڑھ کرکے رومال
ہوا کشت دردل غصہ سی پامال

وہ تھا از بس تردد سی ہم آغوش
بخوف مفسدان بیٹھا تھا خاموش

کبابی کو کیا فوراً گرفتار
اور اپنے ساتھ کچھ لیکر کے اسوار

نہایت غیظ وغصہ سے پرآشوب
در محبس پہ پہونچا پاشنہ کوب

پڑے تھے شاہ تہ خانہ مین ناچار
لب معشوق دل مین تیر افکار

نکالا شہ کو تہ خانہ سے باہر
کیا مسمار اس محبس کو یکسر

سعید تھے وہاں اشخاص جو اور
رہائی سے ہوئے خوش حال فی الفور

ہوئے سب داخل مشکوی اقبال
کیا بانوی شہ نے عرض فی الحال

رہے قایم ہمیشہ ملک و دولت
ہنر سے ٹلی ہوئی کیسی مصیبت

کیا پھر شہ نے صدق دل سے تسلیم
ہنر ہے معدن فخر زر و سیم

کبابی کے لئے یہ حکم آیا
کہ زندہ آگ مین اسکو جلایا

مئی غفلت سے ہین جو لوگ مخمور
وہ ہین تعلیم سے فرزند کی دور

ہنر سے مجتنب رہتے ہین اکثر
شرافت کے بگڑنے کا نہین ڈر

کرے غمخوار جو کوئی ملامت
تو اسپر عذر. ناداری ہے حجت

سو یہ حجت ہے انکی سخت بیکار
کہ سننے سے ہی دل ہوتا ہے بیزار

اگر کسب ہنر سے عار آئے — طبیعت علم سے کیون عار لائے

کہ سرکار معظم نے ہماری — گئے ہین مدرسے ہر جا پہ جاری

تو اب انصاف سے کیجے ذرا غور — کہ ہے ہر علم کی تعلیم کا طور

ہے وہان اک اور بہبودی کا سامان — جو نکلے ہے وہان سے ہو کے شایان

اسی کی ہے بہت سرکار مین قدر — جہان جاوے ہر اک دربار مین قدر

ہے اسکے عکس معمول خلایق — کہ بے ہنری مین ہین رتبہ کے شایق

بنے خود جہل سے بیدال بودم — بنائے دل شرافت پہ ہی قایم

اور اس حالت مین از روی جہالت — کرین ہر دم زمانہ کی شکایت

کہ ہے یہ وقت یارو ناتوان مین — شریفون سے ہے ہر دم برسر کین

بھلا کوئی کہے یہ بات ان سے — معزز بے ہنر کس وقت مین تھے

زمانہ کا ہے رسم جاودانہ — کہ خوش آتا ہے ماضی کا زمانہ

ہمارے وقت کے سب عام اور خاص — ہون استقبال مین محسود اشخاص

ہر ایک اقلیم کے ہشیار انسان — بہار کہتے ہین ہر پیشہ کا سامان

مگر ہے ہند مین کیسی یہ آفت — کہ بے ہنری کو سمجھین ہین شرافت

جو آیا نا ہنر سیکھے ہے کوئی — تو کہتے ہین شرافت اسنے کھوئی

کلام حق اگر جھوٹا اٹھاوے — دیا چوری سے اپنا دل لگاوے

جوا کھیلے چرس چنڈو اڑاوے — دغابازی سے لوگون کو ستاوے

بڑھائے رنڈیون سے ربط پیہم — بگڑنے کا نہین عزت کے کچھ غم

شرافت مین نہ کچھ اسکی خلل ہے — وہ دنیا مین شریف بے بدل ہے

اگرچہ دستکاری پر رکہا دل
تو بدنامی ہے تو گر اُسکا حاصل

چھٹے سب قوم سے رشتہ قرابت
ہوی حاصل اُسے دنیا مین ذلت

جو انگریزی کو پڑہ کر قدر پاوے
مسلمان پہر وہ جنت مین نجاوے

خداوندا بحق آل امجاد
کسان ہند ہون توفیق سے شاد

اٹہاوین دل کو از رسم جہالت
کرین وہ جسمین پاوین رزق وعزت

ز تقلید جہالت باز آیند
در عزت بروی خود کشایند

بقول ناکسان ہرگز منہ گوش
باطوار فلاح خویشتن کوش

چو کروبی شوی در خورد آئین
زندا ہمت بر نہ خیزد صاحب کین

در قباحت پوشانیدن زیور باطفال

ہے اسپہ منطبق سب نوع انسان
جہان تک ہی جہانمین جنس حیوان

ہین سب اولاد کی الفت کو پابند
اٹہاتے ہین مصائب چند در چند

جو کچھ اولاد پر صدمہ ہو طاری
پدر مادر کے دیکہو بیقراری

خدا جانے یہ کیا ماجرا ہے
محبت ہے کہ اک خلقی بلا ہے

مجہے اک روز جنگل مین گذر تہا
وہان تالاب اک پیش نظر تہا

میان آب مادہ مرغ آبی
معہ ستہ چار بچون کے بڑی تہی

کیا مین نے وہان دو کس کو مامور
کہ وہ بچون کو پکڑین تا بمقدور

کہ اُن کی پرورش تہی مجکو مطلوب
ہمیشہ ہی مجہے یہ شغل مرغوب

بڑی کوشش سے دو بچونکو پکڑا
تو مرغابی کا ایسا حال دیکہا

نہایت بیقراری سے تہی مضطر
رگڑتی تہی وہ سینہ کو زمین پر

وہیں تھا اس کام سے دلکو اُٹھایا ۔ گرفتاری سے اُن کی باز آیا
کہو جب مرغ کا یہ ماجرا ہے ۔ تو الفت کا بشر کی حال کیا ہے
ہمارے ملک کے ایسے بشر ہیں ۔ کہ فرزندون کے دشمن بیشتر ہین
طلائی نقری زیور پہنا کر ۔ متاع زندگی کرتے ہین ابتر
زیادہ تر ہنودون کو ہے رغبت ۔ سمجھتے ہین وہ اس کو اپنی عزت
کرین ہین سہو سے حیلہ کو برپا ۔ مگر وہ عذر ہے سب آن کا بیجا
نہین ہے کوئی خالی ماہ او سال ۔ کہ لیتا ہو نہ زیور جان اطفال
پھر ایسے تجربہ کو محو کرنا ۔ قدم پھر جہل کے مسلک پہ دھرنا
بھلا کہیئے کہ کوئی مرد معقول ۔ اب اسکو سہو کر سکتا ہے محمول
طبیعت غور سے گر آشنا ہے ۔ تو غفلت کے سوا محمول کیا ہے
حریص منفعت گر ہو طبیعت ۔ اور اس سے جان پر آجائے آفت
تو بس بدنام ہے اتنا ہی انسان ۔ کہ کھو بیٹھے امید نان پر جان
یہان زر کا عبث نقصان کرنا ۔ پسر کا پھر وبال جان کرنا
اگر مجھسے کہے کوئی بتکرار ۔ تو مین اس بات پر کہتا ہون اصرار
کہ بالتحقیق در روز قیامت ۔ بپا ہووے جو خالق کی عدالت
سزائے جرم ہو اُس کے پدر کو ۔ کہ زر دیکر کے مروایا پسر کو
اگر زیور نہ یہ اُس کو پہناتا ۔ تو اُسکی جان پر صدمہ نہ آتا
اگر تزئین مقصود درون ست ۔ ندانم انتہائے فکر چون ست
کہ چون آن طفل از جنس ذکور ست ۔ بزیور زیب او از عقل دور ست

مبادا فاسقے روسویش آرد | باطوار فسوقی دل گمارد
بشان شاہدی گرہست ممتاز | بعشق او عزیزے گشت ممتاز
ندا لیش گوش عالم کے شنیدہ | غنیمت در تہ خاک آرمیدہ

در مذمت فعل نشہ بازی

سنو اب نشہ بازون کی حقیقت | کب ایسے فعل سے آوے نہ نفرت
ہین سب ذی روح حیوانی مین یکسان | فقط ہے عقل سے ممتاز انسان
اسی سے ہین درستی پر ہر اوقات | معاشی اور معادی سب امورات
جنہین غیرت سے ہے توفیق حاصل | جلائے عقل کے رہتے ہین مائل
جہان تک اُن کے ہین فرزند و اطفال | ہنر اور علم سے کرتے ہین خوشحال
دماغی عارضہ لاحق اگر ہوئے | کرین زائل دوا دارو سے اُسکو
کہ اُسکی عقل پر صدمہ نہ پڑ جائے | کہ جس سے شان انسانی بگڑ جائے
خدا جانے یہ کیا ماجرا ہے | نشہ بازون کو کیا سودا ہوا ہے
کہ اپنا جوہر عقل نمودار | کرین خود نشہ کے ہاتون سے بیکار
نہین ہے منفعت کی کوئی صورت | ہے نشہ مخرب عقل سلامت
سنی اُسکی خریداری کی یہ شان | کہ ہوتا ہے سراسر زر کا نقصان
میسر شد بچشم خویش دیدان | کہ زر دادن و درد سر خریدن
پھر آخر کو یہ دیکھا اُن کا احوال | رہے ہے جسم مین باقی رگ و کہال
جو متوالے کا متوالا ہے دایم | کہان پھر تندرستی اُسکی قایم
بچشم خود بہت دیکھے شرابی | ہوئے عازم سوئے مرقد شتابی

جگر شش پہ پڑا صدمہ وہ آکر — جوانی طے ہوئی فی الارض جاکر

چرس چنڈو نے وہ سامان کہایا — مرض ضیق النفس کا پیش آیا

جو ہے معمول اسکا پوست او بہنگ — جہان مین جہومتا پہرتا ہی مست ملنگ

نہایت ہے تعجب مجکو اس کا — کہ ہے مخصوص نسبت کے لئے یا

جو ہین وہان پوستی چرسی شرابی — یہان کیون یای نسبت ژی سی بدلی

باستثنائی اہل دین اسلام — اگر با قدر قلت ہوئی آشام

مضرت جسم کی شاید نہووے — عجب کیا ہے کہ کچہ امراض کہووے

کہ جیسے انگلستانی مہذب — آسے پیتے ہین با قدر مناسب

پئے تفریح اندک عرق انگور — بوقت استراحت ہست دستور

حکایت پوستی مناسب بحث

چلا اک کوکناری سوئی بازار — سر شب تلخ روغن کا طلبگار

کسی اک تنگ منفذ مین گذرتہا — وہان اک پہلوی رہ بند درتہا

کسی کی اک سواری پیش آئی — تو اس نے در کو پشت اپنی لگائی

وہین غفلت ہوئی یکلخت طاری — یہ ہے بیشک خواص کوکناری

صحر تک پہر ہوا ہرگز نہ ہشیار — ہوا گہر مین جو اہل خانہ بیدار

کیا وا اس نے اپنے در کو آکر — گرا وہان پوستی زخمی ہوا سر

خیال اپنی تو غفلت کا نہ آیا — یہی سمجہا سواری نے گرایا

سواری کو کہا دشنام دیگر — بچے ہم لاکہہ دہکا دستگی پر

زن و فرزند را دسا انتظارے — رفیق لیل ماندہ آہ و زاری

در باب رسم تحریر

اگر آپس مین ہووے رسم تحریر ۔ تو پاسخ مین نہو بے وجہ تاخیر

کہ ہے تہذیب سے یہ بات باہر ۔ کہ کاتب انتظاری سے ہو مضطر

اگر تم اُس سے ہو رتبہ مین عالی ۔ توقف سے تکبر سے نہ خالی

وگر کاتب سے تم رتبہ مین کم ہو ۔ طبیعت اُسکی رنجش سے بہم ہو

کہو اسمین تمہارا حرج کیا ہے ۔ کہ اک پرچہ سے خوش دل آشنا ہے

ہر اک کے نام کو لکھنا بڑہا کر ۔ طریقہ ہے شرافت کا مقرر

جو لکھتے ہین گھٹا کر اور کا نام ۔ دنائت کا اُٹھاتے ہین وہ الزام

جو ہین اہل قلم انسان کم ظرف ۔ گھٹا دیتے ہین وہ تعظیم کو حرف

بفکر عاقلان عقل معقول ۔ دنائت اُنکی ہو جاتی ہے محمول

اسی طرح جو ہین باوضع انسان ۔ بڑہاتے ہین نہ اپنے نام کی شان

سمین ہین جو کچھ الفاظ اقوام ۔ ادا کرتے نہین اپنے سر نام

سوا اس دستور پر جسکو نظر ہی ۔ یقین دل شرافت بیشتر ہے

مگر یہ شان ہو آپس مین مقبول ۔ نہ درباری کواغذ مین ہو معمول

کہ گر الفاظ تو بھی ہون سر نام ۔ تو پھر باقی نہین ہے طرز ابہام

پس از تجنیس اسمی وقت تحقیق ۔ بر آید از تلبس طرز تفریق

در مذمت بحث مذاہب

مخالف ہر مذاہب کی خصومت ۔ جو رکھتے ہین بڑی بیجا ہے حرکت

رہو مذہب پہ اپنے تم کمر بند ۔ وہ اپنی راہ پر چلتا ہے خرسند

خطا اُسکی ہے اُسکی حق مین مزموم
جو رکہتے ہو ہدایت کی لیاقت
کہ یہ فعل عبادت سے ہے مقرر
اگر تسلیم کی ہے اُس نکو توفیق
وگرنہ تمکو کب یہ ہو حاصل
مبادا اُس مین کچھ بخشش ہو برپا
جہان جسدن سی یہ پیدا ہوا ہی
کسی مذہب کی اُکہڑی ہی نہ بنیاد
ادہر تم راستی کے مدعی ہو
ہے رد و کد کا واحد نتیجا
سما ہی مین اُس عالم کی سجلات
رکہا ہے رہبرون کے حکم پہ جی
سو جسنے پیشوا سمجہا ہے جسکو
اگر رہبر کوئی پہر کرکے آتا
وگرنہ اجرا ایسا نہین ہے
تمہین معقول کی حجت قوی ہے
تمہیں منقول پر حجت ہے اب کیا
اگر ہے ایک تم دونون نہین گمراہ
اُسے کس کام کی قدرت نہین ہے

تمہارے حق مین کب ہو وہ مرحوم
عموماً تم ادا کر دو ہدایت
ہر اک مذہب مین رائج ہی سراسر
سو وہ تمہید کافی ہی یہ تحقیق
کسلئے کرتے ہو جہگڑے کو مراحل
ہے جسمین آبرو جانے کا کہٹکا
مذاہب کا یہی جہگڑا رہا ہے
یہی ہوتی رہی ہے داد فریاد
جتاتا ہے مخالف راستی کو
نہ تم چہوڑو نہ وہ چہوڑے طریقا
مخالف کی اُٹہ سکتی ہی کب بات
صداقت نقشین دل ہی اُنکی
وہ حق سمجہے ہی اُسکی رہبری کو
متعلد حجتون مین منحصر پاتا
تو جہگڑا ہو چکا اب حشر تک ملی
اُسی منقول کی رغبت قوی ہے
بجز اسکے کہ خاموشی ہو برپا
تو اُس کا منتقم کافی ہے اللہ
تمہاری کف مین کیون شمشیر کین ہے

طعنت سے ہمیشہ باز آؤ — دل اپنا اپنے مذہب پر لگاؤ
خصومت کا مٹا کر رسم و آئین — نشین در انتظام خویش بنشین
چو کین در خانہ ات منزل گزین ست — قوی تر دشمنت اندر کمین ست
بجھی الوسع در اصلاح خود کوش — مئی اخلاص با اہل صفا نوش

در مذمت و خرابی از دو زن

غریبوں نے کرین جو بیبیاں دو — دیا ناتوں سے نقد راحتی کھو
فراغت سے جسے راحت ملی ہے — شریعت سے اُسے رخصت ملی ہے
کہ شاید ہو وہ رغبت سے پریشان — بُرائی کا بپا ہو جاے سامان
مکانات سکونت مین ہی تفریق — کبھی سوئی مواجب نہ تعویق
وگر نہ ہنے وہ دیکھا تماشا — کہ سننے سے جگر مین آئی رعشا
کلیجا اپنا پہلو سے نکالو — اور اُن کے سامنے لا کر کو ڈالو
مگر ہرگز صفائی پر نہ آوین — وہ کب دل سے قباحت کو مٹاوین
رہی ہر وقت جھگڑا گھر مین پیدا — نہ ہو شان خوشی اک دم ہویدا
جو ہو و دسمت سے تولید جاری — مصیبت پڑ گئی اب دلپہ بھاری
سبھی سامان ہستی ہو گیا طی — نفس آتا ہے کیا دم ناک مین ہے
کسی نے مجکو یہ قصہ سنایا — ہنسی سے دیر تک وقفہ نہ پایا

حکایت مناسب بحث

کسی بنئے کے گھر اک چور آیا — مگر بنئے کو وہان بیدار پایا
ملی چوری کی جو مہلت نہ اُسکو — چھپا بیٹھا ہا دزد سیہ رو

سو اُس بقال کے دو بیبیان تہین
یکی در خانۂ تحتی گذر داشت
ہوا جس وقت کاموں سے فراغت
جو لالہ نے قدم چہپر پہ رکہا گام
وہین فوقانی قبیلے نے جو دیکہا
کبہی یہ تحت کی جانب کشان تہے
اسی جہگڑے مین آخر کو ہٹن ہو
صبح جو چور کو پاکہل مین پایا
ہر اک جانب سے دوڑے یار و اغیار
عدالت مین گیا جب چور محزون
کہا کرتے تہے حاکم مدعی سے
اگر اُس کا بیان ہوتا تہا معقول
جو لالہ کو ہوئی ایسی اجازت
کہا جنہنے اُس دم دست بستہ
نہو ہرگز سزا آپ اور اسکو
ہوا اس بات سے جو چور آگاہ
کہا حاکم سے پہانسی مجکو دیدو
دو سلطان گر با قلیمی نگنجد
زن دیگر اگر در یک مکان ست

بیاہا [illegible] بہتی عورت کہین
یکے در منزل سفلی مقر داشت
کری جسنے سو ہو سقف رغبت
لیا تحتی قبیلے نے قدم تہام
اُتر زینہ سے [illegible] تہیلے
کشان گاہے وہ سوی آسمان تہے
تماشہ مین معروف وہ چور
تو لالہ نے نہایت غل مچایا
کیا اس چور کو فوراً گرفتار
تو تہا اُس وقت کا یہ حکم قانون
کہ جو اب کیا تدارک اسکو ہووے
سزا دیتے تہے اسکو تہا یہ معمول
کہ تمکو کس تدارک کی ہے رغبت
دیا ہون ہون سزا بدل شکستہ
فقط اسکو کرو دو بیبیان دو
تو کہینچا دل سے اپنے نعرۂ آہ
اگر دو ایک نہ ہرگز بیبیان دو
صد زن در خانۂ ہرگز نہ گنجد
بجا رتبہ دو مغلوب خزان ست

ایضاً

ہمارے دوستوں میں ایک حضرت
بسر کرتے تھے دنیا کو بہ عسرت

کسی محبہ سے ربط دل بڑھایا
پہر آخر کو اُسے گہر میں بٹھایا

زروی مصلحت وہ گہر میں آئی
فراغت سے کمائی اُنکی کہائی

کبھی ایسا ہی رنڈی کا ہے دستور
کہ الفا نکاحی کرنے منظور

تکلف کا جو تہا پردہ اُٹھایا
کشادہ خاطری سے مال کہایا

رفیق حال تہی بی بی جو موجود
کیا الفت کو اُسکی دل سے مفقود

سو ہمنے چند ہی عرصہ میں دیکہا
ہوئی ہے آنکہ حضرت کو پیدا

رہے یہ مبتلائے آفت جان
معیشت میں پڑا اک سخت نقصان

ہوئے حضرت اسیر قرض بازار
کہاں اب تن میں جامہ سر پہ دستار

مصارف میں ہوئی برپا جو تکلیف
تو کی تکلیف میں رنڈی کی تخفیف

رہے جب تک بہت کہایا اُڑایا
چلیں جس وقت جو کچھ تہا اُٹھایا

درخت شیب کی دی انکو لکڑی
سرائی کاروان کی راہ پکڑے

مقیم خانہ تہی جب تک وہ بدکار
تھے حضرت زندگی سے اپنی بیزار

یہاں تک رات بہر رہتا تہا غل شور
محلہ میں کبھی آتا نہ تہا چور

در صفت حاکمان خلیق الطبع

جو عالم میں کوئی اہل حکومت
خلیق الطبع ہو اور باسعادت

ہے رتبہ میں وہ آزادوں سے برتر
رکہو اُس سے محبت ولیکن اکثر

کہ یعنی ہے حکومت کی یہی شان
دماغ آدمی ہو ہے پریشان

شرابوں کی کئی اقسام ہیں لیک
حکومت سے کوئی غالب نہیں ایک

براندی کی اگر بوتل بھی پی جاے
یہ ممکن ہے حکومت کا اثر لاے

ملا جسکو کہ اس کا ایک قطرا
وہیں سر آگیا چکر میں اُس کا

فرشتہ اُسکو سمجھو ہے نہ انسان
نہو جو اسکو پیکر کے پریشان

خدا کے خوف کا صدقہ ہے بہارے
حکومت میں ہی جسکو انکساری

ہے اُس کا دیکھنا ملنا غنیمت
کہ پاؤ دین اور دنیا میں عزت

اگر یہ وصف محتاجوں میں پاؤ
نہ کچھ خوبی پہ اُنکی دل لگاؤ

کہ اُن کو تم سے حاجت ہے دوامی
اخذ نان کا جنہیں خوش کلامی

اگر بے چادری ہے زن نہان ہے
تو وہ ہرگز نہ عصمت کا نشان ہے

جو عزت ز محتاجان خوش خو
اگر خواہی ز تو ب حاکمان جو

در بیان [illegible]

تفاوت ہے اگر عادت میں پیدا
جنون کی یہ نشانی ہے ہویدا

تعدل سے اگر گذری طبیعت
تو ہے بیشک یہ سودا کی علامت

جنون کی شاخ مالیخولیا ہے
یہ سب اُس کا خواص بر ملا ہے

کہ کر دیتا ہے خاطر کو پریشان
اور اقلیم درون کو سخت ویران

غرور و عجب اور عشق مجازی
ہے سب تمہید مالیخولیا کی

خیالی بات یہاں تک دلنشین ہے
کہ شاہ اُسکی حقیقت میں نہیں ہے

تصور سے گدا کو شاہ کردے
نبی کردے کبھی اللہ کردے

حکایت مناسب بحث

کسی سلطان کے ارکان دو تھے — جلیل القدر از بس نیکخو تھے
ہوا ثابت کسی جا پر یہ شہ کو — کہ یہ کچھ عجب کے چلتے ہین رہ کو
فتور طبع مین یہ مبتلا ہین — اسیر دام مالیخولیا ہین
اسی دم کر دیا دونون کو محبوس — عمائد کو ہوا یہ سن کے افسوس
کہ کیا سلطان نے ایسی بات پائی — کہ انپر قید کی علت لگائی
فتور طبع کیا دیکھا ہے ایسا — کہ ہے جسکا یہ محبوسی نتیجا
غرض اک رکن یون خاطر مین لایا — کہ ان کے پاس وہ محبس مین آیا
کرے اُس ایک سے اول ملاقات — ادا ہوتی رہے ہر قسم کی بات
کہین ہرگز نہ مطلق فرق پایا — ہوئے رخصت تو پھر دل مین آیا
کہ علت قید کی معلوم کیجے — سبب اس ظلم کا مفہوم کیجے
کہ تا ہر اک کو اُسپہ علم آوے — کوئی غفلت مین یہ ذلت نہ پاوے
کہا صاحب بھلا یہ تو بتاؤ — کہ شہ نے کیون کیا محبوس تمکو
کہا کچھ اور تو ثابت نہین ہے — مگر یہ وجہ ہمدوش یقین ہے
مجھے رتبہ نبوت کا ملا ہے — تو اب سلطان کو یہ کھٹکا ہوا ہے
کرے میری اطاعت خلق یکسر — تو یہ شیرازہ شاہی ہو ابتر
کہ مین اپنی شریعت پیش لاؤن — جہادی معرکون پر دل لگاؤن
سنی جب رکن نے اُسکی حقیقت — یقین دل ہوئی سودے کی علت
وہان سے دوسرے کے پاس آیا — تکلم کا طریقہ پیش لایا

پھر اسکے بعد اُس احمق کا احوال
کہا اُس سے باستکراہ فی الحال

وہ یون بولا غلط گو ہین وہ بوقیل
ابہی ہمنے وحی بہیجی نہ جبریل

ہوا ثابت کہ یہ اُس سے پڑا ہے
وہ پیغمبر ہے یہ ظالم خدا ہے

اسی طرح پہ ہے عشاق کا حال
محیط طبع ہے سودے کا جنجال

جو لیلےٰ پر ہوا تہا قیس مفتون
اُسے کہتے ہین اہل عقل مجنون

مشایخ اسکو فرماتے ہین عرفان
کہ کہلتی ہے خدائی پاک کی شان

ہے اُن کا قول بہی تصدیق یکسر
کہ ہی حاصل ہہین اک وجہ بہتر

جہان تک محو غفلت ہے وہ انسان
کہ کرتا ہے معیشت کو پریشان

رہا جب پاس پیسہ تک نہ باقی
تو عسرت مین لگا اللہ سے تب ہی

مجازی عشق نے دل بہلایا
کہ سامان حقیقت پیش آیا

سب اکل و شرب کا مذاق ہوا طے
سوا اب اللہ سے بس لو لگی ہے

مجازی عشق نے یہان تک کیا کام
ہے اب عشق حقیقی اُسکا انجام

مجھے اسپر تعجب ہے بس اب
کہ دل آتا ہے امرد یا نسا پر

بہت دنیا مین ہے مخلوق یزدان
کہ جسکو دیکھ عقل ہوتی ہے حیران

اگر انسان کو ہو دے فکر کامل
ہر اک سے معرفت ہوتی ہے حاصل

جو ہین مد نظر اجسام و اجرام
نہار و لیل وقت صبح اور شام

گل و ریحان جمادات و نباتات
ہین خالق کے تمامی مظہر ذات

کرین اُس سے وہ عرفان حاصل
فقط انسان پہ کیون ہوتے ہین مائل

علی التخصیص جو ہو نوجوان سال
و یا لڑکا کوئی امرد ہو خوشحال

اور احیانًا وجود آدمی زاد — جاتا ہے اگر عرفان کی بنیاد

مجوزہ دہر سے کیون منہ کو موڑا — خدا کی شان نے کیا اُنکو چہوڑا

یہ کیا باعث کہ امرد اور جوان زن — فقط دیوار غفلت کے ہین روزن

مدد دیتا ہے بیشک گندمی نان — کہ ہوتی ہے منبط عقل انسان

ہے مضمون کلام شیخ تسلیم — کتاب بوستان مین ہی جو ترقیم

ہوئی دم عشق مین جو قحط سالی — دل عشاق تہا عشقو نسی خالی

یقین ہے مجکو اب دنیا مین جو مرد — بعشق امردان رہتے ہین پر درد

محالا یہ اگر جنت مین جاوین — تو پہر غلمان یہ کیا آفت مچاوین

بدیدم ضابطہ تسبیح و تحلیل — بہم با امردی فی المکلہ میل

در فضائل قواعد دین و دنیا

معادی کام مین پیرو فن ملت — محیط دل رہے اپنی شریعت

معاشی کام مین تا حد مقدور — رہو تقلید کے پابند و مسرور

جو اہل عقل کا دستور پاؤ — بلا اکراہ دل اسپر لگاؤ

ہمیشہ عاقلان عقل بیدار — رہا کرتے ہین خوبی کے طلبگار

کرین ہر بات کی اصلاح پر غور — کہ نکلے مدگی کا جس مین کچہ طور

عجب یہ ہے کہ ہم غافل نہووین — تعصب کی مصیبت کو نہ کہووین

کرین اُس کام کو بدعت شمامل — کہ تہے اسکے رسول حق نہ عامل

بہلا ہمسے کہے کوئی یہ آکر — غذائین تم جو کہاتے ہو سراسر

وہ کب کہائین تہین حضرت نے تمہارے — بقول راویان ثابت ہو آری

جو کچھ چاہو وہ پہنو اور کہاؤ — مگر ایمان سے دل مت اٹھاؤ
ہزاران خلق بر روئی زمین ہست — بہ مرز و بوم ما منزل گزین ہست
اگر بینی بسوئی رسم و دستور — سکے را یاد گر یا بی سبے دور

در تمیز و عدم تصدیق اقوال

جہان مین چار انسان ہین بتحقیق — کہ ان کا قول ہو ہرگز نہ تصدیق
ہمیشہ لغو ہے اُن کا طریقا — کسی کو بھی کبھی سچا نہ پایا
تم اُنکی راستی سے دل اٹھاؤ — نہ اُنکی قول پر دل کو لگاؤ
جو شاذ ا ہو کسی کا حال برعکس — تو ہو سکتا نہین یہ قال برعکس
سو اب تشریح کا اُنکی بیان ہے — کہ ہمکو تجربہ سے یہ عیان ہے
ہے اول چور اور دیگر قماری — سوم زانی چہارم ہیو پارے
ہوا اتنا تو یہ با طرز منقول — اب آگے وجہ مین لکھتا ہون معقول
ہر اک انسان کو ہے یہ بات علم — کہ ہے چوری ہر اک مذہب مین مذموم
جو ہوتے ہین گر غماری سی ہمدوش — نتیجہ قید ہے اور ضرب پاپوش
کیا اُس نے جو یہ سب کچھ گوارا — اُٹھا خوف خدا سب آشکارا
تو وہ جب شرم و غیرت سی جدا ہے — اُسے ناراستی سے خوف کیا ہے
زبان زد اُسکی ہون قسمین اگر سو — صداقت مین نہین ہمقدر یک جو
قسم ... ہا حرفون سی مرکب — زبان کو شغل یہ دشوار ہی کب
... خوف ... پاک و غیرت — ہے اُس سے محترز رہنی کی علت
... جو انسان کا دل پاک — اُسی پھر لاکھ قسمون سی نہین باک

انہین جب اصنیا جین پیش آوین | نقب دیوار مکہ مین لگا دین
جب ان کا یہ طریقہ ہے مقرر | خدا کا ڈر نہین امکہ سے کیا ڈر
ہوئی انپر بہت پاپوش کاری | ندیکھا فعل سے بد دل قماری
زنا کاری مین ہی جو شخص کامل | وہ ہے ناراستی مین پائی در گل
کلام حق مرے آگے اوٹھا ما | نہ وہ اُس کام سے پہر باز آیا
حقیقت چور کی جو کچھ عیان ہے | وہی زانی کی حالت بیگمان ہے
یہی بیوپاریون کا ہے طریقا | امید سود پر بیچین ہین سودا
اُنہین گر آپ سو قسمین دلاوین | مگر اصلی نہ وہ قیمت بتاوین
جو سوداگر ہین ذی عزت سرآمد | نہین اطلاق بیوپاری کا اُن پر
بہت ان مین صداقت آشنا ہین | طریق راستی سے کم جدا ہین
جو سوداگر ہین پوری اہل دکان | سو انمین بیشتر کی ہی یہی شان
اگر گاہک کا ہو طالب خریدار | تکلف ہو نہ دکھلانے مین زنہار
ہے بیوپاری جو اُن سو دلی کے سودا | ہا اک کوچہ مین پہرتا ہے بھٹکتا
بفکر آن کہ کوئی پیش آجائے | تو قیمت شی کی زائد ہاتہہ مین آئے
چو خوف حق نہ مکنون ضمیر ست | بہ حق بینی نہ چشم دل بصیر ست

حکایت مناسب حکمت

کسی بلدہ مین تھے باہم قماری | بہت کامل بفن دستکاری
علیحدہ اک مکان تجویز کرکے | نمایان کچھ وہان سامان دہر کے
بچھا کر سوزنی تکیہ لگایا | اور اک نوعمر جلسہ کو بڑہایا

پتا ہر اک محلہ مین لگا کر — کسی گہر پر اڑی بدکیش جا کر

اُسے کچہ بے کمائی زر ملا تہا — بشان سادہ لوحی آشنا تہا

وہ اُسکے باپ نے چہوڑا تہا سب مال — تہا بیٹا بے تکلف اُسکا اکال

برغبت اُس ہی کی جا کر ملاقات — علیحدہ کر کے ڈالی کان مین بات

کہ آئے ہین کسی راجا کی اک پور — ہے نکی سو ٹہہ اُن کا رسم و دستور

مگر اس کام مین وہ ہین اناڑی — نہین آتی ہے مطلق دستکاری

بکثرت زر ہے اُن کے پاس موجود — سو یہ ہر وقت مین ہے اُنکا مقصود

کہ جو کوئی بڑی بازی لگاوے — وہ رغبت سے ہمارے پاس آوے

جو ہم اس فن مین رکہتے ہین مہارت — گئے ہم پاس اُنکی با مسرت

کہ اپنی دستکاری پیش لاوین — سب اُن کا زر بدست خویش لاوین

جو ہمنے مختصر بازی لگائے — اُنہین ہرگز پسند دل نہ آئی

کہا اُس سے کرین اب ہم ہر کار — جو ہو بہاری رقم لیکر کے تیار

سو اپنا اس قدر مقدور کب ہے — یہ دولت ہاتہ سے جاتی غضب ہے

دیا ہے تمکو جو خالق نے مقدور — اگر یہ کار کر سکتے ہو منظور

تو لیکر کے چلو اک ساتہ توڑا — تو ہم اُسکا کرین اینٹہا مروڑا

سبہی دولت کو اُسکی کہینچ لاوین — جو تم دیدو وہ اپنا مزد پاوین

سنی اس منفعت کی اسنے جو بات — گیا لیکر کے توڑا کی ملاقات

گئے وہ ساتہ اُسکے تہے جو بدکیش — بہت خوش دل بعالی خطرت خویش

وہاں برپا جو جنگ زرگری تہی — سو ایسی شکل اُس دم پیش آئی

فلان نواب کا بیٹا جو تہا بہت خوار
ہوا اس شوق مین جو دل گرفتار

گئی سب ہاتھ سے جاگیر و دولت
یہ حاصل ہے جو تم دیکھو ہو نوبت

کہ اب باقی نہین کپڑا بدن پر
فقط ہے جلد تن تن پوش تن پر

نتیجہ فعل کا ایسا جو پایا
نہایت خوش سے دل تہر تہرایا

کچھ اپنی جیب سے ان کو عطا کر
کری پہر گہر کو رجعت مثل قہقر

چو حال دیگران [illegible] عبرت است
بحال خود چہ جای امتحان است

چو بینید [illegible]
بپرسش دانی کہ [illegible] شناسد

حکایت زانی

[illegible]
ہوا دل عشق مین [illegible] پامال

ہوا تہا [illegible] اسکو حاصل
نہ تہا دل قدر [illegible] اسکی مائل

جہان تک ہو سکا رنڈی نے لوٹا
مگر وہ رشتۂ الفت نہ ٹوٹا

ہوا اک روز ایسا طور برپا
کہ قایم ہو گیا مجرے کا جلسا

ہوئی وہان جمع آکر یار و اغیار
اور اک رنڈی کا عاشق [illegible] آ

بطرز مصلحت آن مرد بے درد
بآن مکارہ یک روپی عطا کرد

اس احمق کو ہوئی حاصل جو غیرت
عطا کی اسکو دو روپی برغبت

وہ میراثی نے سارنگی مین ڈالی
کسی رنڈی کے خادم نے نکالی

اسی عاشق کے پہونچا پاس دو زر
بدست روپیے رکہا بولا کر

یہ احمق عظم خاطر پیش لایا
پہر اس تعداد سے دونا چہکایا

ہوئی تائید یارون کی طرف سے
کہ وہ سب خیرخواہ روپیے تہے

ہمین اسمین ندامت بیشتر ہے ۔ مثل ہے ہاتھ کا یہ میل زر ہے

اسی طرح رہا گردش مین وہ زر ۔ بڑا الٹتا رہا بیچارہ بے خبر

بقای بزم تک سامان یہی تھا ۔ گیا زر ہاتھ سے کیسہ تہی تھا

رفیقون نے کری از بس ملامت ۔ کئے پھر عہد او پیمان بشدت

کہ اب مطلق نہو زنہار ایسا ۔ کہ صرف کار بد ہو ایک پیسا

مگر جب تاک رہا کوڑی کا مقدور ۔ وہ یکسر عہد او پیمان ہوئے دور

رہی جب جیب مین کوڑی نہ باقی ۔ ہوئی یک لخت باطل طمطراقی

کسی کو راہ بد وانستہ بوید ۔ باخفائش کلام لغو گوید

دستور ملاقات حکام

اگر حکام کے ملنے کو جاوے ۔ طریقا یون عمل مین اپنے لاوے

کہ پہر چہ نام کا اول روان ہو ۔ طلب گر اسکی پاسخ مین عیان ہو

تو جاوے شوق سے بیباک ہوکر ۔ حماقت سے سراسر پاک ہوکر

کنارے فرش کے جوتہ اتارے ۔ سلام پر ادب لب پر ہو بارے

اگر وہان بیٹھنے کا ہو اشارا ۔ ادب سے بیٹھنا ہووے گوارا

بہت مختصر جو بات ہووے ۔ تکلم کے وہ رشتہ مین پروئے

کہی آہستگی سے بات معقول ۔ کہ ہو حکام کی خاطر کو مقبول

کبھی ہرگز نہ وہان قصہ کہانی ۔ کہ ہو ان کی طبیعت پر گرانی

توقف بیٹھنے مین ہو بہت کم ۔ نہ لازم ہے کہ جاوے اس جلسہ مین تھم

سلام رخصتی ان سے ادب ۔ نہ پہنچے جلد جب تا دانہ لطف آیا

رہے ہشیار تا ہووے نہ بہرپا
وہان آروغ بہی لینا نہیں خوب
اگر عطسہ جمائی وہان عیان ہو
رہے ملحوظ ہر وقت ملاقات
صداقت بیشتر مدنظر ہو
اگر کچہ مختصر نقصان بہی ہو جای
جو احیاناً کوئی بیٹہے بہٹائے
ویا ظاہر مین ہے نقصان کمتر
تو ایسی صورتو تمین ہو کے ناچار
تو پہر ملحوظ خاطر ہو یہی بات
کبہی تا ختم ملنے کو نہ جاوے
ادا ہووین زبان سے اور تذکار
تمہاری راستی اُنپر عیان ہے
وگر برعکس اُن کے دلنشین ہے
جنہین توقیر ہے عزت کی منظور
ہر اک حاکم کا دل ہوتا ہے راضی
رہے عزت جو میری پیش حکام
اور اک ہفتہ سے کم جانا نہین خوب
ضرورت کی جو کہتے ہو کوئی بات

ظرافت و فاژہ و خمیازہ اُس جا
بحد قہقہا ہنسنا ہے معیوب
تو پہر رومال وہان پیش دہان ہو
نہو تہذیب سے خالی کوئی بات
رہ ناراستی سے پرحذر ہو
اُس حاکم کی عدالت تک نہ پہونچا ہے
بلائے ناگہانی سر پہ آئے
بڑے نقصان کا آخر کو ہے ڈر
اگر نالش ہی ہو جاوے سرکار
کہ ہو حاکم سے کیسی ہی ملاقات
وگر ایسی ہی صورت پیش آوے
نہ آوے ذکر لب تک اُسکا زنہار
تو پہر کیا بات محتاج بیان ہے
بناوٹ پر تمہاری کب یقین ہے
ہوا ملت کا اُنکی طور مذکور
ملے ہے آبرو سے سرفرازی
اسی کردار کا شاید ہے انجام
اضافہ اس سے ہو ملحوظ و مرغوب
تو پہر ہر وقت جائز ہے ملاقات

[illegible]

جو ہین ملنے سے کچھ مطلب کے پابند — دیا ایذا سے خلقت کی غرضمند
مشخص جب ہوئی اُنکی حقیقت — ہوا حاصل نتیجا اُس کا ذلت
تو اُن کے حق مین بہتر ہے یہی بات — کرین ہرگز نہ حاکم سے ملاقات
بکار خود رہ تدبیر پویند — بشوخی منزل مقصود جویند

[illegible]

[illegible]

ادا ہووین فرائض اور سنت — بسین انکسار و فرط رغبت
شبینہ جب سر بالین پہ سر ہو — دعا خیر پہ کچھ چشم تر ہو
صبح جب [illegible] ہووی نمودار — خدا کے شکر کا ہو لب پہ اقرار
ہو دل کی خیر کا طالب خدا سے — کہ تا خالق بچا دے ہر بلا سے
حکومت سے اگر رتبہ عطا ہو — ویا دولت رفیق بے بقا ہو
کبھی اخلاق سے گذرے نہ زنہار — کسی کو بے سبب دیوی نہ آزار
کہ سب احوال عالم بے بقا ہے — جو ہے موجود پابند فنا ہے
بحال پست پایان کن عنایت — کہ تا خوش دل شوی ہنگام عسرت
سوی ارض و سما از خوف تکبر — کہ چون بر می کند با یکدگر سر
نمی بینی کہ پیش آید مکافات — نہ پاید ساعتی حالی ز حالات
کہ چون گردون فلک سر بر فرازد — بحال ارض از انجم خندہ آرد
بہ پستی افگند او را [illegible] اونہا — زمین گردد بغنچۂ خویش خرسند

بحکم آن کہ در دیوان تقدیر — جہان را بے ثباتی ہست تحریر
شود گر کن فلک را سر بلندے — زمین را از خجالت سر فگندی
چو این حال زمین و آسمان ہست — بسا افسوس بر حال کسان ہست
کہ با تمکین و خرسندی گرایند — سر دل خستگان بر سنگ سایند
بسے دیدم بچشم خویش انسان — نہ زرداری بروئی خاک شادان
یکایک گرد بادی شد پدیدار — بپریدہ از سر افراز دستار
گناہونکی ہین دو قسمین سراسر — بحکم حق صغائر اور کبائر
جو ان کا مرتکب ہوتا ہی انسان — جزا کا حشر مین برپا ہی سامان
کبائر مین ہین چند ایسی خطائین — کہ ہون دنیا مین ہی ظاہر انکی جزائین
وہ مین قہر الہی جوش مین ائے — کبھی ہرگز نہ مہلت حشر تک پائے
جو بعد از مرگ معمولی سزا ہے — وہ اپنی حال پر قایم بلا ہے
مجھے ہے تجربہ اس کا نہایت — بچشم خود کری ہی مین روایت
کری جسنے امانت مین خیانت — دیا در گل کیا غصب امانت
تباہی سے ہوا یہان تک پریشان — نہ پہر پایا آے سرور اک ان
عدالت مین جو دی جہوٹی گواہی — پڑے اولاد پر یکسر تباہی
کبھی ایسا ہی دیکھا اس کا آنا — جزامی عارضہ مین ہو گرفتار
زن محرم سے کی جسنے برائی — جزامی اُسکو علت پیش آئی
جو حاکم ہو کے کی شہوت ستائی — پڑی تہا اسپر بلاے آسمانی
ہوئے حکام بالادست آگاہ — کری تنبیہ اور گہر کا لیا راہ

کوئی ایسا مرض مہلک بنا ہے ۔ کہ تا زندگی پوری بلا ہے
جو مال و زر ہے رشوت سے فراہم ۔ بچشم خویش دیکھیں ہیں اُسی ہم
شکم میں گور کے تنہا یہ جا دین ۔ شکم میں اپنے اُسکو غیر لادین
نہ وہ آوے کبھی اولاد کے کام ۔ نہ راحت اُس سے پاویں اہل ارحام
بھلا سوچو تو ہے کیسی برائی ۔ حکومت پر ملے جسکو رسائی
بتوفیر مواجب ہو نہ صابر ۔ وہ اب رشوت کے لینے پر ہو قادر
کیا محروم حق داروں کو حق سے ۔ وہ ردے عمر بھر فرط قلق سے
جسے دینے کا رشوت کی ہے مقدور ۔ حق ناحق کے لینے سے ہے مسرور
چھٹے دیکر کے زر مجرم جفا کار ۔ گئے محبس میں بے تقصیر ناچار
دیا جسنے پدر مادر کو آزار نہ ۔ یہ ممکن ہے نہو دنیا میں وہ خوار
بمضمون خبر تسکین ہے حاصل ۔ سزائے آخرت لازم ہے کامل
عجب کیا ہے نہ دوزخ سے رہا ہو ۔ کبھی اُس پر نہ رحم کبریا ہو
برین کردار چون خلقی بقوست ۔ اگر قہر خدا خیزد چہ دور است
شود شان کرم را اقتضائے ۔ بعجلت خونی گیرد جزائے
بہ تاخیر و تامل پیش آید ۔ بلایش خرمن خوبی رباید

در خوبی اثر صحبت

حدیث پاک جسکے دلنشین ہے ۔ اثر صحبت کا ہمدوش یقین ہے
نہیں ہے اسمیں سے یہ مقصد کہ زنہار ۔ مخالف کی رہے صحبت سے بیزار
یہ مطلب ہے کہ ہر صحبت مین جاوے ۔ اور اُس کا حاصل کردار پاوے

سعادت ہے اگر پایان کردار — ہو اُس کردار کا دل سی طلبگار
وگر اسمین شخص ہو برائی — اثر بالعکس دولت ہاتھ آئی
برائی سے نہو جب تک یہ آگاہ — بھلائی کی پکڑ سکتا ہی کب راہ
تو اب ہر شخص کو لازم ہی یہ بات — کرے ہر مذہب کی انسان سے ملاقات
وسیلہ [illegible] خدا ما صفا ہو — کہ تا آئینۂ دل کی جلا ہو
کرے ہر علم کی [illegible] — کہ جس سے حق و باطل ہو مصمم
تحقیقات [illegible] مذہب کی [illegible] — تو خوبی اپنی مذہب کی ہو مفہوم
و یا اسکی برائی ہاتھ آوے — تو اپنا دل جہالت سے اٹھاوے
اسی طرح ہو جو مقصد حاصل — ہو رغبت تو ہوئی اصرار مائل
بچشم غور [illegible] و اذا — بتسلیم خوش آمد ہو سرا فراز
یہ دنیا کے چلن کی انتساب — مذاہب کی نہ اسمین جستجو ہے
ہر اک عاقل سے رغبت [illegible] — بجائے عقل صحبت سی بڑھاوی
علی التخصیص [illegible] جو تھہ الیے — مفسر ہین وہ دار السلطنت سے
سے تسلیم تو قوت [illegible] — کرے تحقیق مرکز عاقلوں کا
جو طالب عقل کا [illegible] — تو ہر علم و ہنر سے ہو سرا فراز
مثلاً دیکھ لو دہلی کے اشخاص — ہین یکسر کس قدر تہذیب مین خاص
جہان تک لکھنؤ کے ہین زن و مرد — لیاقت اور لسانت مین ہین سب فرد
فصاحت اور بلاغت اس قدر ہے — کہ جیسے روح سحبان چشم تر ہے
جنہوں نے [illegible] تعلیم پائی — نہ کچھ تہذیب اُن کے ہاتھ آئی

ہمارے اک برادر کا پسر تہا
پڑہی تہی فارسی کچہ اپنے گہر پر
کچہ اسکے پیٹ مین تہا درد اک روز
کہ بتلاؤ تمہارا حال کیا ہے
پڑہی پاسخ کی جو انکو ضرورت
سو بولے آج دل میرا ابہرا ہے
اگر ہوتی اسے تعلیم معقول
کہ ہے لفظ الم غم کا مرادف
نہ ہین حاصل جو دولت او ریاست
مہیا نہ نہین سامان نقود
اکا ہیچ ہین دولت و مختار
نہین کیا شہہ باتون کی ندرت
مجہے اک بات کا کہنا ہے منظور
تلون ہے زمانہ کا طریقہ
کرین جو عاقلان وقت تسلیم
جہان کا ہے یہی دستور معمول
بوقت اقتضای وقت دایم
جو تحریرون مین ہوتی تہی بناوٹ
رہی اصلاح جو خاطر کو مرغوب

کسی اک کوردہ مین اسکا گہر تہا
کوئی بیعقل کشتہ ملا بہٹہا اگر
جو مستفسر ہوا ہان کوئی دلسوز
طبیعت کیون ملالت آشنا ہے
تو انداز دردمین سمجہے کراہت
الم میرے شکم مین ہو رہا ہے
تو اس جا پہ الم ہوتا نہ معمول
وہ ہے اجماع جنہین کی مخالف
علاقہ ہین دگر اہل سکونت
بلاغت آشنا استاد موجود
اور علم دین و دنیا سے سرافراز
جہان چاہین ہین وہ بکدورت
نہین ... وقعی گفتار سے دور
کبہی باقی نہین اک حال اسکا
وہی تہذیب کا ہو طرز تقسیم
ہمیشہ عاقلان عقل معقول
کیا کرتے ہین کچہ اصلاح قایم
ہوا اس سے عاقلون کو رکاوٹ
یہی تہذیب کا انداز ہو خوب

ہمیشہ اُس ہنر کا مکتسب ہو
کرے مقبول شاہ وقت جسکو

چلن بین ہو جو کچھ دنیا کی ترسیم
پئے آرام خاطر ہو وہ تسلیم

معادی کام جس دم پیش آوین
وہ اپنی شرع پر انجام پاوین

معاشی کام مین تا حد مقدور
نہو قانون شاہی سے کبھی دور

وگرنہ آبرو سے دل اٹھا وے
قلندر بن کے پھر بندر نچاوے

اگر از الہا غیرت عیان ست
ز حرفت کی ترا امید نان ست

در مذمت فعل ضمانت

بچوز کی ضمانت سے بتاکید
تباہی ہے نتیجہ اُسکا جاوید

مگر جسکا ہوا لیا دردسر
کہ عیوض اُسکی دیکتے ہو تم زر

وگرنہ جو ضرورت سے ہو بیتاب
تو خوش آتا نہین اُسکو خور و خواب

تمہین دی استطاعت اُسنے پایا
تو اب عیارگی سے پیش آیا

کہا سب شہر مین ممتاز ہین آپ
سبھی کنبہ مین سر افراز ہین آپ

مجھے ایسی ضرورت پیش آئی
نہین اب فکر سے دل کو رہائی

اگر امید و مجھے بازار سے دام
تو پا سکتا ہے میرا کام انجام

کرو اس بات کو آویزۂ گوش
کرون ہرگز نہ یہ احسان فراموش

مین کرتا ہون یہ تم سے عہد و پیمان
کہ وعدہ پر توقف ہو نہ اک آن

اثاث البیت اپنا بیچ ڈالون
مگر یکلخت اصل و سود سب دون

بصدق دل رکھو اس بات کو یاد
کہ میری ایک نطفہ سے ہی بنیاد

بھلا مجھسے یہ ہو سکتا ہے زنہار
کہ پہونچی آپکو دلبر کچھ آزار

جو بہتے گہر سے ملاقاتون کو جاتا
ہے یکسو فکر سے دل اپنا پاتا

نہ پاتا اسکو وہ بہتے کی کیا خبر ہے
کہ وہ کس فکر مین آشفتہ تر ہے

اگر ملنے کی رغبت پیش لاوے
کسی نقصان کا صدمہ اٹھاوے

سبب اپنے فراغت مضطر نہایت
بہلا ملنے کی ہو کب دل کو رغبت

اور اپنی طبیعت پہ ذرا غور
کہ فکر نہین ہوا کرتا ہے کیا طور

[illegible] بیکار رستے نہ ہو دل اپنے بندی
محال و بیگانش کے پسندی

گفتار مناسب بحث

تب اکروز یہ وقت ضرورت
ہوئی تلاش مین کاغذ کی وقت

ہوا تہا وہ کسی کاغذ مین معطوف
مدار کار تہا سب اُسپہ موقوف

مین آپنے [illegible] مین مبتلا تہا
پڑا آگے ذخیرہ کاغذون کا

تو [illegible] جہان تہا حد التمین تہا دائر
وہی تاریخ تہی اُسکی مقرر

[illegible] ناگاہ یہ بات
کہ آئی مین کوئی بہر ملاقات

جو کہتا ہون مجہے فرصت نہین ہے
تو اُن کا دل بہی بہلاوش کین ہے

[illegible] مین نہ موجود
تو نقد راستی ہو دل سے مفقود

[illegible] بعد از فکر بسیار
مین باہر آگیا ہو کر کے ناچار

وہ ذکر فکر سب اُن کو سنایا
اثر کچہ طبع پر اُن کی نہ پایا

سوئی تنبول و قلیان دل نشان ہے
بہلا اُٹہنے کے وہ مائل کہان تہے

ہوئی تشویش بیحد اسوجہ تکلیف
کہ تہی اُسمین کسی صورت نہ تخفیف

ہمیشہ ہمدم دل ہو یہ تمہارا
نہ ہووے عذر پر رنجش گوارا

مگر جتنے عزیز و اقربا ہین — وہ اس تہمت سے یکسر جدا ہین
تکلف سے نہین آنا و سرو کار — ہین اپنے دل کی آمد شد کے مختار
نہو موجود گو تنبول و قلیان — ہے آن کو بود اور نابود یکسان
تکلف شیوۂ اغیار پندار — نہ دستور عزیز و یار پندار

در مذمت شرکت بکارہائی

کسی کی ہو نہ شرکت مین کوئی کام — کہ ہے العد ہی شرکت سے بیزار
جہان دیکہا ہی یہ شرکت کا سامان — نتیجا اُس کا رنجش ہی نمایان
نہین یکسان کبہی دو دل کی رغبت — تمہین اُس سے اُسے تم سے ہو نفرت
پہر آخر کو وہ جہگڑا پیش آوے — کہ دل اُس کام سے رنجش اُٹہاوے
بوقت ہمت خود کار ما کن — ز دستت دامن دیگر رہا کن

در تہذیب اطوار طلبگاری

جو ہے انسان مہذب اہل مقدور — سکونت شہر کی رکہتا ہو منظور
کسی شے کی جو حاجت پیش آوے — اُسے بازار سے فوراً منگاوے
اگر بازار مین ملنا ہو دشوار — تو جائز ہے کسی سے ہو طلبگار
ویا در پیش ہی ایسی ضرورت — کہ ہو ہرگز نہ تا بازار مہلت
ویا باقی نہین بازار کا وقت — محیط دل ضرورت ہی بہت سخت
تو ایسے وقت پر لینا بجا ہے — وگرنہ فعل یہ از بس خطا ہی
ویا ایسی دوا کی ہو طلبگار — کہ خالص وہ نہین ملتی ہے بازار
کسی کے گہر اگر موجود پاوٗ — اگر وہ دوست ہے فوراً منگاوٗ

اسی طرح اگر منزل کو جاؤ
تو اسواری کرایہ پر منگاؤ

کسی کا جانور لینا نہین خوب
یہ اہل عقل کو ٹھہرا نہ مرغوب

کسی علت سے وہ مرجائے شاید
مرض کا یا کوئی صدمہ ہو عائد

و یا کہو کر کسی جانب روان ہو
و یا سارق آسے لیکر روان ہو

اگر مالک زبان پر کچھ نہ لایا
تمہارے دل نے کیا صدمہ اٹھایا

وگر وہ خیرگی سے پیش آوے
بہا خواہی کا دامن پیش لاوے

ضرورت ہے کہ دو تم قدر خواہش
اٹھاؤ دلیہ اپنی بار کاہش

براسپ دیگران ہستی جو اسوار
فزاید مرترا عزت نہ زنہار

تجربہ مضمون - لا یکلف اللہ نفس الا وسعہا

ہے مجکو تجربہ اس کا نہایت
ہین سب حیوان مکلف قدر وسعت

جہان تک خلق مین جنس بشر ہے
ہزارون فکر و غم سے چشم تر ہے

انہین جو عقل سے بہرہ مند ہے
مرض اور موت کی ہر پائے بند ہے

وگرنہ ہین جو وحشی اور حیوان
نہ جنکے حال پر قادر ہے انسان

دنیا عالم مین احرار ہوا ہین
نہ انسان کی قفس مین مبتلا ہین

بچشم غور آن کو دیکہتا ہون
پہرین ہین خوش بحکم رب بیچون

وہ بے ماری نہین مرتی ہین زنہار
مرض انکو نہین دیتا ہی آزار

مجہے صید افگنی کی ہی جو رغبت
پہرون ہون دشت و صحرا مین بکثرت

کیا ہے عمر بہر دل سی بہت دہیان
ندیکہا دشت مین بیمار حیوان

ہزاران زاغ و کرگس اور غلیواز
ہین زیر آسمان مصروف پرواز

کہ جب غلہ کو کھیتون سے اٹھا دین — نہ دانا ایک تک وہان چھوڑا دین

مگر جتنے ہین غلہ خور حیوان — انہین کھیتون سے پاتین رزق شایان

سوا اسکے شجر پر کیجئے غور — کہ اسکے رزق کا برپا ہی کیا طور

وہ ہین جو ریشہ ہای بیخ اشجار — ہے جلب آب سے انکو سروکار

یہان تک ہے کشش کا طور برپا — کہ کھینچکر آب ہر شاخون مین آتا

جو بار و برگ کی حد غذا ہے — وہ ان کے رزق کا سامان بنا ہے

زمین پر بیشتر ایسے شجر ہین — کہ بیج ان کے بس باریک تر ہین

انہین غور اب کیجے تو مفہوم — غذا ان سے کوئی پاتا ہی [illegible]

جو اہل عقل کی وہ عقل کامل — ہوئی سب بے عات و سامان کی مائل

سبب اسی قول کا یہ ہی اثبات — کہ ہے حق بانی سامان ہر اوقات

بکار دیدہ حوادث پیش آید — چو خورد و بجد عمر پاید

بسوی او نہ کس را التفاتیست — چہ بالش در نباتات و گیاہات

زبہر آن کہ رزق وحشیان ست — بسا تخمش غذای طائران ست

خورد و کردہ در حد وجود ست — بسی نادیدہ کہ او پای نمود ست

کسی کو سالک تدبیر پوید — بہ نادیدہ رہ حجت بجوید

بگو چون دیدہ را نادیدہ بودی — بشکل دیدہ کے دیدہ کشود ست

در باب فروختن و خریدن اشیا

کسی ہے [illegible] ترحوان [illegible] — تو فورا اس [illegible] نہ دین لو

وگرنہ بارہا دیکھا ہے ایسا — کہ پیش آتا ہی بخشش کا طریقا

مثلاً وہ ہوا حیوان بیمار — کرے ظاہر مرض پہلا خریدار

کرو تم لاکھ گر اظہار اس کا — کہ تھا یہ بیچنے کے وقت اچھا

مگر جب ہو وہ بدعہدی پہ تیار — تمہارا کب کرے تسلیم اظہار

اور ایسا بھی بہت دیکھا ہی سامان — کہ اسکو دیکھنے آئے جو انسان

ہمیشہ عیب چینی پر نظر ہے — سو فوراً واپسی کا اسکی ڈر ہی

جو حیوان ہین سواری کے سراسر — ویا ہین شہر کے حیوان اکثر

ضرورت ہے کہ کچہ نقصان بتاوین — کرین واپس و یا قیمت گہٹاوین

تو بہتر ہے یہی شایستہ تدبیر — کہ قیمت مین نہو اک لحظہ تاخیر

اگر ہستی بعالم غز بیدار — بہایش پہر فرداجیہ مگذار

سواری کا اگر حیوان خریدو — ویا تم شہر کے حیوان کو لو

جو ہو اس وقت مین وہ لایق کار — نہو اسکی خریداری مین انکار

کہ اس سے مدعا حاصل ہو فوراً — امید منفعت کامل ہی فوراً

لوئی کم عمر گر حیوان خریدا — وہ گو کچہ مختصر قیمت مین آیا

دل اپنا اسکی خدمت مین لگاو — او رحد کار تک اسکو کہلاو

وہ حدکار تک پہونچے ہی جب تک — بہت زر صرف ہوجاتا ہی تب تک

اور اسکے ساتہ جو وقت اٹہا ہی — عبث وہ اک مصیبت ولیہ آئی

اگر نقصان کچہ اسمین عیان ہی — تو سب وہ صرف و وقت رایگان ہے

نہین ذی روح کا مطلق بہروسا — ہوا قاصد پلنگ موت اس کا

تو پہر افسوس و نقصان برملا ہی — کہ یہ ہمنے بہت دیکہا سنا ہے

کبھی شاخ شجر پر کہتے تھے مسکن ہوا پنجرہ کا اڈا اب نشیمن
مجال گفتگو حاصل نہین ہے بیان حال کا مائل نہین ہے
نہ اسکو عقل سے حاصل ہو زیبا جو ہوا اپنی ضرورت کا اشارا
تو لازم ہے کہ کر تم اسکو پالو تو ہر دم آب و دانہ کی خبر لو
مناسب ہو جو ہر دم اس کی خدمت ادا کرتے رہو با عین رغبت
نجاست سے قفس کو پاک رکھو درون کو ہمدم انصاف رکھو
عدالت سے سزا جو شخص پاوے بپاداش عمل زندان مین جاوے
ہمیشہ ڈاکٹر صاحب بہادر کرین راحت کا سب سامان درخور
جہان تک ہین تمہارے بس مین ذی روح کرو گھر اپنا انپر کشتی نوح
وگرنہ ان سے بے پروا ہو تم خدای پاک سے پھر کیا کہو تم
ز آب و دانہ گر غفلت کنی بیش ز قہر حق بحال خود باندیش

در باب عدم دلدہی بر قول غماز

کسی جا پر جو ہو رشتہ کی تمہید تو یہ دل سے رہے ملحوظ جاوید
اگر جو کوئی تمہارے پاس آوے طرف ثانی کی غیبت پیش لاوے
مناسب طور پر ہو اسکی تحقیق کہ تا ہو جاے اصلیت کی تصدیق
نہ اس غیبت کے اوپر دل جماؤ یکایک دل نہ رشتہ سے اٹھاؤ
رکھو اس فکر کو خاطر پہ غالب ہے شاید خود وہ اس رشتہ کا طالب
اگر تم سے یہ رشتہ پیش آوے تو اس کا دل بڑی کاہش اٹھاوے
و یا کوئی قرابت وار قائل ہوا ہو دل سے اس رشتہ کا مائل

ہی یا کاہش طرفشانی سی اُسکو | کہ اُسکے کام کا حارج ہی بدخو
ویا شاید کہ ہے حاسد وہ مردود | تمہاری کام مین رخنہ ہی مقصود
تو اُس کے قول کو مقبول کرنا | طرفشانی پہ کچھ الزام دہرنا
طریقہ ہے حماقت کا سراسر | اور اپنی کام کو کرنا ہے ابتر
شنیدن راشمردن مثل دیدن | نہ عقل ست آن کہ ہیچ از [illegible]

در صفت حلم و بردباری

سوا تن پر اگر تم . د گرا ہو | کسی جنگل مین رستہ گم ہوا
نہین ہے اور جانب کو گذرگاہ | بجز اسکے کہ کہیتو مین چلو راہ
گذر تمنے کیا کہیتو مین اُس آن | تمہین پیش آگیا شاید کہ کرسان
وہ اپنے حرج سے غصہ مین آیا | زبان پر اُسکی جو آیا سنایا
نہو تم سن کے پر آشوب اُس وقت | زبان پر بہی نہ لاؤ لفظ کچھ سخت
سماجت سے کرو شیرین کلامی | ہو اُس کا رنج دل زائل تمامی
کہو اُس سے کہ ہین اب ہم خطاوار | ہوے تہے گرچہ ہم سخت ناچار
کیا ہمنے تمہارا سخت نقصان | مگر بخشش کے ہین ہم تم سی خواہان
تمہارے گہر جو ہم مہمان آتے | کہو ہم کس قدر پیتے و کہاتے
تمہارا جو یہ نقصان پیش آیا | سمجہ لینا کہ یہ مہمان نے کہایا
یہ اُس نار غضب پر آب ہوجاے | نہ پہر غصہ سے وہ بیتاب ہوجاے
خشونت سے وہ اپنی باز آوے | نہایت شرم سے سر کو جہکاوے
اگر اہل حکومت بہی ہو انسان | کسی کا اس سی کچہ ہوجاے نقصان

نہ جنگل مین غضب کو پیش لاوے — کلام خوش سی عزت کو بچاوے

بکثرت ہمکو اس کا تجربہ ہے — شکاروں مین بہت ایسا ہوا ہے

کسی نے [illegible] گر اٹھایا — بہت خاطر کری حقہ پلایا

او اگر [illegible] شکار [illegible] — رہے قایم وہان عزت کی دولت

جواب [illegible] پیش آئے — تو پہر عزت سے اپنا دل اٹھائے

[illegible] نقصان [illegible] — تحمل [illegible] یا سخ کا کب تھا

اگر جو [illegible] پیش آئی — عجب دارم سر خجلت نہ خاری

در خوبی شغل تجارت

خوراک و سامان معیشت — معیشت کے لئے خوش ہے تجارت

اگر نہ پاس کچھ رکھتا ہو موجود — طریقہ دل کو یہ تسلیم ہو زود

جو سودی قرض لیکر ہو تجارت — تو پہر اس کام مین حاصل ہے ذلت

[illegible] جو کچھ ہووے فوائد — نہ [illegible] تک کافی ہو شاید

[illegible] ذاتی سے اپنے ہو جو یہ کار — کسی [illegible] نہ ہو خاطر کو آزار

[illegible] کا مین [illegible] قرض [illegible] — برا سمجھین نہ اہل عقل اسکو

ہمیشہ جنس کچھ ایسی خریدے — خلل جو دفعتاً اسمین نہ آوے

مثالا بانس لکڑی کا ہو سامان — تو مدت تک نہ آوے کوئی نقصان

و یا کپڑا کسی جا سے خریدے — کہ تا قیمت مین سستا ہاتھ آوے

[illegible] بیچے کسی جا — کہ ہاتھ آوے فوائد کا نتیجا

مراد آباد کے برتن جو ہین خوب — کہ ہین ہر شہر و ہر بلدہ مین مرغوب

ہدایت دین کلام حق پہ کافیست | مخالف را مجال گفت باقی نیست
نہ بشنیدی عالمان دین اسلام | ز وعظ و پند کے دارند آرام
بہ مسجد گوش مصروف شنیدست | اثر بیرون مسجد ناپدیدست
اسی طرح سے پنڈت پادری سب | نصیحت پر ہیں راغب روز اور شب
کسی دل پہ نہیں ہوتی ہے تاثیر | اثر مطلق نہیں کرتی یہ تدبیر
ہے مجملہ سبب یہ اسکا نہایت | ہوئی ہے جسکی خاطر کو جو رغبت
وہ کب رغبت سے اپنی باز آوے | کوئی گو لاکھ اپنا سر پھراوے

شغل شاہنامہ سے رغبت

شنیدستم کہ شاہی ایسا بود | با طوار نشاہی پر اثر بود
بسوی عاقلان رفت اشارت | کنند اصلاح او از روی حکمت
ہمہ را اقتضای دل چنین شد | کہ چون از طرز نسائی دلنشین شد
جز این دیگر علاجی نیست او را | اثر بخشد ز شہنامہ خود را
کہ گر خود جرأت گردان ببیند | رہ مردانگی راہش گزیند
بشغل شاہنامہ دل نشان شد | مضامینش ہمہ ورد زبان شد
کہ از آغاز تا انجام یکسر | کلام پیر دہقان کرد از بر
برای امتحان پیش شہ آمد | اشارت رفت تا شعری بخواند
پے تمہیدات جنگی و جسارت | بپا گردید خاطر را نہ رغبت
خیال رستم و گشتاسب و زال | فطور طبع یکسر کرد پامال

بحکم شاہ رفتہ بہ زبان زود — ہمان شعری کہ مضمونش چنان بود

منیژہ دخت افراسیابم — بچشم ہرگز ندیدہ آفتابم

جو مجکو پیش آیا امتحان سے — کیا ظاہر وہ خامہ کی زبان سے

کسی کا تجربہ اس سے جدا ہے — بھلا پھر مجھسے اسکو بحث کیا ہے

ہمیشہ تجربوں مین اختلافات — ہوئی ہین اور ہوا کرتی ہین دن رات

مفید حال جو اسکو بجانے — وہ ہے مختار گو مانے نہ مانے

خدا کے فضل سے پھر ہے یہ امید — رہے مقبول اہل عقل جاوید

یہی مقصد تہا لکہنے سے ہمارا — اگر فضل خدا کا ہو اشارا

جہان مین ہے جہانتک طمطراقی — رہے عالم مین میرا نام باقی

اسداب گفتگو کو ختم کردو — ہوا حاصل جو تہا منظور تمکو

ہوئی جس سال مین ترتیب اسکی — تو تیرہ سو یہ دو زائد تہے ہجری ۱۳۰۲

مسیحی سن کا جو مین درمیان لایا — اٹھارہ سو چہیاسی ہاتہہ آیا ۱۸۸۶

گل نورس چو در عالم شگفتہ — خرد نامش قرۃ العین گفتہ

بسال جیوبلی آب ہم پایا
اگر مقبول ہو جاوے عجب کیا

پنجاد پہ لگی ہے آس عقدہ سال آہ — ہم آو تہ دو دن خوشی کے کمال آج

ایدل غم زمانہ سے تاکید یہ کرو — میرے درون سے رخت کو اپنی نکال آج

در گل ریاض خیر سگالونکا سبز ہے — ہو دشمنوں کا کشت غرض پائمال آج

جز شکر کردگار ہماری زبان پہ — آتا ہی خوش نہ دوسرا قال دقال آج

فردا ملک حسود کا مطرح تہی رہے
رونق فزای تخت رہیں تا بعمر خضر
ملک معظمہ کے نہ سایہ سے دور ہوں

عنقا کو واسطے جو لگاتی ہیں جال آج
انکو ولی عہد جو ہیں خوشحال آج
بہرہ ملا زبان ہے ہر اک تن کا بال آج

یک غم زمانہ آس دل سے دور ہے
ایسا ہیں خوشی سے دیکھ اتصال آج

تمت

تقریظ از شکستہ قلم بیہودہ رقم بندہ مرزا احمد شاہ بیگ جوہر مرادآبادی تلمیذ منشی انوار حسین صاحب تسلیم سہسوانی ہمشیرہ زادہ مصنف

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

بعد حمد خالق بی نیاز و نعت رسول ہمت نواز و منقبت آل کرام و مدحت اصحاب عظام ورق گردان صحائف بی استعدادی احمد شاہ بیگ جوہر مرادآبادی کہ در معنی صورتشناس باد تا نمید سپید و سیاہ بحساب جمل یکسان میداند بخدمت بابرکت اصحاب سماعت و ارباب بصیرت بصد شوق خاطر کہ در سینہ گرم خروش ست و بر لب زمزمہ فروش عرض پرداخت و دراز نفس برین ساز کہ درین ایام فرخندہ انجام شہسوار ساحت فصاحت شناور قلزم بلاغت۔ اختر برج سخندانی گوہر درج خوش بیانی سر دانای رموز فلسفہ ماہر نکات مزلقہ شاعر بے نظیر و بیمثل ناثر بیعدیل و بی بدل۔ بلبل بوستان شجاعت صلصل سروستان شرافت مسند نشین ملک

دیگر از مرزا صاحب موصوف الصدر

یافت از مثنویات جہان	بہ ذرور العین بادا مثنوی

قطعہ تاریخ از منشی کشن سروپ صاحب مہتم مطبع واخبار بلبل ہند

ہین کہان آئین قت روان سخن	چھپ گئی اب مثنوی لاجواب
جسکی کل تعریف لکھنا ہے محال	ہے یہ بیشک بے نظیر و انتخاب
حسب خواہش مصنف باکمال	تھا پئے تاریخ مجکو پیچ وتاب
بولا ہاتف اے کشن لکھدو کہ ہے	بس ذرور العین ہی عمدہ کتاب

فہرست خلاصہ مضامین کتاب ذرور العین

اشتہار

یہ کتاب ذرۃ العین مرزا محمد اسد علی بیگ صاحب رئیس
مراد آباد نے اپنے تجربہ کے بعد تصنیف فرمائی
ہے اور رجسٹری حسب قانون بستم ۱۸۴۷ء
کرائی گئی ہے۔ جن صاحبونکو جسقدر جلدین درکار
ہون مصنف صاحب یا مطبع سے بارسال
قیمت فی جلد عہ بلا محصول طلب فرمادین
کوئی صاحب بارہ سال تک قصد طبع
نہ فرمادین بامید نفع نقصان نہ اوٹھادین۔